در موسم گل گر بگلستان نرسیدیم
از دست نداویم تماشای خزان را

سیاحت قسطنطنیہ

مولفہ
مسز جیار جینا سیکس ملر

جسمین
مولف نے ۱۶ بابون مین اپنی اور اپنے شوہر مسٹر سیکس ملر مشہور فاضل یورپ کے
حالات سیاحت قسطنطنیہ و بروصہ نہایت تحقیق و
تدقیق کیساتھ لکھے ہین

(1906)

مترجمہ
جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب مودودی

مطبع مفید عام آگرہ مین اہتمام سے محمد قادر علیخان صوفی کی چھپا

سنہ ۱۹۰۲ء

یا فتاح

حامداً و مصلیاً علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۱۸۹۶ء مین پروفیسر میکس ملر کی بی بی مسز میکس ملر کی کتاب (خطوط قسطنطنیہ) دیکھکر مجھے چند وجوہ اوسکی اشاعت کے محرک ہوئے۔ مصنفہ نے اپنے شوہر کے ساتھ سنہ ۱۸۹۳ء مین قسطنطنیہ کی سیر کی اور اپنے حالات سفر کو اول خطون مین اور بعد مین اس کتاب کی صورت مین شایع کیا۔

پروفیسر موصوف کا لڑکا اوس عرصہ مین دولت برطانیہ عظمیٰ کی سفارت مین سیکریٹری کے عہدہ پر مامور تھا۔ کچھہ تو سفارتی تعلقات نے اور زیادہ تر سلطان المعظم کی شاہانہ مہمان نوازیون نے سیر و سیاحت کے لئے وہ ممنوعہ مقامات بہی کہولدیے جنکو سلطان کے مشہور دوست پروفیسر ویمبری نے بہی نہین دیکہا تہا۔ شاہنشاہی ضیافتون مین مدعو کی گئی۔ سلطان المعظم کی پرایویٹ ملاقات سے دو مرتبہ شرفیاب ہوئی۔ خزانہ جو دراصل نادرات و بیش بہا اشیا کا مخزن ہے اوسکی سیر سے بہی مستفید ہوئی۔ ایک اعلیٰ درجہ کا مہذب و لایق ایرانی

ایڈیکانگ (یا ورہمایون) ہر جگہہ اور ہر مقام پر اونکے ساتہ رہا - وہ تمغے جو کسی غیر مذہب والے کو جائز نہ تہے اُنکو مرحمت ہوئے -

پروفیسر مکس ملر جس عظمت و مرتبہ کے شخص تہے اوس سے ہندوستانمین بیشتر لوگ واقف ہین - سب سے زیادہ اونکی شہرت مشرق کی متبرک کتابون[1] کی وجہ سے ہوئی جو ایک سلسلہ تصنیف سنسکرت کی نادر و بیش بہا خزائن کی تحقیقات پر شامل ہے - سچ یہ ہے کہ یہ مشرق والون کے لئے کچہہ کم حیرت و غبطہ کی بات نہین کہ یورپ کے مصنفین نے اونکے علوم کے ساتہ صرف مسیحائی ہی نہین کی بلکہ دراصل رونق و ترقی دینے کے باعث بہی وہی ہین ان مصنفین مین پروفیسر سکیس ملر بہی اس صدی کے نامور مصنف و محقق ہوئے ہین جنکی متذکرہ صدر کتاب کو خود سلطان المعظم نے نہایت دلچسپی کے ساتہ پڑہا - اور اپنے ذاتی کتبخانہ مین اوسکو جگہہ دی -

یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ پروفیسر موصوف عامیانہ اور سطحی عیب جوئیون سے الگ ہوکر - اپنی فطری دقیق النظری انصاف پسندی - اور نیک دلی کو حالات اصلی بیان کرنے مین زائل نہین کرتے - وہ ایک مقام پر اون مصنفین سے اپنی کو خارج کرتے ہین جو بہت جلد ہر ایک عیب اور اوسکے نتائج کو قاعدہ تمناسبہ کی رو سے تعمیم کرتے ہین - اور شدہ شدہ ذاتیات سے متجاوز ہوکر نفس مذہب پر حملہ آور ہو جاتے ہین - علاوہ اسکے خود پروفیسر موصوف اس سفرنامہ کی صحت واقعات کی نسبت دعویٰ نہین کرتے - وہ خود لکہتے ہین کہ مین نے جو کچہہ بچشم خود دیکہا یا جو میری تحقیق مین آیا اوسکو بغیر استنباط نتائج شایع کرتا ہون تاکہ اور سیاح اپنی مزید تحقیق کے بعد کوئی صحیح نتیجہ پیدا کر سکین -

[1] یعنی Sacred books of the East. (1906)

قسطنطنیہ کی رہنما کتاب جسکو مری (Murray) نے شایع کیا ہے اوسکی پڑہنے سے یہہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس سفرنامہ کے لکھنے مین اکثر عمارات و مقامات کے حالات اوس کتاب سے ماخوذ ہین - مگر بیشتر کتاب کے مضامین مثل حالاتِ عجائب خانہ و خزانہ بالکل پروفیسر موصوف کی جدید تحقیق ہین - جنکا حال کسی سفرنامہ مین نہین ملسکتا -

پس ان اعتبارات سے یہ ایک قابل قدر تصنیف تہی جسکا ترجمہ اردو لٹریچر مین ایک بیش بہا اور ضروری اضافہ تہا - خصوصًا ایسی حالتمین جبکہ ملک مین نہایت مبالغہ آمیز وغیر مفید تالیفات ٹرکی کی نسبت رائج ہین -

یہ تالیفات دراصل عام عربی اخبارات و جرنالات کی مضامین منقولہ ہین جن مین واقعات کی یکرخی تصویر دکہانے مین حد سے زیادہ مبالغہ سے کام لیا گیا ہے - صرف ایک تصنیف ایسی ہے جسے ہمین بہت کچہہ قدر کی نگاہ سے دیکہنا ہے بلکہ وہ اگر اور زیادہ عام حالات پر حاوی ہوتی تو شاید اس عنوان پر تمام تصانیف پر اوسکو درجہ تقدم حاصل ہوتا - سفرنامہ روم و مصر و شام جو ہماری قوم کی مقدمۃ الجیش اسلامی سیاح شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے لکہا ہے چند وجوہ سے درحقیقت ایک بیش بہا تالیف ہے اول تو خود مصنف علامی کا تبحرِ ذوق علمی اونکا فضل و احترام جسنے قوم کے مصنفین مین اونکو آج کرسی صدارت کا درجہ بخشا ہے - دوسرے اونکے حبِ علمی و جوشِ اسلامی جس نے اس کم بضاعتی پر اونکو دور دراز ممالک اسلامیہ کی سیر کی جرأت دی تاکہ وہ خود اوس بہارستان عرب و عجم کے خزان رسیدہ باغ کی سیر سے اپنی آنکہین ٹنڈی کرین - جسکی پر فضا چمنونکی روشون پر وہ صرف تاریخی صفحات پر عالم خیال مین سیر کرتے رہے تہے - پس علامہ موصوف کی تصنیف جس قدر عزت کی نگاہ سے دیکہی جاوے - کم ہے - مگر وہ ایک محدود تصنیف

ہے جو زیادہ تر ترکونکی معاشرت و تعلیمی حالات پر شامل ہے یہہ ترجمہ شایع کرنیکی ضرورت نہ تہی اگر سفرنامہ روم و مصر و شام سے زیادہ حالات اوسمین مندرج نہ ہوتے - اور خود علامہ نہایت مہربانی سے مجہسے اوسکے ترجمہ کی اشاعت پر مصر نہ ہوتے -

ترجمہ کی اشاعت مین اسقدر تاخیر کا اسباب کچہہ ایسے پیش آتے گئے جسکا بیان اس موقعہ پر خالی از طوالت نہین - ۲۳ روز مین ترجمہ ختم ہوا - لیکن ایک عرصہ تک تسلسل واقعات کی وجہ سے اشاعت ملتوی رہی - ان دنون مین پہر مسودہ سابق پر نظر پڑنے سے اوسکی اشاعت کی تحریک ہوئی - جسکو دوبارہ پڑہنے سے امید نہ معلوم ہوتی تہی کہ عبارت عام فہم ہوگی - کیونکہ ترجمہ مین کوشش کی گئی تہی کہ اصل عبارت انگریزی کا لطف نہ زائل ہو - اکثر مضامین جس طرح انگریزی مین ادا ہوئے تہے اوسی طرح اردو مین ادا کئے گئے تہے - ان وجوہ سے بہت کچہہ عبارت مین ترمیم کرنی پڑی - انگریزی نامون کی جگہہ حتی الامکان - عربی و ترکی نام استعمال کئے گئے ہین - اسکے بعد بہی امید نہ معلوم ہوتی تہی کہ اوسکے مطالب عموماً عام فہم ہونگے - کیونکہ پروفیسر موصوف نے ہر چیز کے بیانمین اور ہر مقام کے حالات لکہنے مین اپنی علمی معلومات اور دقیق النظری سے کام لیا ہے - وہ تحریر کی رو مین اکثر مقصہ طلب واقعات کی طرف اشارہ کرجاتے ہین جسکا سمجہنا بدون کسی بسیط تصنیف کے دشوار ہے - اس مشکل کو حل کرنے مین مین نے حتی المقدور اور مستند یوروپین تصنیفات سے مدد لی اور قریباً ہر مقصہ طلب یا مغلق جملون کی تشریح کی جس قدر نام آئے ہین اونکی مختصر سوانح عمریان اور جس قدر عمارات و مقامات کے حالات ہین حتی الامکان اونکے ترکی اور عربی اسما مزید حالات کے ساتہہ لکہے ہین - اسی طرح کل حواشے کی تعداد جس کو مین نے اضافہ کیا ہے ۲۵۰ تک پہونچتی ہے -

مذہبی باب جو قابل رد و قدح ہے اوس پر مین نے خود کوئی بحث نہین کی - کیونکہ مین نے اپنے کو نہ اس دقیق اور مشکل بحث کے لایق سمجھا اور نہ اوس کی ضرورت سمجھی - اور اوس کے حسن و قبح کے فیصلہ کو علما دین پر چھوڑا - ایک راسخ الاعتقاد - محقق دقیق النظر عیسائی سیاح نے جس قدر بھی لکھا ہے اوس کا صرف ترجمہ پیش ہے -

آخر مین مین اپنے بزرگ محترم عالی قدر گرامی منش میان **میر علی حسن خان صاحب بہادر** کی خدمت مین اپنے شکر و منت کے حقیر تحفہ کو پیش کرتا ہون جن کی قدر شناسی اور علم دوست ذات سے ترجمہ اور اوس کے اشاعت مین بہت کچھ سہولت ہوئی ہے - جو اشاعت و اصلاح تعلیم جدیدہ کے ایک پرجوش حامی ہین - اور جنہون نے اپنی عمر و قابلیت کو بہترین کام اصلاح قومی مین وقف کر دیا ہے - یہ ایک بڑی طمانیت و مسرت کی بات ہے کہ ایک موقر و با اثر ذات اپنے کو ہندوستانی ریاستون کے پیچیدہ معاملات سے الگ کر کر وہ سادہ اور صاف - پر امن و عافیت طریق زندگانی اختیار کرے - جو باہمگی و بے ہمگی کے ساتھ ملک کی دماغی ترقی مین فائدہ رسان ہو -

مین اپنے مخدوم و محترم دوست جناب **شمس العلما مولینا شبلی نعمانی** سابق پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ - فیلو یونیورسٹی الہ آباد و حال ناظم علوم و فنون ریاست حیدر آباد دکن کا بھی بدل شکرگزار ہون جنہون نے بکمال لطف و عنایت اس ترجمہ کے مسودہ کے مطالعہ مین اپنے وقت عزیز کو صرف فرمایا اور بعض مقامات پر حواشی بھی تحریر فرمائے -

آخر مین مین نہایت افسوس سے ساتھہ اعتراف کرتا ہون کہ اس کتاب مین باوجود کوشش بلیغ معمول سے زیادہ غلطیان رہگیئین - جس کے باعث ایک صحتنامہ آخر کتاب مین زائد کرنا پڑا - اور جس کی اصلاح قوم کی قدرشناسی کے ساتھہ طبع ثانی مین ہوجاے گی -

خاکسار

سید رشید الدین

۵ - اگست سنہ ۱۹۰۲ء

تمام شد

۷۸۶

دیباچہ

از جانب مصنف

یہ خطوط کسی قدر طوالت کے ساتھ وہ ہین جو مین نے اپنے قیام قسطنطنیہ کیوقت لکھے تھے، تین برس گذرے جب مین اپنے شوہر کے ساتھ تبدیل آب وہوا اور تفریح کی غرض سے اور نیز اپنے لڑکے کو دیکھنے کے لئے وہان گئی تھی، اُس عرصہ مین (اور اب بھی) میرا لڑکا انگریزی سفارت مین سکرٹری تھا۔

اگرچہ میرے لڑکے کے گذشتہ خطوط نے **باسفورس** کی بے انتہا خوبصورتی قسطنطیہ اور اوسکے گرد ونواح کی پُرانی تاریخی یادگارون کی دلچسپی نقش دل کردی تھی، تاہم اونکے مشاہدہ نے مجھپر بے انتہا حیرت طاری کردی۔

سر کلیر فورڈ انگریزی سفیر اور دیگر عہدہ داران سفارت نے ہمارا استقبال کیا **اعلیحضرت سلطان المعظم** نے ہمین صد درجہ مراحم شاہانہ کے ساتھ نشانات امتیاز سے محترم فرمایا، ایسے الطاف ومراحم سیاحون پر بہت کم ہوتے ہین، ہم نے وہان کی سیر وسیاحت

جس عمدگی کے ساتھ کی اور جو جو چیزین دیکھین وہ دیگر سیاح کو دیکھنا نہایت مشکل تہین کیونکہ تین ماہ تک جب تک ہم وہان مقیم رہے ایک خاص ایوانی **ایڈیکانگ** (یاور سلطانی) ہمارے ساتھ تہا جسکی شہنشاہی وردی نے ہمارے لئے ہر ایک مقام کو بلا کسی روک ٹوک اور دقت کے کہولدیا تہا - یہ وہ جگہین تہین جنکا سبب انتہا انعام و اکرام دینے پر بہی دیکھنا محال تہا -

ہم استنبول کی نہایت گنجان، درگہنی ہوئی آباد سڑکون سے بہی گذرے، اور آثار قدیم **بازنطیم** سلطنت کی یادگارین بہی دیکھین - مگر ہمارے خیال مین کبہی کوئی خوف و خطرہ (متعصبانہ مذہبی حملون کا) نہین گذرا، اور ہم اوس شہر سے رخصت ہوے تا ایک حسرت اور امید کے ساتھ کہ پہر اوسکو دیکہین -

گذشتہ[1] سال کے واقعات کے باعث یہ خواہش پوری ہونا دشوار ہوگئی - اور نہ اوس غرض کے پورا ہونے کی امید رہا جو اس کتاب کے چہاپنے سے ہوسکتی تہی - کہ دوسرون کو اپنے ایام فرصت مین **باسفورس** کی نرم اور تفریح بخش آب و ہوا اور دلچسپ مناظر دیکھنے کی ترغیب ہو کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بعض خطوط میرے شوہر نے لکہے ہین -

رقیمہ جیار جینا مکس ملر

جنوری سنہ ۱۸۹۷ء

فہرست مضامین کتاب

[1] ان مظالم کی طرف اشارہ ہے جو عموماً اخبارات ترکون کی طرف آرمینیا کے باشندون پر جور و ظلم کی نسبت منسوب کرتے ہین - مترجم

باب اوّل

قسطنطینیہ مین داخلہ

مئی کا مہینہ تہا، صبح کے سات بجے ہونگے کہ ہمارے جہاز کے ڈیک کے قریب کسی شخص نے کہا "اب اُٹھنے کا وقت آگیا جزائر پرنس[۵۱] نگاہ کے سامنے ہین"، ہمکواس آواز کے مکرر سننے کی ضرورت نہ تھی، اور ہم فوراً لباس پہنکر عرشہ پر جا پہونچے، لیکن ہمکو وہان پہونچکر بہت افسوس ہوا کیونکہ ابتک صبح کی سفیدی نمودار نہوئی تھی، اور کہر پڑ رہا تہا، تاہم اُن مشہور جزائر کی خفیف جہلک نظر آتی تھی - جو بحیرہ مارمورہ[۵۲] مین استنبول سے اسٹیم لانچ (آگبوٹ) کی ایک گہنٹہ کی چال کے فاصلے سے پہیلی ہوئی تہی -

گذشتہ روز مجمع الجزائر مین ہمارا سفر دلچسپی سے گذرا، ایک جزیرہ کی جہلک دوسرے کے بعد معلوم ہوتی تہی، دن کے ختم ہونے پر سات بجے شب کے ہم دہانہ ڈارڈنیلز[۵۳] (بوغاز

---

۵۱ ترک ان جزائر کو قزل اوالار کہتے ہین - جسکے معنی جزائر احمر کے ہین - ان جزائر کی آب وہوا نہایت پاکیزہ ہے قزل کے معنی سرخ کے ہین - آدہ جزیرہ کی علامت ہے - مترجم

۵۲ بحیرہ مارمورا - باسفورس اور ڈارڈنیلز کے وسط مین ایک بحیرہ کا نام ہے -

۵۳ یہ اوس آبنائے کا نام ہے جو بحر روم کو بحیرہ مارمورا سے ملاتی ہے اسکا قدیم نام ہلسپانٹ ہے - طول ۴۰ میل ہے اور عرض ۰۰ ۰م گز یہ آبنائے ایشیا کوچک اور یورپ کے درمیان مین ہے اور قسطنطینیہ تک جہازی راستہ یہی ہے اسکے دونون سواحل پر حفاظت کی غرض سے باقاعدہ قلعہ بنے ہین جنمین سے کلید بحر یورپ کیطرف اور قلعہ چناق آسیائی سمت بہت مشہور اور بڑے زبردست قلعے ہین - اس مقام پر راستہ اسقدر تنگ ہے کہ دشمن کے جہاز کا گذرنا غیر ممکن ہے - گلیپولی مشہور شہر اسی کے ساحل پر آباد ہے اسمین مشہور ترک جرنیلون کی قبرین ہین - یہی شہر پہلا تہا جو یورپ مین عثمانی ترکون کے تصرف مین آیا - چناق کالیسی سنجق کا صدر مقام ہے -

مین داخل ہوئی۔

بندرگاہ **پیریس**[۵۱] مین جہاز پر سوار ہوکر شام کے قریب ہمکو اپنے ہم سفر لوگون کے گروہ دیکھنے سے بڑی دلچسپی ہوئی۔ تمام زیرین **عرشہ**۔ **البانیہ**[۵۲]۔ **مانٹی نیگرو**[۵۳] کے مسافرون سے بہرا ہوا تہا جو طلب روزگار مین استنبول جاتے تہے۔ یہ تمام مخلوق نہایت وحشی اور بد قوارہ تہی۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ یہ لوگ جزیرۂ **کارفو**[۵۴] مین بحفاظت تمام انتزاع اسلحہ کے بعد اسٹیمر پر سوار کیے گئے ہین، ہر ایک اپنے ہمراہ اپنا بستر فرش اور ظروف بخت وپز لیے ہوئے تہا۔ وہ نہ سوتے تہے اور نہ کہاتے تہے، اور نہ کہانا پکانے کی تیاری مین مشغول معلوم ہوتے تہے۔ بلکہ تمام وقت جوا اور پتے کہیلنے مین صرف کرتے تہے جنکے پاس کارڈ کہیلنے کے تہے وہ اوس سے کہیلتے تہے۔ لیکن اکثر لوگون نے کاغذ کے پرزے پہاڑ کر اوسپر کچہہ نشانات بنا لیے تہے جنکو وہی خوب جانتے تہے اور جنکو وہ چہپے ہوئے پتون کے برابر سمجہتے تہے۔

ہمکو ہدایت کردی گئی تہی کہ کمرے کی وہ کہڑکیان جو زیرین **عرشہ** کی جانب تہین

---

۵۱ ایک یونانی (*Piraeus*) بندرگاہ کا نام ہے۔ مترجم

۵۲ البانیا یورپی ترکی کے ایک صوبہ کا نام ہے جو بحیرہ اڈریاٹک مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۲۰۰۰۰۰ ہے جسمین نصف مسلمان ہین۔

۵۳ پہلے ایک ترکی کا صوبہ تہا مگر ۱۸۷۸ء مین آزاد ہوگیا۔ مترجم

۵۴ جزیرہ کارفو بحیرہ یونین مین سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ ساحل البانیا سے بعض جگہ صرف دو میل اور بعض جگہ ۱۴ میل کے فصل سے واقع ہے۔ ۴۰ میل طول مین ہے اور عرض ۲۰ میل۔ آبادی ۷۰۰۰۰ ہے۔ ان جزائر پر وقتاً فوقتاً وینس، فرانس، ترک اور پہر فرانس اور اسکے بعد انگریزونکے قبضہ مین رہی۔ سب سے آخر ۱۸۶۴ء مین انگریزون نے یہ جزائر یونان کو دیدیے مترجم۔

بند رکہین - اوّل رات مین گرمی زیادہ ہونیکی وجہ سے ہمنے اپنے کمرے کے دروازے کہلے رکہے لیکن فوراً جسوقت کہ روشنیان گل ہوگئین محافظ نے آہستہ سے دروازے بندکردیے، اوّل درجہ کے مسافرون مین سے کسی کو نیچے اُترکر اپنے ہمسفر لوگونکے پاس جانے کی جرٔت نہین ہوئی مگر ہمنے اپنا بیشتر وقت اون لوگونکو اوپرہی سے دیکہنے مین صرف کیا - یا تو وہ اپنے بِسترو سامان اغذیہ کے ترتیب دینے مین مصروف تہے جنکے لئے اونکے پاس نہایت کثیف چیتہڑون اور رومالون مین برتن بندہے تہے - یا جسوقت وہ تاش اور جوے کے کہیلنے مین مشغول ہوتے چرٹ پیا کرتے تہے - یا بعض اونمین سے نہایت وحشیانہ طور پر گاتے بجاتے تہے - عورتین اپنے بچونکی علیحدہ خبرگیری کررہی تہین - اور وہ بہی مثل مردون کے کچہہ کم وحشی نہ تہین -

جس رات مین ہم بندرگاہ **پیریس** سے روانہ ہوئے اوسی شبکو **فرانسیسی** بیڑہ جہازات کا امیرالبحر بندرگاہ سے کچہہ فاصلہ پر شاہ اور ملکہ یونان کے مدعو کرنے کے انتظامات کررہا تہا، جب رات زیادہ گذری تو تمام جہازات پر روشنی کی گئی جسکا منظر نہایت دلکش تہا، یہ پرلطف نظارہ ہم دور تک تاریک سمندر مین دیکہتے رہے - جہاز پر کچہہ میرے لڑکے کے یونانی دوست ملے - اور ایک **پیرا**[۵۱] کے تاجر کی بی بی اور لڑکے سے بہی ملاقات ہوئی ان لوگونکے ساتہہ قیام **قسطنطینہ** اور **تہراپیا**[۵۲] مین بیشتر دلچسپ اوقات صرف ہوسے -

ان جزیرون کو **جزائر پرانس** اس لئے کہتے ہین کہ یہ قدیم

---

۵۱ پیرا قسطنطینہ کے آباد حصّہ کا نام ہے جسطرف یورپین باشندے آباد ہین - ترک اِسکو بے دغلی کہتے ہین - مترجم

۵۲ قسطنطینہ کے ایک حصّہ شہر کا نام ہے -

بازنٹیم (*Byzantium* [۵۱]) بادشاہونکے رہنے کی جگہین تہین - انکی تعداد نو ہے
چار جزیرے اب بہی آباد ہین - اور بقیہ جزائر بالکل پہاڑی ٹیکریان ہین - تاہم ان پہاڑیون پر
بہی ابتک کچہہ نشان قدیم یونانی معابد کے معلوم ہوتے ہین بڑے جزیرون مین اب بہی
بیشتر یونانی خانقاہین آباد ہین - ترک ان جزائر کو قزل آدہ لر - یا (**جزائر احمر**) کے ساتہہ
موسوم کرتے ہین - اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ پہاڑیان درصل لوہے کی کانین ہین جسکی کثرت مقدار
سے وہ بالکل سرخ معلوم ہوتی ہین -

ہمارا گذر ان جزائر مین سے ایک کے جانب ہوا جسکا نام بسبب ہموار چٹانون کی **پلیپٹ**
ہے اسی جزیرے مین **سر ایچ بلور** انگریزی سفیر نے **اینگلو سیکسن** [۵۲] قوم
کے لئے ایک قلعہ [۵۳] تعمیر کیا تہا جسکے اب بہت قلیل آثار پائے جاتے ہین - اور اگر خبرین
صحیح ہوت تو اوسکی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ سر ایچ نے وہان ترکی انتظام بخوبی قایم رکہا -
قیام قسطنطینہ کے کچہہ روز بعد ہمنے اپنے سفیر کے ساتہہ جزیرہ **پرنکو پو** دیکہا جو ان

[۵۱] لفظ بازنٹیم بیزاسس (*Byzas*) سے ماخوذ ہے - سنہ ۶۵۶ قبل مسیح میں مگارین (*Megarians*)
نے باسفورس پر ایک شہر بسایا تہا - بیزاسس اوس نوآباد شہر کا ایک باشندہ تہا اسی جگہ پر کنسٹنٹائن نے اپنے
نام پر سنہ ۳۳۰ء مین موجودہ شہر قسطنطینہ بسایا - مترجم

[۵۲] موجودہ باشندگان انگلستان کو اینگلو سکسن کہتے ہین - جو درصل دو قومون کے نام تہے -
اور سب مین یورپ سے آکر آباد ہوئے - بتمادی زمانہ سے یہ اقوام باہم ایک ہوگئے - اس لئے اون کو
اینگلو سیکسن کہنے لگے - مترجم

[۵۳] سر ایچ بلور نے درصل اس جزیرہ کو خرید کیا تہا اور بعد مین خدیو مصر کے ہاتھ فروخت
کر ڈالا - مترجم

جزائر مین سب سے بڑا ہے، یہان ہمنے ایک اعلی درجہ کے یونانی خاندان کے ساتھ دعوت کھائی۔

وسط جزیرہ بالکل سمندر کی جانب ڈہلوان چٹانون سے اونچا ہوتا گیا ہے۔ اور تمام پہاڑیان صنوبر کے درختون سے پوشیدہ ہین، اس جزیرہ کو دو پہاڑیان منقسم کرتی ہین۔ جنکی حد فاصل ایک گہری کہائی سے ہے، ایک نہایت دلچسپ اور دلکش مدور راہ طے کرنے کے بعد ہم سب سے بلند شمالی پہاڑی پر پہونچے جہان سے **ایشیا** کی سمت بہت عمدہ مناظر سیاح کی حیرت انگیز آنکھون کو اپنی طرف کہینچتے ہین، اور نیچے کی سمت نہایت پاکیزہ خوبصورت عمارات کے وسط مین ایک ڈہلوان سطح زمین پر سمندر کے کنارے تک چمن بنے ہوئے ہین، مین نے کبھی اسقدر کثرت سے گلاب کے پہول کہین نہ دیکھے تہے جسقدر کہ ان مکانات کے چمنون مین تہے جہان ہر ایک چیز خط استوائی ملکونکی سی گہنی ہوئی جنگلون کی طرح بکثرت لگی ہوئی تہی - اگرچہ ہم جزائر **ہلکی** اور **انیٹی گون** مین نہ اتر سکے . لیکن قریب سے کئی بار گذرنے پر معلوم ہوا کہ مثل جزیرہ **پرنکوپو** کی یہ بہی بہت شاداب اور سبز ہین اور انکے سواحل لمبی چٹانین ہین۔

ان جزائر کی آب وہوا **قسطنطینیہ** اور **تہراپیا** کی بہ نسبت زیادہ تر نرم معتدل اور مساوی درجہ پر پائی جاتی ہے۔

موسم گرما کے شروع ہونے کے قبل تمام سفارتی گروہ **پرنکوپو** مین بیشتر اپنی اوقات صرف کرتے ہین۔

ان جزائر اور بیرونی حصہ **پل غلطہ** کے درمیان ہر وقت اسٹیمر چلتے رہتے ہین۔

اور ۲و۳و۴و۵ اون جزائر کے نام ہین جنکو مجموعتاً جزائر پرنسس کہتے ہین اور جنکا ذکر اوپر گذرا - مترجم

جزائر **پرنس** سے گذرنے پر ہماری آنکھین نہایت اشتیاق سے **استنبول** کا نظارہ دیکھنے کی طرف متوجہ ہو رہی تہین کہ ناگہان تہوڑے عرصہ مین اوس خوبصورت شہر کا دہندلا خاکا ہمکو سامنے دکھلائی دینے لگا۔

شہر سات نشیبی پہاڑیون پر آباد ہے - ہر ایک کی چوٹی پر ایک ایک مسجد مثل تاج کے بنی ہوئی ہے - گوکہ ہم جسوقت یہو پہنچے تہے موسم اچہا نہ تہا تاہم تمام اُن مقامات سے جنکو ہمنے دیکہا ہے **قسطنطینیہ** کا منظر سب سے عمدہ معلوم ہوتا تہا - ہمنے خوش نصیبی سے **قسطنطینیہ** کے مختلف اوقات کا منظر بہی دیکہا - دوپہر کی چمکدار دہوپ مین - دوپہر ڈہلنے کے وقت ہلکی روشنی مین - غروب آفتاب کے وقت - سیاہ شب کی تاریکی مین جبکہ شہر کے وجود کا پتہ صرف مکانات کی ہزارہا روشنیونکی شعاعین دیتی تہین - اور سب سے زیادہ دلکش ماہتاب کی نہایت روشنی مین جبکہ ہر ایک عمارت صاف نظر آتی تہی، ہر ایک وقت اور ہر ایک روشنی مین **قسطنطینیہ** کی خوبصورتی اور دلچسپی ایکسے مساوی درجہ کے ساتہ **بحیرۂ مارمورہ** سے ظاہر ہوتی تہی۔

نشیبی پہاڑیونکے خوبصورت سلسلہ اور مختلف اقسام کی رنگینی اور پرشکوہ عالیشان عمارتون نے **اسٹاک ہالم**[۵۱] **وینس**[۵۲] و **خلیج نیپلس**[۵۳] کی متحد خوبصورتیون کو اس ایک

---

۵۱ اسٹاک ہالم سلطنت سویڈن کا پایہ تخت ہے - کچہہ قریب الوقوع جزیرون اور کچہہ براعظم پر آباد ہے اپنی خوبصورتی مین - وینس اور قسطنطینیہ کا مقابلہ کرتا ہے -

۵۲ وینس (Venice) مملکت اٹلی کا ایک شہر ہے - قدیم زمانہ مین ایک مستقل سلطنت کا پایہ تخت تہا ۱۷۹۷ء مین نپولین اوّل شاہ فرانس نے اسے فتح کرلیا اور ۱۸۶۶ء مین عہدنامہ وائینا کی روسے اٹلی کے قبضہ مین آیا

۵۳ خلیج نیپلس کی شمالی ساحل پر شہر نیپلس آباد ہے جسکا موقع ایسا عمدہ ہے کہ یورپ کا کوئی شہر اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا - مترجم

شہر مین جمع کردیا ہے، دہوپ کی سفید چمکدار شعاعون سے مختلف رنگ سیاح کی آنکھونمین چکاچوند پیدا کرتے ہین سیاح کی نگاہ کے سامنے۔ یا ایک مسجد کے بعد دوسری مسجد گندتی ہوئی معلوم ہوگی۔ جنکے برف کے سے صاف شفاف سنگ مرمر کے مینارے نمناک سرو کے درختون کی سیاہی سے جو مساجد کے ملحقہ اُجاڑ مقابر مین لگے ہین مقابلہ کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔ یا پیرا کی اوس جانب گورستان **سقوطری** اور دیوارہا سے کہنہ پر نگاہ پڑیگی۔ بیشتر سرو کے درختون کا لگا ہونا قبرستان کی علامت ہے ترکی مکانات کی گہری بہوری چھتین سبز چمکدار ریتون کے درخت جو ہر ایک باغ مین بکثرت لگے ہوئے ہین۔ اور مزید بران نیلے رنگ کا آسمان یہ سب مجموعی حیثیت سے سیاح کی نگاہ کو کئی ہفتہ قیام کے بعد **انگلستان** کے پُرلطف بادلون سے مقابلہ کرنے پر مائل کرتے ہین۔ ہماری نگاہین **استنبول** کے منظر کو ڈہونڈہ رہے تہے جہان کر دیکھنے مین مشغول تہین کہ اتنے مین معلوم ہوا کہ سفارت کا **اسٹیم لانچ** یونین[1] جیک اُڑاے ہوے تیزی سے آگے بڑہ رہا ہے۔ جس پر پیرا کا سوار تہا۔ وہ نگاہ کے سامنے رہا۔ یہانتک کہ ہمارا جہاز قدیمی حرم کے محلون سے گذرا۔ جہان نفیس سنگ مرمر کے محلات شاہی جسمین عمدہ درخت استادہ تہے۔ دور تک کنارون پر پہیلے ہوئے تہے۔

[1] یونین جیک۔ انگریزی سلطنت انگلستان یا ممالک متحدہ برطانیہ کے جنڈے کا نام ہے۔ موجودہ وضع ۱۸۰۱ع مین جارج سوم شاہ انگلستان کے عہد سے قائم ہوئی جب وزیر اعظم پٹ کی کوشش سے آئرلینڈ ممالک متحدہ مین شامل ہوا۔ اس جہنڈہ پر تین صلیبون کے نشان ہین۔ سینٹ جارج انگلستان کے صلیب کی علامت ہے سینٹ اینڈریو اسکاٹ لینڈ کے صلیب کی علامت ہے اور سینٹ پیٹریاک آئرلینڈ کے صلیب کی علامت ہے جیک کے معنی صلیب کے ہین جو جنگ صلیبی کے سپاہیونکی کوٹ کی ایک علامت تہی۔

شاخ طلا کے دہانہ پر **پل غلطہ** کے نیچے ہمارے جہاز نے لنگر ڈالا **اسٹیم لانچ** فوراً جہاز کے قریب آیا۔ اور ہمارا لڑکا جہاز پر آکر ہمارے پرلطف وجان بخش منظر دیکھنے کے وقت ہم سے ملا۔ ہمارے دہنی جانب **پیرا** اور دہانہ **باسفورس** اور **سقوطری** مقابل کے کنارے پر اور ہمارے بائین جانب قدیمی حرم کے محل اور تمام کہنہ حصہ **استنبول** کا واقع ہے۔ لیکن **پل غلطہ** حائل ہوجانے کے سبب نگاہ سے پوشیدہ **شاخ طلا** یورپ کی سمت آب شیرین کی ندی تک لہراتی ہوئی چلی گئی ہے، اس دہانہ **شاخ طلا** کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک قدیم زمانہ مین ایک بڑی زنجیر دشمن کی جنگی کشتیون کو روکنے کی غرض سے ڈالدیتے تھے۔ سیکڑون چھوٹے **بوٹ**[۵۱] اور **کیکس**[۵۲] ہمارے جہاز کے گرد جمع ہوگئے۔ اور ملاحون نے مسافرون کو اپنی کشتیون پر سوار کرنے کی وحشیانہ کوششین مختلف ایشیائی اور یورپین زبانون مین شور وشغب مچاکر شروع کین، سب سے پہلے **البانیا** کے مسافر اپنا بوریا بدھنا سنبھالے ہوئے چھوٹی کشتیون مین بیٹھکر روانہ ہوئے، **کوک اینڈ گیز** کا **ایجنٹ** جہاز پر آکر چند مسافرون کو جلد اپنے ہمراہ (جنگی گھر) کو لے گیا، بعض مسافر اپنی ذاتی کشتیون مین روانہ ہوئے ہم سب آخر تک جہاز پر اوس رنگ برنگ نظارے کو دیکھتے رہے۔ ہم سب مسافرون مین بسبب اسکے کہ ہمارا اسباب ایک سفارتی **کاوس**[۵۳] کی نگرانی مین تھا۔ بہت ممتاز معلوم ہوتے تھے، اس **کاوس** کی نگرانی مین ہمارا اسباب بہت جلد سفارتی **اسٹیمر** پر لادا گیا

---

[۵۱] بوٹ کشتی کو کہتے ہین۔

[۵۲] کیکس۔ ترکی مین قائق کشتی کو کہتے ہین۔ مترجم

[۵۳] کاوس کی تحقیق آیندہ مضمون مین درج ہے۔

اور اس سبب سے ہم چنگی گھر کی جانچ پڑتال سے بھی محفوظ رہے، اور خانگی کشتی پر سوار ہو کر جلد بندرگاہ
توپخانہ مین اُترے - یہ مقام قدیم حرم کے محلون کے مقابل ہے جہان **شاخ طلا**
باسفورس سے اور آبنائے **باسفورس** ناموا سے ملی ہے -

باسفورس کے مقابل مین **سقوطری** واقع ہے جہان اب تک **جنگ کریمیا**[ف] کی یادگارین اور
خوبصورت انگریزی مقبرے موجود ہین - جہان کثیر التعداد انگریزی سپاہی جو اگلے زمانہ مین نامور
اور مشہور گذرے ہین اپنی نہ ختم ہونے والی نیند مین سو رہے ہین -

ساحل پر اُتر کر ہم ایک گاڑی مین سوار ہوئے جسمین دو عربی گھوڑے جتے ہوئے تھے
اور اپنا کل سامان سفارتی **کاوس** کی حفاظت مین چھوڑ دیا، ہم بندرگاہ توپخانہ کے
خوبصورت سنگ مرمر کے فوارے کے قریب سے گذرے جس پر طلائی خط کے کتبے لگے
تھے - آگے بڑھکر چوڑی اور خوبصورت سڑک **ینی چارشی**[ف] سے ہو کر ہم **گرینڈ ریوڈی**
پیرا پر پہونچے مضبوط چھوٹے قد کے گھوڑون نے سڑک کو بڑی تیزی سے طے کیا -
اور سڑک پر بے موقع سے جہان کہین کتے سوتے ہوئے پڑے تھے - انکو بچاتے جاتے تھے -
یہان کی سڑکون پر کتے بکثرت ہین جو دن کو گلیون اور موریون مین شکار کی تلاش
مین پھرتے ہوئے پناہ لیتے ہین - انکی صورتون سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو اپنی جان دوبھر
ہے - اور انکی غضبناک گرسنگی کے سبب سے تعجب نہین جو انکو بھیڑیون سے زیادہ مشابہ

ف جنگ کریمیا - مین انگریزون اور فرانسیسیون نے سلطان عبدالمجید خان کی مدد کی اور جزیرہ نماے کریمیا مین جو جنوبی
روس مین بحر اسود مین واقع ہے بڑی سخت لڑائیون کے بعد روس کو شکست فاش دی - سقوطری مین ان انگریزی
سپاہیون کی قبرین ہین جو اس لڑائی مین مارے گئے - مترجم

ف ینی کے معنی ترکی مین نئی کے ہین اور چارشی معنی سڑک -

بناتے ہین، مین اپنے دوران قیام مین ان کتّون سے بہت مانوس ہوگئی تھی ہمارے ہوٹل
کے سامنے کے میدان مین تیرہ کتے پڑے رہتے تھے انکو ہم روز دیکھتے کہ صبح سویرے سے
وہ اپنے رات کی شکاری مہمات سے لوٹ لوٹ کر جمع ہونا شروع ہوتے تھے۔ اور تمام دن سوتے
مین بسر کرتے تھے۔ مگر ایک مہربان لفظ انکو مانوس بنا دیتے تھے۔ انکا خلقی رنگ گہرا
یہ زردی ہے۔ مگر ان مین متفرق سرخ سیاہ زرد۔ سفید رنگون کے بھی ملتے
ہین، اونکے بچے جو سڑکون پر پیدا ہوتے ہین۔ بڑے بے خوف و نڈر ہوتے ہیں
ہم ہنی چارشی کی چوٹی سے گرینڈ ریو ڈی پیرا کی جانب لوٹے
نہایت عمدہ دوکانین ہین۔ اور اکثر عام سفارتخانے بھی اسی مقام پر ہین، ہم اس سڑک
جانب ڈھلے۔ اور انگریزی سفارتخانہ کے پھاٹک اور دیوار کے متصل ہوتے ہوئے سیدھے
ہوٹل مین مقیم ہوئے۔ جہان ہمارے ٹرکی سے قبل سے ہمارے لیے
رکھے تھے۔

ناظرین کو وہ پُرعظمت منظر پیش کرنا بہت مشکل ہوگا۔ جو ہمارے کمرے کے سامنے سے
معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے نیچے شاخ طلائی[1] ہے اور سامنے پُرانا استنبول
آباد ہے[2] ٹھیک ہمارے نیچے ایک اور اندرونی پل ہے جس پر قریب دس بارہ
خوبصورت جنگی جہاز کھڑے ہین۔ جنکے لنگر سالہا سال سے ایک ہی جگہ پر پڑے ہین۔

---

[1] ترکی مین استنبول بیانی کہتے ہین۔ مترجم

[2] اندرونی پل سے مراد خلیج شاخ طلا کی دوسرے پل سے ہے قدیم استنبول و غلطہ کے بیچ میں شاخ طلائی ہے جس پر دو پل ہین۔ ایک دہانہ خلیج پر اور ایک اوس سے فاصلہ پر ہے۔ ترکی زبان میں اسکا نام محمود کیوپریسی ہے۔ مترجم

اِن جہازات کی نسبت رپورٹ ہوئی تھی کہ وہ اِس قدر سڑ[۵۱] گئے ہین کہ ذراسی حرکت دینے سے فوراً غرق ہوجانے کا اندیشہ ہے، ایک انگریز جو ترکی محکمہ بحری کا ایک امیر البحر ہے اوسنے مجھ سے بیان کیا۔ کہ روز ملازمت سے آج تک مجکو اپنے جہاز پر جانے تک کی اجازت نہین ملی ہے۔ کیا عجب ہے کہ اس خوف سے ایسا ہو کہ وہ کہین اونکی کمنگی کی نسبت کچھہ اظہار نکرے۔

بائین جانب بہت دور فاصلہ پر تاریک جہلک قدیمی حرم کے محلون کی دہانۂ **شاخ طلا** پر معلوم ہوتی ہے، اِسکے عقب مین **سینٹ[۵۲] ایرین** اور **سینٹ[۵۳] صوفیا** واقع ہین اور ٹھیک سمندر کے اس طرف ہمارے کمرے کے زیرین **پٹیٹ چیمپس ڈیزمارٹس**

---

۵۱ کیا عجب ہے کہ ادس زمانہ مین ترکی بیڑہ جہازات کی یہی حالت ہو جیسی کہ مصنفہ بیان کرتی ہین۔ مگر آج کل ٹرکی کے بیڑہ جہازات کی درستی کی نسبت بہت کچھ سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ بالخصوص سلطان حال اوسکو ترقی دے رہے ہین جنگ یونان وترکی سے اسکی شہادت ملسکتی ہے کہ گو کوئی بحری لڑائی باہم نہین ہوئی تاہم یونانی بیڑہ جہازات کی مدافعت جنوبی سواحل اور سواحل مقدونیہ پر بخوبی کی گئی۔ مترجم

۵۲ ایک نہایت قدیم گرجا ہے جو قدیمی حرم کے قریب ہے۔ سنہ ۷۴۰ء مین بشیتر انقلاب ہونے کے بعد موجودہ صورت پر اسکی تعمیر ہوئی۔ ترکون کے قبضہ کے بعد سے ابتک یہ بطور اسلحہ خانہ کے مستعمل ہے ذخائر اسلحہ سے قطع نظر جو نادر الوجود اشیا اسمین محفوظ ہین اونمین سے محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ اور مشہور فاتح جنرل سکندر بیگ کی تلوارین۔ تیمور لنگ کا زرہ بکتر۔ مفتوح شہرونکی کنجیان۔ اور سلاطین قدیم کی نہایت خوبصورت سنگی تابوت۔ قدیمی مفتوحہ ممالک کے جھنڈے دو مجسم زرہ بکتر سے آراستہ مجسمے۔ دو حضرت علی علیہ السلام کے جھنڈے اور بیشتر نادر اشیا محفوظ ہین۔ جسکے دیکھنے کے لئے سلطانی فرمان کے اجرا کی حاجت ہے۔ مترجم

۵۳ سینٹ صوفیا۔ جامع مسجد ایا صوفیہ۔ اسکا بیان آگے ملے گا۔ مترجم

واقع ہے - اور عام ترکی قبرستانون سے زیادہ اُجاڑ اور کس مپرس کی حالت مین ہے، اِس مقام کو ایک ڈہلوراستہ اُس سڑک سے ملاتا ہے جو **شاخ طلا** سے ملی ہوئی چلی گئی ہے اور آگے چلکر **گرینڈ ریوڈی گلاٹا** سے ملجاتی ہے - اور اِس طرح یہ سڑک ایک تجارتی مرکز کو بذریعہ ایک ٹرام **لین** اور فیونی کیولر ریلوے کے تیرا سے ملاتی ہے، ہمارے دہنی جانب سے **شاخ طلا** ہمارے اور **استنبول** کے درمیان مین مقام **ایوبؑ** اور اُنکی مشہور مسجد کیطرف گھومتا چلا گیا ہے، اِس مقام کو کسی عیسائی نے ابتک نہین دیکھا - اِسی مسجد مین **عثمان** بانی خاندان عثمانیہ کی تلوار محفوظ ہے، یہی تلوار ہر ایک سلطان کے تخت نشین ہونے کے وقت اوسکی کمر سے باندہی جاتی ہے - یہ رسم رقاص فرقہ کے درویشون کا سردار ادا کرتا ہے - جو قریب قریب ہمارے بادشاہونکی رسم تاج پوشی کیطرح ادا کیجاتی ہے - **شاخ طلا - آبِ شیرین - حرم سینٹ صوفیا** اور **بازار** ہر ایک اپنے بے انتہا واقعات کے ساتھ ہمکو اپنے دیدار کا مشتاق بنا رہا تھا - اور اوسنے اوس خوبصورت شہر کی (جو ہماری نگاہ کے سامنے پہیلا ہوا تھا) بذات خود حالات دریافت کرنے کے لئے مضطر اور بیتاب کر رکھا تھا -

باب دوم

پُل غلطہ

کس لئے اسقدر سیاح ہرسال رہائن[91]۔ سوئزرلینڈ[92] اور روم[93] کو جاتے ہین جبکہ بہ کچھہ دن زیادہ سفر کرنے سے وہ قسطنطنیہ کی سی نئی دنیا مین پہونچ سکتے ہین۔ جہان کی آب وہوا سال کے بعض بعض حصونمین اعلی درجہ کی سادہ اور قوی ثابت ہوئی ہے۔ جو کچھہ ٹریوی کی چشمہ کی نسبت اور دریاے نیل کی لطف وتفریح کی نسبت کہاجاتا ہے وہ اسی درجہ تک درست ہے جس درجہ تک باسفورس کی سیر ولطف کی بابت کہاجاتا ہے لیکن جس شخص نے ایک بار اوسکو دیکھہ لیا ہے اوسکا دل اوسی طرف پہنچنے کو دوبارہ دیکھنے کے لئے ضرور خواہش کریگا۔

شہر قسطنطنیہ فی نفسہ کچھہ راحت وآرام کی جگہ نہین ہے۔ لیکن تھراپیا البتہ تھکے ہوے دماغ لوگون کے لئے ایک آرام دہ اور صحت بخش مقام ہے۔ جیساکہ اسکے نام

---

[91] رہائن جرمنی کی ایک ندی کا نام ہے۔ یوروپ وانگلستان کے شعرا اسکی خوبصورتی اور خوش منظری کی تعریف اپنے اشعار مین اسیطرح کرتے ہین جسطرح فارس کے شعرا جیحون وسیحون یا آب رکن آباد کی تعریف کرتے ہین۔

[92] اوس پہاڑی ملک کا نام ہے جو سلسلہ کوہ الپس کی بلند چوٹیون پر شمال اٹلی مین واقع ہے۔ انگریز اسکے نفیس مناظر اور عمدہ آب وہوا کے باعث اکثر یہان تبدیل آب وہوا کی غرض سے آتے ہین۔ یہان کی حکومت جمہوری ہے۔

[93] اٹلی کا پایہ تخت ہے۔ اور بہت قدیم شہر ہے۔ رومن کیتھلک فرقہ کا سردار یا بابا اعظم (پوپ) یہان رہتا ہے حضرت عیسیٰ کی ماں کنواری کی قبر بھی یہان بنی ہے۔ مترجم

مترشح ہوتا ہے۔

قسطنطنیہ اور **شاخ طلا** مین داخلہ کا حال گو پہلے کسی مقام پر بیان ہوچکا ہے تاہم جو عام منظر داخل ہونے کے وقت ہمارے پیش نظر تہا اوسکا پورا حال نہ قلم سے ادا ہوسکتا ہے اور نہ پنسل سے اوسکا پورا نقشہ بن سکتا ہے، دلکش و دلفریب مناظر کا حسن دوبالا کرنے کے لیے چمکتی ہوئی شعاعین ضروری ہین، لیکن ماہ مئی اور اوسکے بعد کے مہینون مین بالخصوص **بحیرۂ مارمورا** پر اسقدر تیز اور روشن شعاعین پڑتی ہین جس سے نگاہ کا قائم رہنا مشکل ہوتا ہے، چمکدار مسجدونکے قبّے ہر ایک درگاہ و متبرک مقام کے گرد شمع کافوری کے سے سفید مینارہ پُرشکوہ سنگ مرمر کے محلات شاہی کے پہاٹک، ترکی مکانات کی بہوری چھتین، اور سیاہ سفیدی مائل لکڑی کے بالاخانہ سمندر کے مقابل نکلے ہوے جنکے گرد سرو کے درخت لگے ہوئے ہین اور چکنے سبز پتّے دار درخت جو **آبنائی** کے دونون جانب کے پہاڑون کو چہپاتے ہین اور پہر خود سمندر کا لطف جو دریا موج نیلی اطلس کے ریشمی فیتے کیطرح نقرئی موجون کے ساتہ لہرین مارتا ہے جس پر ہر ایک رنگ کے جہنڈے کے جہاز رواں ہین۔ یہ تمام مناظر مجموعی حیثیت سے نگاہ کے سامنے ایک ایسی تصویر پیش کرتے ہین جسکا کسی دوسرے مقام کے منظر کے ساتہ متمثل کرنا محال ہے جب ہم اول مرتبہ **پل غلطہ** سے گذرے۔ ہمنے کس قدر اپنے گذشتہ خیالات سے زیادہ دلچسپ کیفیت دیکھی۔ ہم متفرق دنیاوی اقوام کے افراد کو ایک جگہ دیکہ رہے ہین۔ وہ تمام متفرق اقوام کچہ **قسطنطنیہ** مین اسطرح نمودار نہین ہوتے ہین جیسے کوئی تماشاگاہ مین تہوڑے عرصہ کے لئے نظر آجاوے بلکہ اپنی زندگی کے کاروبار مین بیحد مصروف و مشغول پائی جاتے ہین۔ اسطرح تیزی سے جیسے **دشت شنار** سے **مینارۂ بابل** کے زوال پذیر ہوتی ہے گویا بہاگے ہوئے چلے آرہے ہون۔ **شامی** نسل مین صرف

یہودی ہی تمام پیشہ کے نظر نہین آتے ہین بلکہ قوی اور مضبوط اعضا غصہ ناک بے پروا چہرے والے اہل عرب بہی پائے جاتے ہین - جو بڑے ڈہیلے ڈہالے سفید یا بہورے کرتے پہنے ہوئے اکثر اوقات ننگے پاؤن اور سر سے سفید کساوے باندہے ہوے ادہر اودہر چلتے پہرتے نظر آتے ہین، **افریقہ** کے ہر ایک درجہ کے بدصورت **حبشی** اور حبشنین اور **منگولیا**[۵۱] کے باشندے جنکے چپٹے چہرے اور گول آنکہین اور ایسی ناکین جن پر بمشکل اس نام کا اطلاق ہو سکتا ہے - نظر آتے ہین، **چینی** اور ملائی بہی کسیقدر پائے جاتے ہین جو اپنے زردی مائل چہرون اور نہایت سیدہی سیاہ چوٹیون کے ساتہہ یا تو **روحانی سلطنت** (یعنی ملک چین) یا **مجمع الجزائر** ملائی سے آئے ہین -

آریا[۵۲] نسل کی اقوام بہی بکثرت مختلف اطراف و اکناف **یورپ** و **ایشیا** کے موجود ہین - ان مین بڑے قابل غور چہوٹے قد کے خوبصورت یونانی ہین - جو اپنے چہوٹے چہوٹے کوٹ اور سنہرے کام کی جاکٹون مین نظر آتے ہین، **اہل فارس** ڈہیلے ڈہالے کرتے اور سیاہ ٹوپیان دیئے ہوئے اور **البانیا** والے اپنے ابتدائی طرز تمدن کیطرح بہیڑ کے چمڑے

---

۵۱ چین کے ایک حصّہ کا نام ہے قوم مغل یہان آباد تہی اور اسی جگہ سے پہیلی -

۵۲ آریا قوم اوس قوم کا نام ہے جو پہلے کئی ہزار برس قبل ایران مین آباد تہی - اوسی زمانہ مین اس قوم کے دو حصّہ ہوئے ایک جنوب کی طرف پہیلا اور ایک مغرب کی سمت جو گروہ جنوب کیطرف آیا اوسکی نسل سے موجودہ ہند قومین اور سرحدی اقوام ہین اور جو گروہ مغرب کی سمت پہیلا اوسکی انتہا آئرلینڈ تک ہوتی ہے چنانچہ تمام یورپ و انگلستان کی قومین آریا ہین - اسی سبب سے بعض وقت لفظ آریا اقوام سے باشندگان ہند اور براعظم یورپ و امریکا وغیرہ مراد ہوتے ہین - یہ تاریخی مسئلہ اوسوقت بالکل درجہ یقین پر پہونچ جاتا ہے جب اون الفاظ کی یکسان ہونے پر غور کیاجاتا ہے جو تمدن کے لئے اشد ضروری ہین - مترجم

پہنے ہوئے اور غول کے غول ارمنی جو بیشتر ترکی لباس اور سرخ ترکی ٹوپیاں پہنے ہوئے نظر آتے ہین، سرکاشیا کے لوگ بہی بکثرت ہین - جنکے سینے کارتوس کی پیٹیون سے آراستہ اور دونون جانب تلوارین لٹکتی ہوئی اور پیٹیون مین پیش قبض ہوتے ہین، اسکے علاوہ ہر فرقہ کے درویش وفقرا بڑی لمبی اور سفید ٹوپیان پہنے ہوئے اور ہندوستان اور بخارا کے باشندے سب کے سب ترکو نکے ایک یکسان کثیر گروہ مین جو سب اپنی قومی لباس مین اور بطور لازمی ترکی فیز پہنے ہوئے ہوتے ہین سلے جلے مشغول کار چلتے پہرتے نظر آتے ہین، یہان عورتین امید سے زیادہ سڑکون پر ملتی ہین جو بلا خوف و خطر بل غلطہ پر آدمیون کے مجامع کثیرہ مین مل جل کر چلتی ہین - ہم اُنکی چمکدار سرخ وسفید - نیلے - سبز - قرمزی رنگ کے گوناگون لباسون کو بخوبی دیکہہ سکتے ہین لیکن اونکی سیاہ آنکھون کے سوا باریک اور چھوٹے، الی نقاب کی تہون کے اندر سے اُنکے چہرون کی کیفیت بہت کم معلوم ہوسکتی ہے، مشرقی چہرون مین سیاہ آنکہہ ایک سب سے اعلیٰ ترین چیز ہے، اور اگر اون کے باریک نقابون کے اندر کوئی شخص اونکے چہرون کی اچہی طرح جانچ کرنا چاہے تو اوسکو مایوسی کے سوا کچہہ نہین حاصل ہوسکتا -

ترکی یونانی سرکاشین اور فارس کی عورتین یکسان ایک خیرہ وضع گون مین جسکو فراجہ کہتے ہین - نظر آتی ہین انمین اکثر نیشمک (برقع) بہی پہنتی ہین اور بعض اپنے چہرون کو سفید گاج کی پٹیون سے باندہتی ہین - جن سے صورت بالکل مریض دندان کی سی ہو جاتی ہے انکی چال خوش قطع نہین ہے - ضعیف و نوجوان مٹکتے ہوے چلتے ہین - مگر سمت پیرا کی آزاد طبائع لیڈیان سب سے پچہلی پیرس[1] کی جدید تراش خراش کی گوین پہنے ہوئے

---

[1] دار السلطنت فرانس -

بہت خوش قطع اور نازک چال کے ساتھ باغات عامہ مین اپنی یورپ کی بہنون کی طرح ہواخوری کرتی ہین - بدنما فقیرون کا گروہ جو ہر ایک رنگ کے چیتھڑے لگائے سڑکون پر پہرتا ہے وہ معلوم نہین کسطرح ان چیتھڑون کو پہنتے اوتارتے ہین - اور شاید زندگی بہر مین اون کو کبھی نہانے اور غسل کرنے کا اتفاق نہوتا ہوگا - گو کہ اون کا مذہب اون کو ایک بار غسل اور چار مرتبہ قریب غسل (یعنی وضو) کی تاکید کرتا ہے -

غلطہ کا پل ہر وقت آدمیون سے بہرا رہتا ہے - یہ پل کسی وقت بند نہین ہوتا - ہر ایک شخص شاخ طلا پر استنبول یا پیرا کے کسی نہ کسی طرف کسی ضروری کام مین آتا جاتا معلوم ہوتا ہے لوگ جہپٹ رہے ہین اور آدمی پر آدمی ٹوٹا پڑتا ہے - متین اہلکار ترک تک اس آدمیون کی ریل پیل مین آنے جانے سے مستثنی نہین - سیاحون کو نقدون جیب کترون اور ان رہبرون سے بچنا چاہیئے جو خواہ مخواہ خدمت کے لیے آن موجود ہوتے ہین - اسٹیمر ہر وقت سیٹی دیتے ہوئے اور نہایت سیاہ و غلیظ دہوان نکالتے ہوئے سمندر پر دوڑ رہے ہین - پر پل گاڑیون کی کڑکڑاہٹ اور گہوڑون کی ٹاپون سے لرزان ہوجاتا ہے - ہر ایک مسافر کو آدہی پینی[۵۱] اور فی گاڑی پانچ پنیس[۵۲] پل کا محصول ادا کرنا پڑتا ہے - اور اس طریق سے روزانہ جو کل آمدنی ہوتی ہے وہ چار سو ترکی پونڈ کے برابر ہے (ایک ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ[۵۳] کا ہوتا ہے) قسطنطنیہ مثل دل کے ہے جسکو ہر وقت آبادی کی چہل پہل سے حرکت رہتی ہے وہ کسیطرح اجاڑ نہین ورنہ وہ اب کسیطرح ازمنہ ظلمہ[۵۴] کا

۵۱ انگریزی سکہ ہے -

۵۲ پنیس (Pence) پینی کی جمع ہے -

۵۳ اس حساب سے ۴۰۰ ترکی پونڈ ۵۲۰۰ روپیہ کے برابر ہوئے (ایک روپیہ = ۱½ شلنگ) مترجم

۵۴ ازمنہ مظلمہ آٹھوین صدی عیسوی سے پندرہوین صدی تک یورپ مین شمار کیا جاتا ہے - مترجم

یا نظم ہے۔

یہ شہر کرۂ ارض پر اعلیٰ ترین سیرگاہون مین سے ایک سیرگاہ ہے۔ نصف مشرقی اور نصف مغربی۔ اور اقوام کے متحد تجارتی مرکز کا اعلیٰ ترین موزون نمونہ ہے۔ ترکون کا اوس پر غرور کرنا بہت بجا ہے۔ یہ تعجب خیز مقام نہین ہے۔ اگر انکے ہمسایہ لوگ اوسکو پیتہ تک انگورستان کی طرح خیال کرتے ہون

ترکی کی نسبت جو بیمار آدمی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ بیشک درست نہین رہا۔ مردہ ہوجانے کی اب تک کوئی علامت نہین پائی جاتی اور ایسے نشان نہین ہین جو اسکو نکلنا چاہتا ہوگا اوسکو وہ ایک سخت اور مشکل واقعہ ثابت ہوگی

خالص ترک عادت مضبوط اور تندرست ہے اور اسنے قبول کرنے سے پیشتر مدت ہم تک لڑنے اور مرنے پر مستعد جس صفت کو وہ چار سو برس سے ہوتی مصیبت کی طرح اپنی ہی کرتا آیا ہے۔

ترکون کے حالات دریافت کرنا دراون حالات سے اقرار وغیرہ کی تحقیق سے رہے ہونا کچھہ آسان کام نہین ہے۔ جیسے ایسے شخص کی اس جگہ لینے بار نسبت دستیاب ہوتا ہے جب وہ ایک قوم کی عام چال چلن اور حالات بیان کرنے وقت بو مستعد ہوجاتے ہین۔ جبکہ اونکو دس لاکھہ آدمیون مین صرف ایک ہی سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے، مین کسیطرح اوس طریق دلیل کو اپنے حق مین پسند نہین کرتا جسکی بنا افراد معدود پر حاوی ہو۔ جو کچھہ مینے ترکون کی نسبت لکھا ہے وہ صرف اون چند اشخاص کو دیکھکر لکھا ہے۔ جن سے مجکو قیام قسطنطنیہ مین ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا، اور اس مختصر حال کو عام قوم کے لوگون پر تعمیم کرنا اور اسکا مرتب کرنا دوسرون پر چھوڑتا ہون، علاوہ اسکے جب مجھے خود انصاف کرنے کا موقع ملا ہے تو مین نے پایا ہے

کہ ترک کسی حال مین اجنبیون سے میل وتعلق رکھنے والے نہین ہین - اور انکی خانہ داری کی زندگی ہماری آنکھون سے بالکل پوشیدہ ہے - تاہم سڑکون پر ہی ہر شخص اُنکے اعلیٰ برتاؤ سے ضرور متاثر ہوسکتا ہے - ہر شخص دیکھتا ہے کہ غریب سے غریب ترک بھی چھوٹے بچون کے ساتھ کسقدر شفقت محتاجونکے ساتھ داد و دہش اور حیوانات کے ساتھ رحم وسلوک کے ساتھ پیش آتا ہے - کسی شہر مین کتون کے ساتھ ایسا متحملانہ برتاؤ نہ کیا جاتا ہوگا - گو بعض اتفاقی سیاح اُنکی نسبت نہایت خونخوار اور ایذا رسان ہونا لکھتے ہین - مگر اسکی کچھ اصلیت نہین اِن کتون نے شہر کو مختلف حصون پر تقسیم کرلیا ہے - ہر ایک دستہ پانچ یا دس کتون کا ایک ایک سڑک کی مثل اپنی شئے مقبوضہ کی حفاظت کرتا ہے - افسوس اون یورپین کتون اور اونکے مالکون پر جو انکو ساتھ لئے ہوے کسی سڑک محفوظہ کی حدود مین داخل ہوتے ہین مثل اون قدیم باشندگان روم کے جو ہر ایک اجنبی شخص کو اپنا دشمن سمجھتے تھے - یہ کتے بھی ویسا ہی اجنبی کتون کے ساتھ برتاؤ کرتے ہین - لیکن عام طور پر یہ سڑک کے کُتے بہت امن پسند ہین اور ایک ہڈی یا ذرا سی کوئی شئے دینے پر بہت کچھ شکر گذار معلوم ہوتے ہین اور اظہار شکر گذاری کے موقع پر وہ اپنی دم ہلاتے ہین، گو کہ لوگ اونکی نسبت میری رائے کے خلاف کچھ کہین، وہ ترکون کی طرح جبریہ مذہب رکھتے ہین - کیونکہ جب گاڑی کا پہیہ انکے سر پر آپہونچتا ہے تب بھی وہ بمشکل اپنی جگہ سے ہلتے ہین - اور اگر گاڑی والا انکو نہین بچاتا اور گاڑی بڑھے جاتا ہے تو اوسوقت وہ بھونکتے اور چیختے ہوے اُٹھتے ہین - یہ ممکن نہین کہ وہ بغیر گاڑی کی جھپٹ کے اوٹھہ کھڑے ہون - کوچبین حتی الامکان سوتے ہوئے کتون کو اور انکے پلون کو بچاتا ہوا چلتا ہے، مین نے اونکی نسبت ایک عجیب دلچسپ حکایت سنی ہے - کہ ایک زمانہ مین کوہ بلقان[۵۱] کے

---

۵۱ سلسلۂ کوہ بلقان اوس پہاڑ کا نام ہے جو شمالی ٹرکی مین واقع ہے - بعض وقت سلطنت ٹرکی اور اوسکی ماتحت ریاستون کو مجموعی طور پر جزیرہ نما بلقان کہا کرتے ہین - مترجم

بھیڑیے بسبب شدت برف باری کے میدانوں مین بھاگ آئے یہانتک کہ وہ شہر کے قریب تک پہونچ گیے۔ اسوقت یہ سب کتّے باہم مل جُل کر اور آپس کے مباینت کو چھوڑ کر متحد ہو گیئے۔ اور ایک بڑی فوج کی صورت مین اُن بھیڑیوں کے نکالنے اور مارنے کے لئے شہر کے باہر مقابلہ کے لئے نکل بھاگے۔ اونھون نے اسقدر بھیڑیے مارے کہ آخرکار دشمن اپنے قدیم پناہ گزینون مین بھاگ کھڑے ہوے۔ اِس مہم سے کامیاب لوٹنے کے بعد ہر ایک گروہ نے اپنے اپنے حصّۂ شہر پر قبضہ جما لیا۔ اور آپس کی رنجشین بدستور جر شروع ہوگیئن۔

شہر کی سڑکین بہت خراب ہین کیا گاڑی۔ کیا ٹرام۔ اور کیا حمال۔ کسی مین آسانی سہولت اور روانی نہین سڑکون پر شور بہت ہوتا ہے۔ لوگ عموماً زور سے باتین کرتے ہین مگر اس سب کے ساتھ سڑکون پر جھگڑا فساد شاذونادر ہے مگر جو چیز سیاح کے دل سے کبھی محو نہین ہوسکتی۔ وہ سڑکون پر مدمست عورتون اور بدمست مردون کا نہونا ہے اور اگر کہین کوئی مخمور دیکھا بھی جائے گا تو وہ یقینی ترک نہوگا۔ اِس صفت کی قدر اوسوقت بڑھ جاتی ہے جسوقت ہم خیال کرتے ہین کہ ہمارے شہرون مین ہر ایک جھگڑا فساد اور نیز ہر ایک ارتکاب جرم کا سبب اگر غور سے دریافت کیا جائے تو یہی شرابخواری ہوگی ایک انگریزی بشپ[۵۱] نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ "مین انگلنڈ کو آزاد[۵۲] کہنا زیادہ ٹھیک سمجھتا ہون۔ بہ نسبت پرہیزگار[۵۳] رکھنے کے" ترک پرہیزگار ہین۔ اور آزاد بھی۔ اگر وہ خبرین درست ہون جو بڑے درجہ کے لوگون کی نسبت مشہور ہین کہ وہ بلاتکلف شامپین[۵۴] اور بعض اوقات تیز شرابین اُڑاتے ہین مگر یہ بھی ضرور

---

[۵۱] ایک عیسائی مذہبی عہدہ۔ [۵۲] آزاد۔ شرابخوار۔ [۵۳] لفظ پرہیزگار سے مراد "مجتنب از شراب نوشی" ہے۔ [۵۴] ایک قسم کی شراب۔

ہے کہ امرا کا طبقہ ہر ایک جگہ مستثنی خیال کیا جاتا ہے - پس کوئی عجب نہین کہ ایسا ہی ٹرکی مین بھی ہو -

کسی قوم کے عام طرز اخلاق کا اصول متوسط اور عام درجہ کے لوگون مین یکسان پائے جانے پر مرتب ہو سکتا ہے نہ طبقہ امرا و روسا پر نظر کرنے سے، قومی اصول کا اطلاق متوسط اور عام درجہ کے اشخاص ہی کے چال چلن پر ہو سکتا ہے - اور ٹرکی مین اب تک انہین درجون کے اشخاص مین شرابخواری معدوم ہے - ترک اپنی خود مرضی سے اور نیز پابندی اصول شریعت کی وجہ سے پرہیز گار ہین - اسمین شک نہین کہ بڑی آفت برپا ہو جاتی - اگر ٹرکی مین متوسط اور ادنی درجہ کے اشخاص مین شرابخواری کا رواج ہوتا - تعلیم نے ابتک اپنا بہت کم اثر ڈالا ہے - اور موجودہ نسل کی طبائع مین ابتک وہ خونخواری اور سختی کا مادہ جو اونکے تاتاری اور منگولی آباو اجداد سے منتقل ہوتا ہوا آرہا ہے بخوبی موجود ہے - جب کوئی شخص انکو اونکی مسجدون کے دروازون پر ایک شور اور ابتری کی حالت مین دیکھے گا تو اوسکو ضرور خوف ہوگا کہ کہین شیر اور بھیڑیے ذرا سے اوکسانے پر کسی وقت اوسپر نہ آن پڑین -

یہ خیال کرنا غلطی معلوم ہوتی ہے کہ ترک دین عیسوی کو نفرت سے دیکھتے ہین - مین کہونگا کہ وہ اوسکی عزت کرتے ہین - اور یہ بھی کہ وہ عیسائیون کو عیسائی ہونے کی وجہ سے حقارت سے نہین دیکھتے - بلکہ بحیثیت[۱] بلگیرین - روسی اور آرمنی ہونے کے حقارت کرتے ہین -

کسی ملک مین غیر مذہب والے اتنے بڑے بڑے عہدون پر مقرر نہ کیے جاتے ہونگے جیسے کہ ٹرکی مین - جہان ہم عیسائیون کو نہ صرف وزرا ہی کے منصب پر دیکھتے ہین - بلکہ نہایت

---

[۱] یعنی اونکی حقارت مذہبی نہین بلکہ قومی حیثیت سے حقارت کرتے ہین اور نیز بسبب پولٹیکل پیچیدگیون کے وہ مجبوراً ان قومون سے نفرت کرتے ہین -

جلیل القدر اور مہتم بالشان عہدہ سفارت پر بھی اکثر عیسائیون کو پاتے ہین جو اسمین شک نہین کہ سلطنت کے بعض اہم امور کے معتمد اور رازدار ہوتے ہین۔

کوئی شخص کسی کو بلغاری یا عیسائی ہونے کے سبب نہین قتل کرتا۔ اور نہ ایسا ہونے پر کسی شخص کی ہمدردی مین کمی ہوسکتی ہے۔ جہانتک مین کہہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ یہ نفرت قومی ہے نہ مذہبی۔ ترکون نے یورپ کی مہذب طرز معاشرت مین پرورش پائی ہے جسکی بے انتہا ترقی کی جھلملاتی ہوئی روشنی نے انکی آنکھون کو چکاچوند مین ضرور ڈالدیا ہے۔ اور اسطرح اون مین زبردستی شائستگی اور تہذیب پیدا ہوتی جاتی ہے۔ تاہم وہ دل سے ضرور ابتک اوس کو حقارت سے دیکھتے ہین۔ اعلیٰ طبقہ کے اشخاص مین ہر شخص تہذیب یورپ کی روشنی بخوبی دیکھتا ہے۔ لیکن ہمکو بھول نہ جانا چاہیئے کہ قوم ترک کلیةً قومی حیثیت سے کوئی یورپی قوم نہین بنگئی ہے اور مجکو خوف ہے کہ وہ کبھی ایسی ہو، وہ طبعی طور پر بھی نہین۔ بلکہ اخلاقی حیثیت سے بھی ایک شائستہ اور مضبوط نسل ہے۔ ایک درجہ تک انکے خون مین بہ سبب اونکی ماؤن کے خون کے تغیر اور نرم مزاجی پیدا ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اونکی مائین اکثر ترکی النسل نہین ہین، باا ینہمہ ترک یورپ کو اپنا وطن اصلی خیال کرتے نہین معلوم ہوتے۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ وہ یورپ مین اب بھی اوسی حیثیت سے رہتے ہین جسطرح وہ جنگ صلیبی کے زمانہ مین تھے۔ اور یورپین طاقتون کی باہمی رقابت وخودغرضی پر خدا کا شکر بھیجتے ہین۔ اور اوسوقت تک وہ یورپ کی جھڑکیون کی پروا نہین کرتے ہین جب تک انکی حفاظت مین یورپ و ایشیا کا درمیانی پل[1] ہے۔ اونہون نے روسیون کو سینٹ[2] اسٹیفانو مین بخوبی دیکھہ لیا ہے۔ جب

---

[1] آبنای باسفورس سے مراد ہے جو یورپ و ایشیا کے درمیان مین ایک بہت تنگ آبنای ہے۔

[2] قسطنطنیہ سے شمالی جانب ایک مقام ہے جہانتک جنگ روم و روس مین روسی فوجین بڑھ گئین تھین اور

روسی قسطنطنیہ کے پہاٹک تک پہونچ گئے تہے - جہان سے وہ قسطنطنیہ پر باسانی گولہ باری کرکے اوسے مسمار کرسکتے تہے - اگر انگریزی بیڑہ جہازات ڈارڈینیلز سے گذر کر اپنی زبردست توپون سے غیر محفوظ روسی کیمپ پر گولہ باری کی دہمکی نہ دیتا، حکمران گروہ گو کچہ ہی خیال کرتا ہو مگر مجکو شک ہوتا ہے کہ تمام ترکی آبادی باسفورس کے اوس پار اُتر کر ایشیای کوچک مین جانے کی اسوقت مخالف ہوتی - جبکہ اوسکے لئے ایک سنہری پل[۵۱] بنا دیا جاتا - انہین پرانا مذاق گلہ بانی کا جیسا کہ اول تہا اب بہی موجود ہے - میرے نزدیک وہ اپنے گہوڑون کی پیٹہون پر سوار ہوکر لوٹ مار کرنے مین زیادہ خوش و محظوظ تہے - بہ نسبت اسکے کہ پرتکلف زین پوشون پر رسم سلاملق[۵۲] کے وقت موجود ہون - مگر مین نہین خیال کرسکتا کہ شام آرمینیا اور مصر کی اوسوقت کیا حالت ہوتی -[۵۳]

یہان عام سڑکون پر ایک اور حیرت انگیز چیز جس سے ایک یوروپین سیاح کو استعجاب ہوتا ہے وہ علانیہ بداخلاقیون کا نہ پایا جانا ہے - بالخصوص ترکی عورات اس صفت سے زیادہ متصف مین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) قسطنطنیہ پر دہمکی دیتی تہین اس جگہ پر اصل عہدنامہ روم و روس مین ہوا تہا جس سے ترکی ایک حیثیت سے بالکل روس کی ماتحت ایک سلطنت رہ گئی تہی مگر اوسوقت انگریزی بیڑہ جہازات ترکی امداد کے لئے پہونچ گیا اور اسی سبب سے وہ عہدنامہ باطل ہوگیا جدید عہدنامہ برلن یوروپین کانفرنس مین بصدارت پرنس بسمارک باتفاق تسلیم کیا گیا جسکی رو سے ٹرکی بالکل آزاد و مستقل سلطنت تسلیم کی گئی گو کہ سب سے زیادہ یوروپین ٹرکی آزاد کردیا گیا - یوروپین طاقتون کی باہمی رقابت سے یہی مراد ہے - مترجم

۵۱ سنہری پل سے مراد یہ ہے کہ وہ ترکون کو اگر معہ دولت کے پار اُترجانیکی اجازت ملتی - مترجم

۵۲ سلاملق کا بیان مفصل آگے مذکور ہے - مترجم

۵۳ یعنی چونکہ ترکون مین آبائی پیشہ لوٹ مار کا جوش موجود تہا اسلئے وہ شام و آرمینا اور مصر کو اپنی جولانگاہ بناتے - مترجم

فقیرون کا ہجوم عام طور پر اور بالخصوص پل غلطہ پر بہت ہوتا ہے - بعض فقیر بڑے ہیبتناک اور روکھے مزاج ہین - بعض وقت موقع موقع سے پولیس انپر حملہ کرتی ہے - اور وہ تھوڑی دیر کے لئے غائب ہو جاتے ہین - لیکن وہ پہر لوٹ کر اپنی قدیمی روش اختیار کر لیتے ہین -

فی الحقیقت یہ دیکھنے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ انگلینڈ کی طرح یہان بہی کس کثرت سے لڑکے اور لڑکیان اسکول جاتے ہوئے سڑکون پر معلوم ہوتے ہین، اسکول عام اور ابتدائی ہین - بہت سے اسکول موجودہ سلطان کے اشارہ سے جاری ہوے ہین - جو تعلیم کا تخم بو رہے ہین - اور جسکی بار آور فصل سے دوسری آنے والی نسلین فائدہ مند ہونگین - عام ابتدائی مدارس قائم ہوتے وقت کنسرویٹو[۵۱] اور مذہبی فرقہ نے اشد درجہ مخالفت کی تہی سلطان نے خود انکو جاری کیا - اور اونکے مصارف اپنے جیب خاص کی آمدنی سے ادا کئے -

قسطنطنیہ کی سڑکون پر ہر وقت ایک دلچسپ نئی کیفیت نظر آتی ہے - اگر کوئی آنکھین رکھتا ہو تو وہ قسطنطنیہ مین سڑکون پر ہر وقت ایک جدید اور دلچسپ کیفیت دیکھے گا - صراف - نٹ گپسی[۵۲] - مٹھائی فروش ناچنے والے ڈولے - جنازہ خچرون پر سوار لڑکے حمال بڑے بڑے بوجھ اوٹھائے ہوئے - بڑے قد اور خواجہ سرا اور سفید داغون والے کوڑہی - ہر قسم کے لوگ نظر آتے ہین - جب ہم ایسے مکان دیکھتے ہین جسمین جھنجریونکی کھڑکیان ہوتی ہین - ہم سمجھ لیتے ہین کہ یہان کوئی ترک رہتا ہے - کبھی کبھی کوئی شخص ایک خفیف سی کیفیت ان مکانونکے اندر کی معلوم کر سکتا ہے خاصکر جسوقت سلاملق ہو یا مکانونمین مرد ہون عورتونکی نسبت ان جھنجری دار کھڑکیونکے اندر ہر شخص صرف اسقدر کہہ سکتا ہے - کہ وہ خود سب کچھ دیکھنا چاہتی ہین مگر اسکے ساتھ ہی اپنے کو کسیکو دکھانا نہین چاہتین -

---

۵۱ وہ فرقہ جو قدیم رسومات و قوانین مین مداخلت کرنے کو برا جانتا ہے - اسکا مقابل گروہ لبرل کہلاتا ہے -

۵۲ ایک نہایت ارزل مخلوق ہے جو تمام یورپ مین پائی جاتی ہے انکی حرکات ہندوستانی گونڈ اور بیل کے حرکات کے مشابہ ہین - یورپین علما کا خیال ہے کہ براہ مصر یہ قوم ہندوستان سے یورپ پہونچی - مترجم

باب سوم

خزانہ اور حرم

قسطنطنیہ مین سب سے اعلیٰ درجہ کی قابل دید اور بے نظیر سیر گاہ خزانہ ہی جو قدیم حرم سرا[۹۱] مین رکھا ہے - چونکہ وہان کی سیر کرنے مین انعام و اکرام بہت کچھہ صرف کرنا پڑتا ہے - اس لئے اکثر اشخاص مجتمعاً دیکھتے ہین تاکہ وہ انعام شرکا پر مساوی تقسیم ہو جاوے - پہلے ایک حکم خاص سلطانی دستخط سے مزین سفیر کے ذریعہ سے حاصل کرنا پڑتا ہے - اور جو دن متعین ہوتا ہے - اوس روز تمام اشخاص سفیر کے مکان پر جمع ہوتے ہین - جہان ایک شہنشاہی آیڈیکانگ اوس حکم کو اپنے ہمراہ لیکر سیر دکھانے کے لئے آتا ہے - صرف اوسی اجازت نامۂ سلطانی کے دکھانے پر اورتا قپو[۹۲] یعنی درمیان کا پھاٹک کھولا جاتا ہے - چونکہ میرے خاوند کا نام عرضی پر لکھا تھا اسی سبب سے یقینی سلطان کو ہمارے قسطنطنیہ کی آمد کا حال ظاہر ہوا - ہماری پارٹی منجملہ اور سب احباب کے بلجیم کے سفیر اون کے لڑکے

---

۹۱ قدیم حرم سرا سے ایک وسیع قطع اراضی مراد ہے جو قسطنطنیہ جو شاخ زرین کے دہانے پر باسفورس کے کنارہ پر واقع ہے - یہان سلاطین قدیم کے محل تھے جو اب بھی موجود ہین - مگر اب اجاڑہ حالت مین پڑے ہین اسکا نام انگرزی مین سراگلیو پوئنٹ ہے - جس کا ذکر اکثر اس کتاب مین آیا ہے - مترجم

۹۲ اورتا کے معنی ترکی مین درمیانی کے ہین قپو معنی پھاٹک - مترجم -

اور دیگر انگریزی احباب سے جنکا قیام شہر مین تہا۔ شامل تہے۔ اون لوگون کو خود اجازت حاصل کرنا ممکن نہ تہا۔ ہم کل بیس آدمی تہے۔ ایک بڑی لمبی قطار مین ہماری گاڑیان جنکے ساتہ نجیب بے برادر زادہ منیر پاشا وزیر تقریبات تہے۔ روانہ ہوئین۔ ہمکو اس موقع کے بعد بہی نجیب بی سے بارہا مختلف سفارتون مین اور اُنکے چچا کے گہر پر ملاقات کا اتفاق ہوا۔ وہ ایک نہایت خلیق اور واقفکار رہبر ثابت ہوے۔

کوہ سراگلیو جسپر یہ عمارتین واقع ہین اوسکے جنوبی اور شرقی سمت سے تجیرہ مارمورہ ٹکراتا ہے۔ اور شمالی جانب شاخ زرین کی لہرین آتی جاتی ہین۔ اوسکا ایک معمولی خاکا اسطرح کہینچا جاسکتا ہے کہ وہ تین بلند ٹیکریون سے شامل ہے دو ٹیکریان جو تیسری ٹیکری کی نسبت پست ہین متعدد باغون اور چمنون سے لہلہاتی دکہائی دیتی ہین۔ اور جو ٹیکری سب سے بلند ہے اسپر مشتر حرم کی پاکیزہ عمارتین اور جان نثارون کا عالیشان دیوان اور سنٹ ایرین کا کلیسا جو اب سلاح خانہ کے طور پر مستعمل ہے۔ واقع ہین۔ انگریزی سفارت کو چہوڑ کر ہماری گاڑیون کی لمبی قطار پیرا کے ڈہالو راستہ سے گذرین۔ اور غلطہ کے پل کے پار استنبول ہوکر بائین جانب مڑین اور پہر ٹرام لائن سے ملکر او پہاڑی پر پہونچکر پہاٹک سے عالیشان خوبصورت حرم کے باغون مین داخل ہوئین۔ جو اب خراب حالت مین ہین یہ باغ ریل کی سڑک نکلنے سے خراب ہوگئے ہین۔ ریل ان باغات کی ڈہالو راستہ سے نکلی ہے۔ جو سمندر سے باغ کو جدا کرتی ہے۔ یہ مشہور ہے کہ جب ریل کا راستہ کہود کر بنایا جاتا تہا اسوقت ایک مسقف راہ برآمد ہوئی تہی جو تجیرہ مارمورہ تک گئی تہی۔ اِسی راہ سے وہ بدنصیب عورتین اور غلام جو معتوب سلطانی ہوتے تہے تہیلیون مین سیکر سمندر مین ڈہکیل دیے جاتے تہے۔ اِس پہاٹک سے گذر کر ہم پہر ایک خراب سڑک پر چلے جسکو مضبوط عربی گہوڑون نے خوبی سے طے کیا۔

اور چینیلی[۵۱] کوشک سے گذر کر جو اب عجائب خانہ کے طور پر مستعمل ہے اور کبھی ایک خوبصورت کوشکون کو طے کر کے جو ایک دوسری سے فاصلہ پر بنی ہوئی ہین اور جن پر اعلیٰ درجہ کا خوبصورت روغنی کام ہے ایک بڑی ٹیکری پر پہونچے - یہان ہمنے اپنی گاڑیان چھوڑ دین - اور پیدل باب ہمایون سے چلے - اسی دروازہ سے سلطان ہر سال رمضان کے ختم ہونے پر بڑے جلوس کروفر سے داخل ہوتے ہین - اِس پھاٹک کے باہر ہمکو سلطان احمد ثالث کے بنا کیے ہوئے خوبصورت فوارہ نے اپنی طرف متوجہ کرلیا - یہ فوارہ اسقدر بڑا ہے کہ ایک چھوٹا مکان معلوم ہوتا ہے - اور نہایت سفید سنگ مرمر سے بنایا گیا ہے - اسپر تمام نیچے سے اوپر تک نازک نازک بیل بوٹے اور طلائی کتبے منقوش ہین - جسکے حاشیہ پر نہایت عمدہ سبز روغنی کام کیا ہے گو اوسکو بنے ہوئے ایک صدی کے قریب مدت گزری مگر اب تک بالکل نیا معلوم ہوتا ہے گویا کہ کل ہی مزدور اسکو بنا کر گئے ہین - اِس پھاٹک سے گذر کر ہم جان نثاریون کی عالیشان دیوان خانہ مین داخل ہوئے - یہان سے ایک بہت عمدہ نظارہ بحیرہ مامورہ کا تبنیا[۵۲] مین کوہ اولمپس[۵۳] کی سفید چوٹیون تک جو بروصہ[۵۴] کے گرد معلوم ہوتی ہین - پیش نظر ہے - پھر ہم سنٹ ایرین کے کلیسا سے جو اب سلح خانہ ہے گذرے - جسکے اندر جانے کی بعد مین کئی مرتبہ کوشش کی - کیونکہ یہ مشہور ہے کہ اسکے اندر بعض یونانی کتب قدیمہ محفوظ ہین - اور یہ کتب قدیمہ

---

۵۱ اسی کوشک مین فی الحال ترکی عجائب خانہ رکھا ہے - آیندہ ابواب مین اسکا مفصل حال ملے گا - مترجم

۵۲ اناطولیہ مین ایک ترکی صوبہ کا نام ہے -

۵۳ کوہ اولمپس یوروپی ٹرکی مین ایک پہاڑ کا نام ہے - قدیم زمانہ مین یونانی دیوتاؤن کا مسکن خیال کیا جاتا تھا - مترجم

۵۴ ولایت خداوندگار واقع ایشیاے کوچک کی خاص دارالامارتہ کا نام ہے - عرصہ تک سلاطین عثمانیہ کا پایہ تخت رہا ہے ۱۲ مترجم

کلیسامین کسی مقام پربہی رکہے ہون مگربڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتہہ اونکی حفاظت کی جاتی ہے - اوروہ قدیم چیزون کی تلاش کرنیوالی نگاہون سے بچائی جاتی ہین - ہمارا رفیق صادق بے تک اسکے دیکہنے کی جرأت نہین کرسکتا تہا -

اوس محفوظ مقام کے دیکہنے کی نسبت جب وزیر صیغہ جنگ کو درخواست دی گئی تواوسنے حسب ذیل فقرہ لکھہ بہیجا "Ilyades reparations a fai

ہمنے جنرل کنٹ سے بہی دریافت کیا جو ہمارے ہوٹل مین مقیم تہا اور جسنے سلطانی حکم سے سنٹ ایرین بیرکس اور مدارس حربیہ کو معائنہ کیا ہے - شاید اوسکو سنٹ ایرین دیکہنے کی اسوجہسے اجازت دیگئی ہو - کہ وہ قدیم چیزونکے دیکہنے کا شایق نہ تہا - اون کتابون کے دیکہنے کی نسبت میرے شوہر کی ازحد شوق کو دیکہکر جنرل نے سنٹ ایرین کو بہت غور سے دیکہا - مگر اوسمین کوئی ایسا مقام نظر سے نہین گذرا جہان اون کتابون کے رکہے ہونے کا شبہہ ہوسکتا ہو - مجہے اِس کلیسا کے نہ دیکہنے کا بڑا افسوس تہا - اوسکے قریب گذرنے سے معلوم ہوا کہ اوسمین بکثرت تسارکوفیگی (یا پتہر کے قبرون کے تعویذ) رکہے ہین - جنپر صلیب اور حضرت عیسیٰ کا طغرا کندہ ہے - اونمین بعض شاید یونانی بادشاہون کے ہین اور قسطنطین[1] اعظم کا بہی تعویذ محفوظ ہے - اب ہم پہر حرم کی طرف رجوع کرتے ہین - جان نثارون کے دیوان کے نام ہی سے اونکی داستان یاد آتی ہے - ایک راستہ کے نیچے ہم اونکے اوس مشہور درخت کو دیکہہ رہے ہین - جسکے نیچے وہ بیٹہکر اپنی لغاوتون کا انتظام اور اون وزرا اور سلاطین کا عزل و نصب جنکو وہ ناپسند کرتے کیا کرتے تہے - اونکی بارکین سنٹ صوفیا کے

ف ۱ ۳۰۶ء مین روم کا بادشاہ ہوا - بعد فتوحات کثیر بجاے روم بازنتیم کو اپنا دار السلطنۃ بنایا - اور نام بدلکر قسطنطینیہ رکہا - مترجم

اوسس پار ہیپوڈرام مین یہان سے بہی معلوم ہورہے ہین - باغی ہونے کی علامت کے
طور پر اونہون نے اپنی دیگچیان اُلٹ دی تہین - جسکا منشا یہ تہا کہ وہ موجودہ فرمانروا سلطان کی کسی
حکم کی پیروی نکرینگے - چنانچہ اسکے بعد جو کشت وخون واقع ہوا اوس سے ہمیشہ تمام شہر مین
خوف طاری رہا ہے - اِس دیوانخانہ سے گذر کر جسکے حوالی مین اصطبل اور غلامون کے رہنے
کی جگہین ہین - ہم اور تا قپو یعنی درمیان کے پہاٹک مین داخل ہونے اور یہان سلطان کا حکم
دکہایا گیا - پہر ہم اس بُڑا تر پہاٹک کے اندر سے گذرے جو کبہی دونون جانب سے بڑے
بہاری دروازون سے بند رہتا تہا - اِن دونون پہاٹکون کا وسطی راستہ دراصل وہ پُر خوف اور
مہیب کمرہ ہے جہان خونخوار اور گونگے حبشی جلادون معتوب وزرا اور حکام کو قتل کرنے کے
لیے مستعد رہتے تہے جو سلطان سے آخری ملاقات کرنے کے بعد لاعلم واپس جاتے تہے
اِس دروازہ سے نکلکر ہم ایک اور دیوانخانہ مین داخل ہوئے - اِسکے صحن مین سایہ دار اور
پہولدار درخت نصب ہین - داہنے جانب نو باورچیخانہ ہین - ہر ایک کے اوپر ایک ایک گنبد ہے
جسمین ایک ایک سوراخ دہوان نکلنے کے واسطے بنا ہوا ہے - پہلا خاص سلطان کا تہا -
اور دوسرا سلطان کی خاص بیبیون کا - اور اسیطرح نوین باورچیخانہ تک جو بمراتب اعلیٰ سے
ادنیٰ ملازمین تک کے لیے مخصوص تہا ایک اور سایہ دار راستہ طے کرنے کے بعد جسکے
دونون جانب سرو کے درخت لگے ہین - ہم باب سعادت مین داخل ہوے - اور اِس
دروازہ سے گذر کر اب وسط محل مین پہونچے - یہان قبل از وقت پہونچنا ہوا اور اسی سبب سے
محافظ خزانہ اُسوقت موجود نہ تہا - ہمکو قصر مجیدیہ مین اوسکے آنے تک قیام کے لیے لے
گئے - یہ نہایت عمدہ قصر ایک بلند پہولدار درختون سے پوشیدہ ٹیکری پر واقع ہے - جہان
سے بحیرہ مارمورہ کا نہایت عمدہ نظارہ جزائر پرنسس تک اور ہماری پشت پر برف سے زیادہ سفید

چوٹی دار اولیمپس پہاڑ معلوم ہوتا ہے - اور ہمارے بائین طرف شاخ زرین اور باسفورس
یورپ اور ایشیا کے پہاڑون کے وسط مین بحر آسود تک مثل ایک چاندی کی دہاری کی لہرین مارتی
ہوئی نظر آتی ہین - یہ قصر فرنچ وضع پر آراستہ کیا گیا ہے - اور جب ہم اون نظارون سے
بخوبی محظوظ ہو چکے تو ہمکو تفکّہ اور چاء نوشی کی غرض سے ایک بڑے کمرے مین لے گئے -
یہان پر ایک عجیب واقعہ پیش آیا ایک نہایت لذیذ مٹھائی یا جیلی ایک بڑے چینی کے
ظرف مین لائی گئی - اور ہم سب لوگون کے سامنے پیش کی گئی - غلام جسوقت اسکو دیتا ہوا
ایک لیڈی کے قریب پہونچا - چکنا فرش ہونے کی وجہ سے اتفاقاً اوسکا پاؤن پہسل گیا اور وہ
خود معہ فرش اور مٹھائی کے اوس لیڈی پر منہ کے بل گر پڑا - لیکن کچھ زیادہ نقصان نہین ہوا
اور تھوڑے سے پانی سے وہ جگہ بالکل صاف کر دیگئی - غلام پر پُر قہر نگاہ پڑنے سے ہم تاڑ گئے کہ
اوس بیچارہ کو کوئی سخت سزا ضرور ملے گی - بعد ازان سگارٹ تقسیم کئے گئے - اور آخر مین
ایک عجیب گروہ غلامون کا سفید کپڑے پہنے ہوئے نمودار ہوا - جنکے سرون پر پگڑیان تہین
اور ہاتہون مین طلائی کشتیون مین کافی کی پیالیان ہم مین سے ہر ایک نے ایک ایک
پیالی اوٹھائی مردون کو جو پیالیان دی گئین وہ طلائی دستہ اور مغرق کام کی تہین - اور جو پیالیان
لیڈیون کے سامنے پیش کیگئین اُنکے دستے نہایت نازک طلائی تارون کے کام کے
تھے - جنمین بکثرت ہیرے جڑے ہوے تھے - آخر مین قہوہ چی یعنی قہوہ تقسیم کرنے والا
آیا - اوسکے بازو اور کندہون کے درمیان مین ایک بڑا بیش قیمت قرمزی رنگ اور سُنہری
کام کا کپڑا لٹکتا تہا - جسکو ایک دوسرے غلام نے ہٹایا - اور ہمنے اوسکے ہاتہ مین ایک
لمبا نازک کافی کا ظرف دیکہا جو خالص سونے کا تہا - اوس سے اوسنے ہمکو کافی تقسیم کی
ہم سب نازک پیالیون کی حفاظت کرنے مین متوجہ تہے جو پینے کے بعد بحفاظت واپس

دکھائین - آخر نجیب بے نے اطلاع دی کہ افسر خزانہ تیار ہے اور ہم تھوڑی دیر مین خزانہ کی عمارت
کے سامنے تھے - عمارت باہر سے سنگین تھی - دروازے ہمارے پہونچتے ہی کھولے
گئے - اسمین ایک دوسرے کے اندر تین کمرے ہین - اور یہ تینون کمرے محافظون سے
بھرے ہوے تھے - باوجود اسکے کہ تمام چیزین شیشہ کی الماریون کے اندر رکھی ہوئی تھین
وہ لوگ بڑے غور سے ہماری نقل و حرکت کی طرف دیکھہ رہے تھے - اس عمارت مین
جو چیز سب سے عجیب ترین ہے وہ پہلے ہی کمرہ مین رکھی ہے یعنی عالیشان تخت
جو سونا کوٹ کر بنایا گیا ہے نہایت عمدہ میناکار ہے - اور بے انتہا ہیرون اور یاقوت و زمرد
سے جڑا ہوا ہے - یہ تخت فارس سے لایا گیا اعلیٰ درجہ کی نزاکت اور اوسکے ساتھہ ہی رنگون
مین چمک دمک جو فارس کی صنعت کے ساتھہ مخصوص ہین ظاہر کرتا ہی اور تاہم مجموعی حیثیت
سے دیکھنے پر مشرقی چمک دمک سے بالکل معرا معلوم ہوتا ہے - اسکی وضع قریباً ایک
بہت بڑی کتب خانہ کی گول کرسی کے مشابہ ہے - موتی سب بہت بڑے ہین اور نہایت
خوبصورتی کے ساتھہ تناسب لون اور جسامت کے ساتھہ نصب کئے گئے ہین اسی
کمرے کی گیلری مین ایک اور بہت جڑاتر کی صنعت کا تخت ہے - یہ تخت صندل اور
آبنوس کی لکڑی سے بنایا گیا ہے - جسمین صدف ، سونا - چاندی - یاقوت - زمرد
اور بیش قیمت موتی نہایت خوبی سے جڑے ہوے ہین - اس تخت کے اوپر ایک
طلائی چتر ہے جسکے وسط مین ایک نہایت خوش رنگ زمرد بقدر بیضۂ مرغ لٹکتا ہے - تمام دیوار کی
الماریان اسلحہ اور مرصع زرہ بکترون سے پُر ہین - جو نہایت بیش قیمت اور پُر تکلف ہین اور
بعض خاص دمشق کی ساخت ہین جو جواہرات سے بنے ہوے ہین کچھہ تلوارین اونمین
ایسی ہین جنکے قبضون پر بڑے ہیرے جڑے ہوے ہین - زین پوش گھوڑون کے

سازنہایت مرصع کثرت جواہر سے جگمگاتے نظرآتے ہین - اِن بیعدیل اور بے بہا چیزونکے
ساتھہ بہت سی ایسی چیزین بہی رکہی ہین - جو کم قیمت اور معمولی ہین - چنانچہ اونہین بہت سی
بڑی بڑی کلاک گہڑیان - چین کی ساخت کا آرایشی سامان سُنہرے معمولی ظروف جو ظاہرا قیصری
شاہی سے آئے ہونگے - اور بہت قسم کی محض آرایش و زیبایش کی چیزین یا جون کے صندوق
عام قسم کے ریوالر نتیجہ بکثرت پراگندہ حالت مین پائی جاتی ہین -

ایک کمرے کے وسط مین ایک بڑا مدور ظرف رکہا ہے - جو تمام قدیمی طلائی اور نقرئی سکون
سے پُر ہے - اونمین سے بعض بہت قدیم زمانہ کے ہین - اور اونہین مین بہت سے ساسانی
طلائی سکے بہی ہین - جن سے محققین حالات قدیمہ بالکل نا بلد ہین - ایک دوسرے صندوق
مین بہت سے ظرف ہین جنمین بے ترشے ہوئے بہت سے قسم کے بکثرت جواہر
ہین - یہ جواہر اس کثرت سے ہین کہ ہر شخص کئی کئی مٹھی اونمین سے لے سکتا ہے -

دوسرے کمرے کی دیوار کی الماریون مین تمام گذشتہ سلاطین عثمانیہ کے پورے شاہی
لباس محمد فاتح متوفی ۱۴۵۳ء سے لیکر محمود مصلح تک جسنے ۱۸۳۹ء مین قضا کی رکہی ہین
یہی سلطان تہا جسنے بڑی ترکی پگڑی کی جگہ پر فیز کو رواج دیا اور اِسی نے نہایت پُر تکلف اور
ڈہیلے ڈہالے پائجامے اور بڑی بہاری خمدار خنجر کی جگہ پر بہت سادہ لباس اور وضع اختیار کی
یہ لباس نہایت پُر تکلف ریشمی عبائین اور جامہ ہین - جنمین مغرق طلائی اور نقرئی کام ہے -
اور ہر ایک لباس مین کمر کی پیٹی مین ایک بیش قیمت چہری لگی ہے - ہمنے ان چہریون مین سے
ایک کو غور سے دیکہا جسکا پورا قبضہ ایک ڈال زمرد کا ہے - ہر ایک پگڑی مین ایک نہایت
پُر تکلف مرصع بگلے کے پر کی کلغی لگی ہے - محافظ لوگ ہمکو کمرونمین ایک دوسرے سے
جدا ہو کر کسی چیز کو دیر تک دیکہنے نہین دیتے - گو کہ ہر ایک چیز شیشونکے پیچہے محفوظ تہی -

خزانہ سے باہر نکلنے پر ایک متصل چھوٹی مسجد کی طرف اشارہ کیا گیا - اسمین آنحضرت صلعم کی عبا - علم - جزتیب تیغ و کمان محفوظ ہین - سلطان جلوس کے ساتھہ سال مین ایک بار رمضان مین اسکی زیارت کرتے ہین - سلطان کو عبا نبی صلعم دکہائی جاتی ہے - اگر یہ علم نکالا جاوے تو اسکے نیچے تمام دنیا کے مسلمانون کا جمع ہونا فرض سمجھا جاتا ہے - صرف سلطان ہی بحیثیت ایک خلیفہ اور بادشاہ ہونے کے اِسی کہول سکتے ہین - یہ علم ۱۸۲۶ء مین محمود مصلح کے زمانہ مین اوٹہایا گیا تہا - جب جان نثاریون کی طاقت توڑدی گئی تھی - اونمین سے سات ہزار کے قریب یا تو تلوار سے مقتول ہوئے یا آگ سے جلادئے گئے - اِن لوگون نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا صرف اِس سبب سے کہ وہ نوجوان فرمانروا سلطان کی فرمان برداری نہین کرنا چاہتے تہے - جسکو اونہون نے خود تخت پر بٹہایا تہا - تمام اسلامبول اور پیرا کے لوگ اِس کشت و خون کو دیکہہ رہے تہے اور خوب جانتے تہے کہ اگر جان نثاری غالب آگئی تو اپنا بدلہ دل کہول کر لینگے -

اِسکے بعد ہمنے کتب خانہ دیکہا جسمین کہا جاتا ہے کہ ہزار ہا قلمی کتب محفوظ ہین - اور کیا عجب کہ وہان ضائع شدہ قدیم یونانی کتب بہی موجود ہون لیکن ہمکو کچہہ نہ معلوم ہوتا تہا کہ ہم کتب خانہ مین ہین یا کسی معمولی جگہہ پر بڑے بڑے سفید رنگ کی دیواری الماریون مین کتابین رکہی ہوئی تہین - جنمین بہاری قفل پڑے تہے - اِس جگہہ کو جلد افسردہ دلی کے ساتہہ معائنہ کرکے ہم تخت کے اوس عالیشان دیوان خانہ مین پہونچے جسمین سلطانی تخت رکہا ہے اور جہان ایک جہنجری دار کہڑکی کے اندر بیٹہکر قدیم زمانہ مین سلاطین سفرا ء دوَل خارجیہ سے ملاقات کیا کرتے تہے تمام دیوارین عربی کتبون اور اعلیٰ درجہ کے بیل بوٹون سے مزین ہین - اور اسمین ایک بہت بڑا تخت جسکا چتر نہایت قیمتی جواہر سے مرصع ہے رکہا ہوا ہے - اِس سے متّصل کی

بڑی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اِن عمارتون مین سے بیشتر کوشک اور چہوٹے محل ۱۸۶۵ء کی آگ مین جل گئے تھے۔ اِس واقعہ کے قبل سے یہ عمارتین بالکل خالی کردی گئی ہین۔ اور اونکی جگہ پر قصر چراغان اور طولمہ باغچہ جو باسفورس پر واقع ہین بطور محلات کے استعمال کیے گئے اِن عمارتون مین اب صرف وہ محلات اور غلام رہتے ہین جنکا تعلق سلاطین سابق سے تھا جیسا کہ مشہور ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن مین سے بعض خواتین مسن ہین۔ تختگاہ سے بغداد کوشک کی طرف جاتے ہوے راہ مین ہمکو کئی اور محل ملے۔ جہان باغون کی بہت حفاظت ہوتی ہے۔ ایک کنارے پر بکثرت زیبایشی نقرئی اسباب دیکہا۔ معلوم ہوتا تہا کہ اُنپر دوبارہ جلا کی گئی تہی۔ اور میرے لڑکے نے دریافت کرکے معلوم کیا کہ یہ سامان اُنہین محلات کا ہے۔ جو کسی زمانہ مین اسقدر صاحب اِقتدار تہین۔ اور اب اِن کوشکون مین بسر اوقات کر رہی ہین آخری سلطان جو اِس حرم سرا مین قیام پذیر تہا خلع سلطنت کے بعد بدنصیب[1] سلطان عبدالعزیز خان مرحوم تہے۔ اِس حالت مین وہ یہان تہوڑے دن رہے۔ اور اوسکے بعد قصر چراغان مین منتقل کردیے گئے جہان وہ دم واپسین تک رہے۔ بغداد کوشک جو ایک بلند سنگ مرمر کے زینے کے اوپر بنی ہوئی ہے تمام ترکی عمارات مین سب سے اعلیٰ ترین ہے۔ اِسکی دیوارون پر اعلےٰ درجہ کی باریک نیلی رنگ کی گلکاری ہے اور دروازہ پر ہاتہی دانت اور صدف کا کام ہے۔ اوسکا آرایشی سامان قالین تخت و کرسیان۔ اور جہاڑ فانوس اعلیٰ ترین مشرقی صنعتون کا نمونہ ہین گو کہ تمام رنگ بہت ہی جگمگا

[1] مصنف نے لفظ بدنصیب اِس غرض سے استعمال کیا ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان جسوقت بڑے استقلال اور محنت سے انتظام ملکی مین مشغول تہے بعض پولٹیکل سازشونکی بدولت بڑی بے دردی کے ساتہ قتل کی گئی ۔ مترجم

ہین تاہم اونمین کچھہ ایسی ترکیب دی گئی ہے کہ ظاہر مین دیکھنے سے بدنما جگمگاہٹ نہین معلوم ہوتی - اِس کوشک سے ہمین پیرا اور غلطہ کا منظر بندرگاہ تک اچھی طرح معلوم ہوتا تہا جہان بے انتہا کشتیون کا ہجوم تہا - اور بہت سے اسٹیمر جزائر پرنسس کیطرف مارمورہ سے باسفورس کی جانب آتے جاتے معلوم ہوتے تہے - نشیبی باغات مین ایک کارنتھین ستون استادہ ہے جو تھیوڈوسیس اعظم کی طرف منسوب ہے اور کسیقدر رٹے ہوے کتبے کے باعث بعض لوگون کا خیال ہے کہ شہنشاہ کلاڈیس کے زمانہ کا ہے - اگر یہ صحیح ہے تو اسمین شک نہین کہ قسطنطینہ اور اوسکے حوالی مین اس سے بڑہکر کوئی یادگار کہنہ نہوگی - سب سے پُرانی چیزون مین ھیپوڈروم کا سرپنٹ کالم (ستون افعی) ہے - جسپر کسی زمانہ مین طلائی سہ پایہ جو کی ڈلفی کی اپولو عابدہ کی رکہی تہی - یہ ستون بازنطیم مین قسطنطین لایا تہا - سانپ کے تینون سر ٹوٹ گئے ہین - انمین سے ایک کی نسبت کہا جاتا ہے کہ محمد فاتح نے سنٹ صوفیا کو جاتے ہوئے اپنے ہاتہہ سے توڑ ڈالا - اور ایک سر اَبتک عجائب خانہ مین محفوظ ہے -

سراگلیو لوئیبٹ مین سلاطین قدیم کی زمانون کی بے شمار عمارتین بنی ہوئی تہین گو ہم یہان اور ٹہیرتے اور کچھہ وقت خوبصورت بغداد کوشک کی کوچون پر آرام لیکر اوس شکوہ و عظمت اور وحشیانہ شان و شوکت پر اور نیز اون مظالم اور دردناک واقعات پر خیال کرتے جنکے یہ باغ و چمن تماشاگاہ رہے ہین (کیونکہ ہم اسوقت عین وسط حرم مین ہین) اور نیز ایک خوبصورت و دلکش کمرہ سے ہوکر دوسرے کمرہ مین گشت لگاتے مگر وقت تنگ تہا اور ہمکو اوسی دن شاخ زرین کے اوس پار جانا اور قصر بیلربی اور طولمہ باغچہ کی سیر کرنا تہی اسلئے ہم اون سب کمرونکی سیر کرنے کے بعد جو کسی زمانہ مین وزیرون - سپاہیون - غلامون - خواجہ سراؤن اور مشرقی خودسر فرمانرواؤن کے مصاحبین وغیرہ سے آباد تہے - اور جو اَب اُجاڑ حالت مین پڑے ہین - اپنی گاڑیون کی سمت لوٹے -

اور ہم پہراو. تا پقپو یعنی وسطی پہاٹک سے گذر کر جہان ہماری کاوٗس نے تمام پہاٹکون پر بخشیش
تقسیم کر چکنے کے بعد آخری بخشش دی - ہم اپنی گاڑیون مین آ بیٹھے - اور پل سے اوتر کر گرینڈ
ریو ڈہی گلاٹا کی سڑک سے بندر گاہ تو پخانہ پر پہونچے جہان ہماری سواری کے لئے سلطانی
کشتی جسکو دس ملاح چلاتے ہین ساحل پر موجود تہی - ہمکو اس وضع کی پُر تکلف کشتی پر سوار
ہونے کا یہ پہلا اتفاق ہوا. شاہی کشتیبان ایک قسم کے سفید پاجامے اور بروصہ کے
ریشمی کپڑے کی ڈہیلی قمیص جنپر سنہری دہاریان تہین اور ترکی ٹوپی پہنے تہے - ہم کشتی کے ذریعہ
سے طولمعہ باغچہ پہونچے - یہ یورپ کی جانب نہایت سفید سنگ مرمر کی عمارت بالکل زمانۂ
حال کی طرز پر بنی ہے - اسمین سب سے عجیب دو چیزین ہین ایک بڑا عظیم درباری کمرہ ہے -
جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ دنیا مین سب سے عظیم ترین ہے - اور ایک عظیم الشان حمام ہے
جسکی دیوارین اور حوض سنگ رخام کے اور فرش سنگ مرمر کا ہے - ہم ایک بالاخانہ مین بہت
دیر تک تصاویر دیکہتے رہے - جسمین اکثر فرانس اور ٹرکی کی بنی ہوئی معمولی تصویرین رکہی تہین
درباری کمرے سے فاصلہ پر سلطان کی حرم سرا ہے - یہ ان غلامون اور بیبیون سے بہری
ہوئی ہے - جو سلطان کی نگاہ سے گر چکے ہین - اونکے لئے خاص ایک خوبصورت باغ
بہی بنا ہوا ہے - ہم اس شاہی محل سے اکثر گذرے - خشکی کی جانب سے بجز بڑی بڑی دیوارون
کے اور کچہہ معلوم نہین ہوتا - صرف دو جگہ خوبصورت اور پُر تکلف پہاٹک لگے ہوئے ہین
انہین پہاٹکون مین ایک پہاٹک سے سلطان سال مین ایک بار بڑے کرو فرو شان و شوکت کے
ساتہہ مع تمام ارا کین و امرا ء دولت کے گہوڑے پر سوار ہو کر عید بیرم کا دربار کرنے کے لئے
گذرتے ہین - سامنے کی عمارت کے بہت بڑے حصہ کو سنگ مرمر کے زینے باسفورس
کے کنارے سے ملاتے ہین - جسنے ایک عجیب حسن پیدا کر دیا ہے - تمام محلات مین یہ سب سے

بڑا عظیم الشان محل ہے۔ مگر سال مین دو مرتبہ صرف چند گھنٹون کیلئے کام مین آتا ہے۔

ہم پہر کشتی پر سوار ہوے اور باسفورس کے دوسرے کنارے پر ایشیا کی سمت اُترے۔ ہم مین سے بعض لوگون کو اس جانب قدم رکہنے کا یہ پہلا موقع تہا۔ خوبصورت قصر بیلر بی جو سرتاپا سنگ مرمر کا ہے بیچارہ سلطان عبد العزیز خان کا بنوایا ہوا ہی۔ اوسوقت بالکل خالی تہا۔ اور سامان بہی کم تہا۔ اس قصر مین بیشتر سلطانی مہمان بہی رہ چکے ہین۔ اندرونی آراستگی بالکل مشرقی وضع کی ہے۔ فرش صحن مین ایک بہت بڑا استون دار ہال ہے۔ جسکے وسط مین ایک سنگ مرمر کا بہت بڑا ظرف رکہا ہے۔ جسمین ایک فوارہ لگا ہے۔ چونکہ اس حصۂ مکان مین جالی دار کہڑکیان ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانہ مین یہ ضرور حرم سرا رہا ہوگا۔

ہماری پارٹی مین سے بعض شخص پہاڑ پر باغ دیکہنے کی غرض سے گئے۔ اس باغ مین سلطان عبد العزیز خان نے ایک بہت بڑا (چڑیا خانہ) قایم کیا ہے۔ مگر زیادہ گرمی کی وجہ سے اکثر ساتہیون نے ایک متصل کے کوشک مین جو سنگ مرمر کی تہی اور باسفورس کی کنارے پر بنی تہی آرام کرنا پسند کیا۔ نجیب بے کے حکم سے باغبان گلاب کے پہولون کے گلدستے لائے۔ ان باغون مین گلاب کے درخت ہر ایک گوشہ اور جگہ پر بکثرت ہین۔ اس کوشک سے پہر ہم اوسی کشتی پر سوار ہوے اور بندر گاہ توپخانہ مین پہونچے۔ قایق چی یعنی کشتیبانون کو انعام دیکر اپنے ہوٹل کی طرف واپس آئے اور یہ پُر لطف دن اس طرح ختم ہوا

باب چہارم

سلاملق

ہمکو قسطنطنیہ مین گئے ہوے تھوڑا عرصہ ہوا تہا کہ ہمارے سفیر نے ہمکو اطلاع دی کہ سلطان کا ایک پیام اس مضمون کا آیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو ہم لوگون کی آمد کی پہلے سے اطلاع نہ ہونے پر افسوس ہے - اور نیز ارشاد ہوا ہے کہ ہمکو سلاملق مین ضرور شریک ہونا چاہیئے (سلاملق ایک رسم ہے جسمین سلطان ہر جمعہ کو بڑی شان و شوکت کے ساتہ نماز پڑہنے جاتے ہین - اسمین شریک کرنا ہر مجسٹی نشان عزت سمجھتے ہین) چونکہ جمعہ آگیا تہا ہمارے لڑکے نے ایک گاڑی سفارتخانہ سے ایک سفارتی کاوس کی نگرانی مین بہیجی -

کاوس اون ملازمون کو کہتے ہین جو سلطان کی طرف سے بہت سے سفارتخانون مین مقرر ہین - انکی تنخواہ اور وردیان سلطان کی طرف سے ملتی ہین اور یہ لوگ سفراء سلاطین غیر کی جان کی حفاظت کے جوابدہ ہین -

قدیم زمانہ مین اگر کسی سفیر کی جان کو نقصان پہونچتا تہا تو یہ کاوس سب سے پہلے قتل کیا جاتا تہا - جن لوگون نے پال پٹیاف[1] پڑہا ہے اون کو اوس کاوس کی خوف زدہ حالت سے بخوبی واقفیت ہوگی - جو الگزنڈر پیٹاف کے سینٹ صوفیا سے غائب ہوجانے کے سبب سے اوسپر طاری ہوئی تہی - انگریزی سفارتخانہ مین چہہ کاوس متعین ہین اون کے لباس نیلے مائل بسیاہی کپڑے کے ہوتے ہین - جس پر سیاہ ڈوری کا گتھا ہوا کام ہے اور

[1] Paulpitaff کسی کتاب کا نام ہے - مترجم

بڑی چوڑی سنہری پٹی کمر مین بندہی ہوتی ہے - اور کاندہون پر سنہری اسٹریپ (کلابتونی ڈوری سے گتھی ہوئی پٹریان) لگی ہوتی ہین - اون کے آس پاس ایک تلوار اور سنہری توسدان مین ریوالور تپنچہ رہتا ہے - وردی ایک عمدہ قرمزی رنگ کے کپڑے کی ہے جسپر معرق قیطون کا کام ہے - مگر یہ وردی صرف دربارون مین پہنی جاتی ہے - جب وہ سفیر کے ساتہہ ہوتے ہین - ہم سب صبح کا لباس پہنے ہوے تھے - سفارتی لوگ قسطنطنیہ مین وردی کا کم استعمال کرتے ہین - ہمارا راستہ گرینڈ ریو کے نئے حصہ کی طرف سے تہا - پیرا مین یہی ایک نہایت عمدہ سڑک ہے - سنہ ۱۸۷۰ء کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ ازسرنو بنائی گئی جسمین برٹش ایمبیسی بھی بالکل جل گئی تہی - یہان نہایت عمدہ خوش قطع دوکانین کلب گھر اور اسپین کا سفارتخانہ واقع ہین داہنی جانب مڑکر ہم گرینڈ جیمپس ڈی مارٹس کی طرف ہو پہنچے جواب بھی قبرستان کی طرح مستعمل ہے - ترکی قبرستان دیکھنے کا یہ پہلا موقع تہا - تمام قبرون پر ایک ایک کھڑا پتھر جسپر پگڑی بنی ہوتی ہے - ہر ایک طرف بکثرت معلوم ہوتے ہین - ان مین بہت سی گرہی گئی ہین - ایسی قبرون کی خراب حالت دیکھکر ترکون کے قبور کی طرف سے بے پروائی کا ہر ایک شخص پر اثر پڑ سکتا ہے - سیکڑون سرو کے درخت چھوٹے بڑے ہر ایک قبرستان مین لگے ہوئے ہین - اور اسقدر طویل القامت ہین کہ انگلینڈ مین جنکا وجود نہین - وہ شہر کا دور سے ایک دلچسپ نظارہ پیدا کرتے ہین تمام مساجد کے حدود سرو کے سیاہی مائل پتون سے ڈہکے ہوے ہین - اور مساجد کی سفید چمکدار میناروں سے ملکر ایک عجیب کیفیت طاری کرتی ہین - پہاڑون پر بھی جیسا کہ سقوطرے اور گرینڈ جیمپس ڈی مارٹس مین ہی یہی سرو کے درخت سیاہ ستونون کی طرح استادہ ہین -

عورات تمام دن ترکی مقابر پر اپنے اپنے علیحدہ قالینون پر بیٹھی رہتی ہین۔ نہ اس سبب
سے کہ اونکو مردون کے ساتھ کوئی دلی تعلق ہے۔ کیونکہ عام طور پر مردہ کو دفن کرنے کے بعد
اوسکا بہت کم لحاظ رہتا ہے۔ صرف روح جسکو وہ عزیز رکھتی ہین اون کی نسبت اون کا
خیال ہے کہ وہ جسم کو دفن کرنے کے بعد ہی جنت مین چلی جاتی ہے اسی سبب سے وہ
دفن کرنے مین بہت جلدی کرتے ہین۔ ترکی جنازون کے دیکھنے سے ہر شخص اس
عجلت کو دیکھکر متعجب ہوگا۔ جس عجلت کے ساتھ وہ قبرستان تک لیجاتے ہین۔
اِس خیال کی بنا پر کہ جسقدر جلد دفن کرینگے اسیقدر جلد اوسکی روح جنت مین آخری خوشی حاصل
کرے گی۔ مگر ہم لوگون مین یہ عجلت بہت حقیر نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ایک پابند
مذہب ترک ہر کسی جنازہ کو جاتے ہوئے دیکھکر ضرور چالیس قدم تک کندہا دے گا۔
کیونکہ چالیس قدم کندہا دینے سے ایک بڑے گناہ کی مغفرت ہوتی ہے۔ ایک اور
چھوٹا ترکی قبرستان قلعہ رومیلی حصار کے پیچھے واقع ہے۔ جو باسفورس تک ڈہلوان
بنا ہوا ہے۔ یہ قبرستان اوس سمت کی عورات پردہ نشین کے لئے ایک بڑی عزیز
سیرگاہ ہے۔ مین خیال کرتی ہون کہ باسفورس پر آتے جاتے مین نے بارہا اِس
قبرستان مین عورتین درختون کے سایہ مین مُنہ سے سفید کپڑا باندہے اور سفید فرشون پر بیٹھی
دیکھی ہین۔ اِن درختون کے گرد سبزہ زار بلندیان قبرستان کے کنارون پر بکثرت معلوم
ہوتی ہین۔ عورتون کی قبرون پر چھوٹے سیدہے پتھر نصب ہین۔ اور اونمین ایک پتے
کی وضع کا گلدستہ بنا ہوا ہے۔ ہر ایک عورت کے بچون کی تعداد اُس پتے سے جسقدر
پھول نکلے ہوتے ہین معلوم ہوسکتی ہے۔ کچھ پتے ہمنے ایسے دیکھے جنمین پھول نہ تھے۔
کہا جاتا ہے کہ سرو کی بھینی خوشبو زیادہ ٹھیرنے سے قبرستان کی آب وہوا کے خراب اثر کو

دفع کرتی ہے - گرینڈ چیمپس ڈی مارٹس کے مقبرے کی دوسری جانب جرمنی سفارتخانہ ہے جہان سے باسفورس کے دونون جانب کا بے مثل نظارہ حاصل ہوتا ہے - اس سیر کے بعد ہم ایک ڈہالو لہریہ دار راستے سے ہوکر قصر طولمہ باغچہ کے قریب سے گذرے جو باسفورس پر واقع ہے اور جہان سال مین ایک بار سلطان عید بیرم[51] کے وقت تمام امرا اور والیان سلطنت کا سلام لیتے ہین - یہ قصر سلطان عبد المجید خان نے بنوایا تہا - جہان وہ خود رہتے تہے - پہر اونکے بعد سلطان عبد العزیز خان وہان رہا کیے - یہانتک کہ ۱۸۷۶ء مین اسی قصر سے وہ خلع سلطنت کے بعد پہلے قدیم حرم سرا مین آکر رہے اور پہر وہان سے منتقل ہو کر قصر چراغان مین رہنے لگے - یہ محل باسفورس سے کسیقدر فاصلہ پر ہے - اسی جگہ اونکی موت قبل از وقت واقع ہوئی - اس جگہ سے لیکر تمام سڑک بشکطاش کے بیرونی اطراف تک افواج سے بہری ہوئی تہی - جو سلاملق کی غرض سے جارہی تہی ہر ایک سڑک کے چوراہون پر ہمکو پوری کمپنیان ٹہیری ہوئی ملین جو گرد و غبار مین بڑی مسافت طے کرنے سے تہک کر کسیقدر سکون کے لئے ٹہیر گئی تہین (کیونکہ بعض رجمنٹین قسطنطینہ سے بہت فاصلہ سے بعض اوقات فصیل کہنہ کے باہر سے آکر شریک ہوتی ہین) اور یہان اپنی ڈریس اور ساز و سامان اور گرد آلود بوٹون کو صاف کرتی ہین - رجمنٹون کے افسر نہایت زرق و برق فل ڈریس[52] پہنے ہوے قہوہ خانون مین (جو سڑکون کے برابر قطار مین کثرت سے بنے ہوے تہے) سگار اور کافی وغیرہ پینے کی غرض سے

---

[51] عید الضحیٰ - اس روز سلطان ایک عام دربار مین تمام امرا و والیان ملک کا سلام لیتے ہین - مصنفہ نے آیندہ ایک مستقل باب مین اس دربار کا مفصل حال بیان کیا ہے - مترجم

[52] پوری وردی - یعنی جنگی لباس - مترجم

آرام لے رہی ہین - یہان سے داہنے ہاتھہ کی طرف مڑ کر دہ سڑک ملتی ہے جو سیدہی قصر یلدیز کی طرف گئی ہے - اِسی قصر مین موجودہ سلطان رہتے ہین - اور یہان سے صرف جمعہ کی نماز کی غرض سے ایک قلیل فاصلے کی مسجد مین یا سال مین دوبار قصر طولمہ باغچہ مین جاتے ہین وہان پر ایک دربار منعقد ہوتا ہے اور بڑے بڑے امرا و اعیان دولت آداب سلطانی بجالانے کی غرض سے حاضر ہوتے ہین ہمین پر ہر سال رمضان کے مہینے مین قبائے نبیؐ کے دیکھنے کی رسم بہی ادا کی جاتی ہے مگر اوسمین پابندی زیادہ ملحوظ نہین رکہی جاتی - اور جس سال یہ رسم ادا کی جاتی ہے وہان جانے تک کا راستہ نہایت ہی محفوظ اور مخفی رکہا جاتا ہے - سلطان کو اس درجہ اپنے قتل کا خوف رہتا ہے - قدیم زمانے مین جب سلطان باسفورس کے کسی کوشک مین رہتے تہے - اُسوقت تمام عالیشان جلوس شاہی کشتیون کے ذریعہ سے محلسرا مین عبائے نبیؐ کی زیارت کو جاتا تہا - یہ کشتیان (جو ۰۰ افیٹ طول مین تہین اور ہبیس قائق چی جنکو چلاتے تہے - اب بندرگاہ دہانہ گولڈن ہارن کی ایک عمارت مین محفوظ ہین) اسمین شک نہین کہ اسکا نظارہ قابل دید ہوگا - کیونکہ تمام امرا اور مصاحبین سلطان مع جلوس وغیرہ انہین کشتیون پر بیٹہکر دوسرے کنارے تک جاتے تہے - اور کنارے پر پہونچکر وہ اعلیٰ درجہ کے شائستہ گہوڑون پر سوار ہوکر باغات اور باب ہمایون مین سلطان کے ہمرکابی کرتے تہے - موجودہ سلطان نے رمضان کی سات متبرک راتون مین جامع ایاصوفیہ مین جانے کی رسم بالکل ترک کر دی - جن راتون مین قرآن پاک آسمان سے زمین پر نازل ہوا - یہی رسومات شان و شوکت اوسوقت بہی ملحوظ رکہے جاتے تہے جو آج کل دربار عید بیرم کے وقت ادا کیجاتے ہین البتہ اسقدر زیادتی تہی کہ تمام مساجد کے خاص خاص امام بہی جلوس کے ساتہہ ہوتے تہے -

جھنجری دار دروازون کے پائے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سمت بالکل ترکی آبادی کی ہے۔ غریبون کے مکانون مین جہان صرف عورات ہی کاروبار کرتی ہین۔ تمام مکان مین جھنجریان لگی ہوتی ہین۔ لیکن امرا کے مکانات مین جہان غلام بھی ہوتے ہین صرف حرم مین جھنجریان لگائی جاتی ہین۔ سلاملق کی سمت کے دروازے جہان عورتین نہین آتی ہین کھلے رہتے ہین۔

ہماری گاڑی کے تیز عربی گھوڑون نے پہاڑ کی چڑہائی کو سرپٹ طے کیا اور ہم اس روا روی مین اسقدر وقت نہ پا سکے کہ پیدل چلنے والون کے بیشتر گروہون کو دیکھتے جو سب پہاڑ پر پہونچنے کے لئے عجلت کے ساتھ دوڑ رہے تھے۔ عرب اپنی پگڑیان باندہے اور بے وضع کرتے پہنے ہوے اور سلیم الطبع ترک فیز۔ اور فراک کوٹ مین جنمین سے بعض اپنے لڑکون کو بھی ساتھ لئے جاتے تھے۔ جو اُسی وضع کے لباس مین تھے۔ کم درجہ کی عورتین سفید کپڑے کے مُنہ بند ہن باندہے ہوے۔ درویش لوگ اپنی بھوری آیرش وضع کی ٹوپی مین جسمین صرف جھجہ نہین ہوتا سب کے سب پہاڑ پر مجتمع ہو رہے تھے اور پُر تکلف ڈریس سے مزین۔ ترکی سائیس نفیس اور اعلیٰ درجہ کے گھوڑون کو لیکر جو زرق برق سازو سامان سے آراستہ تھے۔ اپنے مالکون کے لئے قصر یلدیز مین سواری کی غرض سے لئے جاتے تھے۔ علما و مشائخ۔ اور مفتی سب کی نگاہین سلطان کی طرف لگی ہوئی تھین جنکی وہ بحیثیت خلیفہ یا جانشین نبی کے عزت کرتے ہین۔ ہم اب مسجد کی دوسری جانب ایک پست سفید عمارت کے سامنے آ گئے۔ اسی مکان سے سفارتی اشخاص سلاملق کی رسم دیکھتے ہین۔ ہم ایک ٹیکری پر پہونچے۔ جہان اون لوگون کا ہجوم تھا جنہون نے داخلہ کے ٹکٹ نہین حاصل کئے تھے۔ اسی مقام پر پاشاؤن اور دیگر ایڈیکانگ لوگون کا گروہ

مجتمع تہا جو وقت معین پر اپنے متعینہ مقامات پر جانے کے منتظر تہے۔ مکان کے دروازہ پر ہمنے اپنے اوراق زیارت دکہائے۔ اور اندر جا کے سامنے کی جگہہ پر بیٹہہ گئے یہان کا نظارہ ہمارے پہونچنے کے قبل سے بہت پُرلطف اور دلچسپ تہا سڑک کے مقابل ایک کنکریلی سطح زمین پر خوبصورت سنگ مرمر کی چہوٹی مسجد واقع ہے اِس سڑک کے دوسری جانب یعنی داہنی سمت جس سے ہم پہاڑ پر چڑہے تہے۔ سوارون کی دو بہت لمبی قطارین کہڑی ہین۔ ایک کے سفید مائل بہ سیاہ رنگ کے گہوڑے ہین اور دوسری کے بہورے انکی وضع قریباً اون سوارون کے مشابہ ہے جنہین ہم لانسر[۵۱] کہتے ہین۔ اونکی سرخ بہیین[۵۲] (نیزے کے پرچم) دہوپ کی شعاعون مین عجیب کیفیت دکہاتے ہین۔ اُنکے سامنے کے رخ پر سیکڑون ترکی عورات سفید ریشمی نقابین ڈالے ہوئے بیٹہی ہین۔ جو علامات غربا کے لباس کی ہے اور جو لیشمک یا نفیس ریشمی سر کے لباس سے جسکو لیڈیان پہنتی ہین ممیز ہے اِس ریشمی نقاب کا ایک گوشہ مُنہ پر پڑا رہتا ہے۔ مرد تماشہ دیکہنے والے مختلف ملبوسات مین جہان جسکو جگہہ مل گئی ہے کہڑے دیکہہ رہے ہین۔ اب پہلی مرتبہ بینڈ بجا اور قطار دار رجمنٹین ایک دوسرے کے بعد پہاڑ پر جاکر اپنی اپنی معینہ متعدد سڑکون پر جو سب نشیب مین مسجد کے سمت گئی ہین صف آرا ہوگئین۔ ہماری کہڑکیونکے سامنے زواوس[۵۳]

۵۱ نیزہ بردار سوار۔

۵۲ اوس جہنڈی کو کہتے ہین جو سوارونکے نیزونین لگے رہتے ہین۔ مترجم

۵۳ Zouaves زبیخ لفظ ہے۔ ایک فرانسیسی فوج کا نام تہا جو افریقہ مین مرتب ہوئی تہی اونکے ایک خاص قسم کے کوٹ بنے جسکو زواو Zouave کہتے ہین ان رجمنٹون کے کوٹ بہی غالباً اوسی طرز کے ہونگے۔ مترجم

کی دو رجمنٹین سبز عمامی - اور سرخ ڈھیلے پاجامے پہنے ہوے جسپر سفید گیٹرس
بندہے تھے دفعتہً صف آرا ہوگئین یہ رجمنٹین قصر یلدیز سے نشیب مین نہایت عمدہ
چال سے قدمونکو کسیقدر جنبش دیتی ہوئی آئی ہین - ہر ایک رجمنٹ کا باجا اوسکے آگے
بجتا ہے - سڑک کی دوسری سمت پر سامنے بحری فوج کی رجمنٹین بڑے کالر کے کوٹ
پہنے ہوئے صف بستہ ہین کل فوج تخمیناً آٹھہ ہزار ہر جمعہ کو مسجد کے گرد جمع ہوتی ہے -
اس اجتماع فوج کا نہایت اعلیٰ درجہ کا نظارہ ہوتا ہے - کیونکہ تمام ترکی فوج کی وردیان نہایت
عمدہ ہین اور خاصکر افسرون کی وردیان نہایت زرق برق سنہری لیس دار ہوتی ہین - قریباً
سب کے سینے تمغون سے چھپے ہوے تھے - تمام سپاہ و افسر یکسان ترکی ٹوپی
پہنتے ہین - ایک نہایت پُرشکوہ اور شاندار افسرون کی جماعت جو سب گھوڑون پر سوار
ہین - قبل ہی سے ہماری کھڑکی کے مقابل جمع ہو رہی ہے - اور ہمارے سامنے ایک
لڑکون کا گروہ مجتمع ہے جو نہایت پُرتکلف وردیان پہنے ہین یہ اون شاہزادون کا گروہ ہے
جو سلطان کے صاحبزادے ہین - اور اکثر اون مین وہ ہین جو اونکے ساتھہ تعلیم پاتے ہین
جب سپاہ اسطرح صف بستہ منتظر کھڑی تھی - اونکے درمیان سے پانی کی مشکین -
اودہر اودہر گذرین - ہمنے دیکھا کہ سپاہی اپنے اپنے پینے کے مختصر گلاسون مین پانی مانگ
رہے ہین - اور اونمین سے بعض اون گلاسون کو اپنی پشت کی قطارونین تقسیم کر رہے
ہین - اِسوقت کسی شخص نے قریب سے پکارا " وہ ہز اکسلنسی آرہے ہین "
اور ہمنے دیکھا کہ انگلش سفیر گاڑی پر سوار پہاڑ سے اُتر رہا ہے - دو گھوڑون پر سوار کاوٗس
پُرتکلف قرمزی رنگ کی وردی پہنے ہوے گاڑی کے آگے آرہے ہین -
اِسوقت بہت سے خچر جتے ہوے گاڑیان جنمین کنکر بھرے تھے سامنے آتی ہوئی معلوم

ہوئین یہ کنکر ہمارے نیچے کی سڑک پر بچھائے گئے - جہان سے سلطان مسجد مین داخل ہونگے - یہ آخری تیاری تھی اور اب ہمارے نیچے ہر ایک آمد کے انتظار مین بالکل تیار کھڑا ہے ملازم مسجد مین سیاہ چرمی بٹوے لئے ہوئے جلد جا رہے ہین - ان بگون مین اون افسرون کے تمغے اور نشان ہین جو بغیر ڈریس پہنے ہوئے گھوڑے یا گاڑی پر سوار ہوکر مسجد کی طرف روانہ ہوگئے ہین - جہان وہ سلطان سے بغیر جلوس مین شامل ہوئے - ملاقات کرینگے - خواجہ سرا اونکے افسر کو مسجد کی طرف آتے ہوئے دیکھا جو ایک لمبا مضبوط عمر رسیدہ حبشی ہے جسکا ملازم اوسکے آگے چرمی بیگ مین تمغہ اور نشان لئے ہوئے ہے اسکا درجہ تمام سلطنت مین تیسرا آلیتسی ہے نوجوان خدیو مصر پر بھی اسکو دربار مین تفوق ہے - تھوڑی دیر مین ہمارے پاس ایک پیغام پہونچا کہ ہم کو سفیر کی کوشک مین جانا چاہیئے اسلئے ہم وہان گئے - یہ کوشک قصر یلدیز سے بہت قریب ہے یہان سے ہمکو ایک جانب قصر یلدیز کے پھاٹک معلوم ہوتے ہین اور دوسری جانب وہ پہاڑ جو سوارون کی قطارون کے پیچھے واقع ہے - ہم اپنی جگہہ پر بیٹھے ہی تھے کہ کسی نے آواز دے کہا کہ "وہ حرم کی لیڈیان آتی ہین" دفعۃً نگاہ کے سامنے چند اعلیٰ درجہ کی نفیس آراستہ بند گاڑیان قصر یلدیز سے نشیب مین جاتی ہوئی معلوم ہوئین - ہمارے سامنے سے گذر کر وہ مسجد کے آہنی پھاٹک کی طرف لوٹ کر صحن مسجد مین داخل ہوئین - یہان گاڑیان ایک دوسرے کے پیچھے ہوکر دروازے تک گئین - گھوڑے گاڑیون سے الگ کر لیئے گئے - لیڈیان نصف کشیدہ پردون سے بہت کم دیکھہ سکتی تھین ہر ایک گاڑی پر ایک ایک زبردست سیاہ حبشی بیٹھا تھا - والدۂ سلطان کی گاڑی سب سے پہلے ہوتی ہے - موجودہ فرمان روا کی مان نے انکی پیدائش کے وقت ہی انتقال کیا - اب بجائے

اونکے اونکی مرضعہ کا درجہ رکھا گیا ہے۔ جب یہ گاڑیان ہمارے سامنے سے گذری
تہین تو اوسوقت ہم صرف گاڑی کے اندر سے لیڈیون کی مختلف نیلے زرد اور گلابی رنگون
کی گونون کی خفیف جھلک دیکھ سکے۔ صرف ایک گاڑی مین ایک چھوٹی سلطان کی لڑکی
جو پردہ کے قابل نہ تہی۔ ہماری طرف نہایت اشتیاق اور دلچسپی کے ساتھ دیکھتی ہوئی
معلوم ہوتی تہی۔ اسوقت تمام صحن مسجد اعلی درجے کے پاشاون اور امرا سے بھرا ہوا تہا
جو نہایت زرق برق وردیان پہنے تہے۔ صرف سلطان کی گاڑی اور اونکے ہمراہیون
کیلیے جگہ چھوٹی ہوئی تہی۔ اب ہم منارہ پر موذن کو دیکھتے ہین جو اوسکے بلند مدور برآمدہ مین
نمودار ہوا ہے۔ کیونکہ بارہ۱۲ بج چکے ہین۔ اور وہ صرف سلطان کے قصر سے روانگی کا
انتظار کر رہا ہے۔ اس تمام وقت مین متعدد رجمنٹین بالکل یورپین طرز پر بینڈ بجا رہی ہین۔
دفعۃً باجے رک گئے۔ کیونکہ موذن نے جنوب[۱] کی سمت رخ کیا ہے۔ اور اب ہم موذن
کی پہلی صدا اللہ اکبر سنتے ہین۔ اللہ اکبر۔ اشہدان لا الہ الا اللہ۔ اشہدان محمداً رسول اللہ
حیّ علی الصلاۃ۔ حیّ علی الفلاح۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ جیسے ہی موذن لوٹا لوگون مین
ہلچل پڑ گئی۔ دیکھو! اب اِس سڑک پر جسپر ابہی کنکر بچھائے گئے تہے۔ کچھ لوگ چلتے
ہوئے معلوم ہوتے ہین۔ یہ ایک بڑی لمبی قطار پاشاؤن کی ہے۔ جو نہایت شاندار
وردیان پہنے ہوئے ہین۔ اور جنکے متمون سے سینے پوشیدہ ہین۔ قصر ملدیز سے
مسجد کی سڑک پر دو طرفہ قطار کی صورت مین ایک دوسرے کے پیچھے آ رہی ہین۔ یہی جلوس
شاہی کی ابتدا ہے۔ یہ پاشاؤن سابق امرا اور پاشاؤن کی صفون کے آگے صف بستہ
ہوگئے۔ جو پہلے سے وہان منتظر تہے۔ اِن پاشاون کی قطار کے پیچھے پانچ۵ یا چھ۶

[۱] قسطنطنیہ سے کعبہ شریف جنوب مشرقی کونے مین واقع ہے۔

اعلی درجہ کے جلیل القدر وزرا ترک سے گذرے - اب ہم نے سب سے پہلے حمیدیہ (سلطان کی سلامی) کی آواز سنی - اعلیحضرت اب قصر یلدیز کے پہاٹک سے گذرے ہر ایک نگاہ اعلیحضرت کی پرشکوہ گاڑی کی پہلی جہلک دیکھنے کے لئے اوسی جانب لڑی ہوئی تہی - ہم ہر ایک رجمنٹ کے چیرز[۵۱] سن رہے ہین - جو سلطان کی سواری گذرنے پر دیتے جاتے ہین - یہ چیرز نہ گونجنے والی انگلش چیرز نہ سوئیڈن والون کی رہ رہ نہ جرمن والون کی سی بلند ہوک نہ اٹلی والون کی سی تیز دیوانگی مشابہ ہے - بلکہ وہ ایک گہرے دل سے نکلی ہوئی - بلند اور دیر تک گونجنے والی آواز ہے - جو نہایت سکون اور آہستگی کے ساتہ نکلتی ہے - اور جس کی پر اثر کیفیت سے قلب اندر ہی اندر ہلتے ہین اب نگاہون کے سامنے سبز سنہری ملمع کار اور نہایت چمکدار طلائی کام کے مختصر خوبصورت بروح[۵۲] جس کو نہایت پرشکوہ مشکی گہوڑون کی جوڑی کہینچ رہی ہے - آتی معلوم ہوتی ہے - گہوڑے خالص طلائی ساز سے آراستہ ہین جنکو ایک شخص کوچ پر بیٹہا ہانک رہا ہے جسکی وردی نہایت گہری نیلی پر کار طلائی کام کی ہے گہوڑے کے دونون جانب طلائی بیلے کام کی وردیان پہنے ہوے سائیس ساتہ ہین - ہر ایک آدمی نگاہ کے سامنے عام اس سے کہ بحری فوج کا ہو یا بری کا یا اہل قلم آقا یا ملازم تمام یکسان ایک ترکی فیز پہنے ہوے اور ایک عجیب طرح کی عاجزانہ حالت مین سرون کو جہکائے ہوے مودب کہڑے ہین گاڑی کے اندر ایک پست قد مگر پرشکوہ آدمی سادہ لباس مین فوجی اورکوٹ پہنے ہوے

---

۵۱ نعرہ ہاے خوشی - ترکی فوج جسوقت سلطان کے سامنے سے گذرتی ہے "بادشاہم چوق یشا" کے نعرہ بلند کرتی ہے - اسکے معنی ہین "خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکہے - یہ ایک فوجی نعرہ ہے

۵۲ ایک قسم کی مختصر بند گاڑی -

بغیر کسی قسم کے نشان و تمغہ کے صرف ایک خمدار تلوار ہاتھہ مین لیے ہوے اور ترکی فیز
تمام عام و خاص کی طرح سر پر رکہے ہوے بیٹھا ہے۔ اسکی نکیلی ناک۔ اسکی
ارمنی ما ہونے کا پتہ دے رہی ہے۔ اسکی تیز چبہنے والی نگاہ ہم لوگونکی طرف اُٹھی ہوئی
ہے۔ اور ہر شخص اوسکی صورت دیکہکر جان سکتا ہے کہ ہم مین سے وہ بعض کو جانتا ہے
مگر اوسکا چہرہ بالکل خاموش اور غیر متحرک حالت مین ہے۔ وہ کسی کو سلام نہین کرتا۔
تاہم اسکا تمام جسم ایک خفیف اُبہرنیوالی حرکت پیدا کرتا ہے۔ اسقدر خفیف کہ شاید گاڑی
کی حرکت ہی۔ اوسکا باعث ہو۔ ہزامپیریل مجسٹی کے مقابل **عثمان غازی ہیرو آف پلیونا**" ہز مجسٹی کا نہایت جان نثار دوست جسپر اونکو پورا بہروسہ اور اطمینان ہے
بیٹھا ہوا ہے۔ گاڑی کے پیچہے چند اعلیٰ درجہ کے خالص عربی النسل گہوڑے ہین
جنکو سائیس چلا رہے ہین۔ گاڑی نہایت آہستگی سے مسجد کے آہنی دروازہ کی طرف
مڑی۔ تمام پاشاؤن کی صفین جہنیز دے رہی ہین۔ عام دروازہ کے بائین جانب
سنگ مرمر کے زینون تک گاڑی لگا دی گئی۔ اور جسوقت سلطان اُس عالیشان اور پرشکوہ
عالم مین گاڑی سے اُترکر مسجد مین داخل ہوے۔ اوسوقت موذن نے مینارہ سے جہک کر

سلہ غالباً عثمان پاشا کے نام سے ہر شخص کسی نہ کسی قدر واقفیت رکہتا ہوگا۔ یہ وہی جنرل ہے
جسنے صرف چالیس ہزار فاقہ زدہ ترک فوج کے ساتھہ کئی لاکہہ روسی فوج کو تہ تیغ کرنے کے بعد جسکی کمان خود
زار روس کرتا تھا۔ آخر تک جری جانبازی سے لڑتا رہا۔ آخر دن کی لڑائی مین کئی روز کے فاقہ کے بعد اور
کئی بار زخمی ہو ہو کر گہوڑے سے گرنے کے بعد مجبوراً صلح کا جہنڈا اُڑانے پر مجبور ہوا۔ عثمان غازی نے اس
حیرت انگیز بہادری سے اسلامی حمیت و عظمت کے سکہ کے مٹتے ہوے نقوش کو یورپ کے دلون پر پہر
اُبہار دیا۔ مترجم

اور سلطان کیطرف مخاطب ہوکر آخری فقرہ ادا کیا ”یاد رکھو کہ تمہارے سر پر ایک تم سے بھی
بڑا حاکم ہے“۔ سلطان مسجد کے اندر داخل ہوکر دیکھنے والون کی نگاہ سے غائب ہو گئے
تمام پاشا اب صحن مسجد مین دوڑکر نماز مین شریک ہو گئے۔ جسوقت آدمیون کی کثرت ہو جاتی
ہے صحن مسجد مین فرش بچھا دیا جاتا ہے۔ تاکہ سب نماز مین شریک ہون۔ ہم اپنی جگہہ سے
کسیقدر امام کی باریک لہجہ کے ساتھہ نکلتی ہوئی آواز سن سکتے ہین اور مسجد کے وسیع
دروازون سے ہم لوگون کو نماز مین اللہ اکبر کے ادا ہونے پر رکوع اور سجدہ کرتے ہوے یکسان
متحد حالت مین بخوبی دیکھہ رہے ہین۔ اب ہمنے آپسمین گفتگو شروع کی۔ ہم سے اس
عرصہ مین فرانسیسی اور سویڈن کے سفیرون اور دیگر اشخاص سے تعارف کرایا گیا۔ اور
سیاہ لباس پہنے ہوے ملازمون نے نہایت خوش ذائقہ چا اور کافی اور سکارٹ
تقسیم کرنا شروع کیے۔ یہ انتظاری حالت اسطرح نہایت دلچسپی کے ساتھہ گذری۔ تہوڑی
دیر مین وزیر اعلی تقریبات[۵۷] و مراسم داخل ہوے اور اعلیحضرت سلطان المعظم کا ہم لوگون
کو سلام پہونچایا ہم کو سنکر از حد تعجب ہوا کہ ہم لوگون سے ہز مجسٹی فرنچ اور انگلش سفیرون سے
ملاقات کرنیکے بعد پرائیوٹ ملاقات فرماوینگے۔ سرد موسم مین نماز ختم ہونے کے بعد ہز مجسٹی
مسجد کے ایک ملے ہوے حجرے مین جیسا کہ ہمارے گرجا گہرون مین ہوتے ہین کہڑے
ہوکر کہڑکی سے افواج کی قواعد مارچ پاسٹ ملاحظہ فرماتے ہین۔ مگر آج گرمی زیادہ ہونے
کی وجہ سے فوج آہستہ آہستہ بغیر بینڈ بجاے ہوے گذری مغرب کی جانب گرد
اُٹھنے سے معلوم ہوا کہ سوارون کے رسالے کوچ کر رہے ہین تہوڑی دیر مین بیشتر رجمنٹین
منتشر ہوگئین۔ صرف وہ رجمنٹین جو قصر یلدیز کی سڑک کے روبرو صف بستہ تہین اب تک بدستور

[۵۷] منیر پاشا مراد ہین جنکو درباری رسومات کے ادا کرنے کا اعلی عہدہ حاصل ہے۔ مترجم

قائم ہین - جیسے ہی سلطان اوس سڑک سے گذرے - ہمنے باہر سے دیکھا کہ تمام فوج مسجد کیطرف لوٹی - آدہ گھنٹہ سے کچھ زیادہ گذرنے پر جانمازین صحن مسجد سے اوٹھائی گئین - اور تمام پاشا مسجد کے باہر صحن مین پہر جمع ہو گئے - اسکے بعد ایک پست کھلی ہوئی فینن جسمین دو برف کے سے سفید گھوڑے جتے ہوے تھے - جو شہنشاہ آسٹریا نے بطور تحفہ سلطان کی خدمت مین نذر کئے تے - سنگ مرمر کے زینے کے قریب لگا دی گئی - جیسے ہی سلطان باہر نکلے - سب شاہزادے - اور تمام پاشا تعظیم کے طور پر زمین تک جہکے - گاڑی مین سوار ہوتے ہی گاڑی کا ٹپ اوٹھایا گیا - اور ہز مجسٹی گاڑی کو خود ہانکتے ہوے تیز سرپٹ چال سے قصر یلدیز کیطرف روانہ ہوے - سائیس سے لیکر ایڈیکانگ اور پاشا تک توی اور ضعیف سب کے سب پیچہے دوڑنے لگے - ہز امپیریل مجسٹی نے نہ داہنے دیکہا نہ بائین - اور بہت جلد قصر یلدیز کے پہاٹکون کے اندر داخل ہوے اور رسم سلاملق ختم ہوئی -

باب پنجم

قصر یلدیز

مین نے گذشتہ باب مین ظاہر کردیا ہے کہ ہمسے سلطان نے سلاملق کے بعد پرائیوٹ ملاقات کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ہم دو تین کمرون سے ہوکر ایک مختصر درباری کمرے مین داخل ہوے جسکی آرایش بہت سادہ تھی صرف فرش قالین بہت اعلیٰ درجہ کے بچھے ہوے تھے۔ اس کمرہ مین ہمنے اعلیحضرت سلطان المعظم وزیر اعلیٰ تقریبات انگریزی سفیر۔ فرسٹ ڈراگومین (یعنی مترجم اعلی۔ یا ما بین ہمایون) کو دیکھا۔ ہرچند کہ سلطان فرنچ زبان مین ایک اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے ہین مگر اونکے حضور مین سوائے ترکی زبان کے کسی اور زبان مین گفتگو کرنا خلاف ادب ہے حتیٰ کہ وہ دربار مین دوسری غیر زبان سے اپنا علم ہی ثابت کرنا جایز نہین رکھتے مجھکو اعلیحضرت کی اوس شاہانہ عطوفت و اکرام سے جو میرے شوہر پر مجھپر اور میرے لڑکے پر مبذول فرمائی گئی۔ جس درجہ خوشی حاصل ہوئی اوس سے زیادہ کوئی شے مجھکو آیندہ خوش کرنے والی نہوگی۔ سلطان نے سگارٹ تقسیم فرمائے اور اپنے دست مبارک سے دیا سلائی کھینچکر دی۔ اعلیحضرت قبل اس ملاقات کے میرے شوہر کی ایک کتاب کا فرنچ ترجمہ ملاحظہ فرما چکے تھے۔ بروقت ملاقات جو کچھہ ہمنے اونکی خوبصورت دار السلطنت مین دیکھا تھا اوسکی نسبت ہماری تعریف و توصیف کرنے سے وہ مسرور و محظوظ معلوم ہوتے تھے۔ رخصت ہونے کے وقت میرے شوہر کو سلطان نے سب سے اعلیٰ تمغہ مجیدیہ عطا فرمایا۔ اور میرے بازو کو نہایت مہربانی

اور فروتنی کے ساتھ اپنے ہاتھ پر رکھا - اور اسطرح مجھکو کمرے کے دروازے تک پہونچایا - صبح کے اخبارون مین ہز مجسٹی کے اس اعلیٰ درجہ کے برتاؤ پر جو ہم لوگون کے ساتھ ظہور مین آیا مختلف مضامین لکھے گئے - ہز مجسٹی نے دوران ملاقات مین ہم سے اپنے پرائیوٹ[۵۱] میوزیم اور کتب خانہ دیکھنے کی نسبت ارشاد فرمایا تھا - اور اس لئے جب ہم کمرے سے باہر آئے او سیوقت (چیمبر لین) ناظر قصر شاہی اور گرینڈ[۵۲] اکویر (داروغہ محلسرا) ہمکو قصر کے اون اطراف مین لے گئے جہان کوئی اجنبی شخص نہین جا سکتا تھا صرف مشہور سیاح پروفیسر ومبیری کو جو سلطان کے بڑے دوست ہین ان مقامات کے دیکھنے کا موقع ملا تھا ہم سب سے پہلے یوروپین سیاح ہین جنہون نے اس حصۂ قصر کی سیر کی وہ کوشک جسمین ہمسے اور سلطان سے ابھی ملاقات ہوئی تھی ٹھیک اوس کمرے کی پشت پر واقع ہے جہان سفیران دول خارجہ بیٹھکر سلامی دیکھتے ہین - اس سے آگے چلکر ہم اوس پہاڑ پر چڑہے جسکے نیچے ہو کر سلطان مسجد مین نماز کی غرض سے جاتے ہین - اور یلدیز کے خاص پہاٹک سے نکلکر ہم بائین طرف مڑے - داہنی جانب حرم کی لمبی دیوارین کھڑی ہین - یہ اسقدر لمبی اور اونچی ہین کہ انگلستان کے کسی جیلخانہ کی بھی دیوارین اسقدر اونچی نہونگی - ہم اون دیوارون کے اندر ایک محفوظ اور بند راہ کے دروازہ سے داخل ہوئے - راہ مین بائین جانب ایک خوبصورت کوشک چھوڑکر ایک تنگ راہ سے ہوکر دفعتہً ایک ایسی جگہہ داخل ہوے -

۵۱ پرائیوٹ میوزیم - جہان سلطان کی ذاتی چیزین رکھی ہین -

۵۲ ایک نہایت خلیق اور لائق شخص ہے - لیکن اب اس جرم مین کہ نوجوان ٹرکی گروہ کا ایک ممبر ہے جلاوطنی کی سزا بھگت رہا ہے - از مصنفہ -

جسکا منظر ایک عجیب و غریب طرح کی خوبصورتی رکہتا تہا۔ قصر یلدیز تمام دار السلطنت
کی عمارتون مین سب سے بلند مقام پر واقع ہے۔ اور یہان ہمارے سامنے ایک بہت
بڑی جہیل یا مصنوعی ندی واقع ہے۔ جو انواع و اقسام کی طرز کی کشتیون سے پوشیدہ ہے
اِن کشتیون مین ایک الیکٹرک لانچ[۹۱] بہی ہے چارون طرف سے اِس جہیل کو ڈہلوان پہاڑ
گہیرے ہوے ہین ۔ جنپر نہایت خوش قطع باغات ہین۔ قطعات چمن نہایت سبز
اور بلندیان نہایت خوش قطع اعلیٰ درجہ کے انگریزی باغون کی طرح پائی جاتی ہین۔ ہر ایک
سمت نفیس جہاڑیان اور کہجور کے درخت لگے ہوے ہین۔ اور روِشون کے حاشیے
اُنکے چارون طرف نہایت چمکدار رنگین دہاری کی طرح معلوم ہوتے ہین۔ ہو انا رنگی کے پہولون
کے خوشبو سے مہک رہی ہے۔ باغبان بلندیون اور کنکر کی راہون پر جن پر گول حلقہ دار
نشان ہین پانی چہڑک رہے ہین۔ حرم کی دیوار اب ہماری داہنی سمت بلندی تک زرد و
سفید بنکشیا[۹۱] اور ہیلوٹروپ[۹۲] سویٹ[۹۳] وربنیا۔ پشین[۹۴] وغیرہ پہولون سے پوشیدہ ہے
ہزارون سفید یا چمکدار بہورے رنگ کے کبوتر (نبیؐ کی چڑیا) بڑے کبوترخانہ کے اندر
اور باہر اُڑ رہے ہین جو حرم کی دیوار سے ملا ہوا ہے۔ اور بیلون سے نصف کے قریب
پوشیدہ ہے۔ یہ تمام نظارہ مشرقی تیز شعاعون کے سبب سے اسقدر چمکدار ہوگیا ہے
جس سے ہر ایک چیز اسقدر صاف معلوم ہوتی ہے کہ کسی شخص کا دوری کے نقشے کی نسبت
خیال بالکل دفع ہوجاتا ہے۔ جہیل کے کنارے پر ایک محدود شکارگاہ ہے جہان اعلیٰحضرت
خود شکار کہیلتے ہین۔ اور اوس جگہ سے دور فاصلہ پر ہم اون سبزہ زارون کی ایک جہلک

---

[۹۱] برقی قوت سے چلنے والا چہوٹا جہاز:

[۹۱] [۹۲] [۹۳] [۹۴] انگریزی پہولون کے نام۔

دیکہ سکتے ہین۔ جو ڈہلوان باسفورس کے کنارون تک بنی ہوئی ہین - کبوترخانہ سے اُدہر ہم ایک عمارت مین داخل ہوئے۔ جسمین ایک بہت بڑا کمرہ ہے - اور اوسکے اندر نادرالوجود قیمتی اشیا محفوظ ہین - اِس کمرے مین تمام تحفے اور ہدایہ جو سلطان کو پیش کئے گئے ہین - بہت عمدگی کے ساتہہ مجتمع ہین - بعض اونمین سابق سلاطین کے بہی تحفے اور ہدایا رکہے ہین - بیشمار کلاک اور جیبی گہڑیان مرصع زرہ بکتر - ملمع کار چیزین مرصع بکس - نہایت عجیب وغریب طرز کی مجلد کتابین - ہر قسم کے چینی کے برتن - تصویرین نقشہ جات - مرصع زیورات نہایت خوبی کے ساتہہ خانون مین سجے ہوئے ہین تاکہ ہر شخص اونکو اچہی طرح دیکہہ بہال کر اوسکی سیر سے بخوبی محظوظ ہوسکے قدیم حرم کے خزانہ مین جس وضع سے چیزین رکہی گئی ہین اوس سے اوسکو کچہہ نسبت نہین - جہان ہر ایک چیز افراط سے غیر مرتب حالت مین پڑی ہے - ایک میز نما الماری مین چار درجن سیورز پلیٹین مخمل کے خانون مین دو دو درجن ہر طرف رکہی ہوئی ہین - میز کے ہر طرف چوبیس چوبیس پلیٹین ہین رنگ اونکا نہایت گہرا نیلا ہے - ان پلیٹون کو شاہنشاہ نپولین[1] فرانس نے

[1] امپرر نپولین بونپارٹ جو جنگ کا دیوتا کے نام سے مشہور ہے - یہ وہ نامور شہنشاہ فرانس ہے جو ایک ادنی سپاہی کے درجہ سے شہنشاہ فرانس بلکہ شہنشاہ یورپ کے درجہ پر پہونچا - یورپ کی کوئی سلطنت ایسی نہین جسکو نپولین نے شکست دیکر اپنا مطیع و فرمانبردار نہ بنالیا ہو - اسنے مصر بہی فتح کرلیا اور بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ کر رہا تہا کہ سلطانی فوج نے سخت شکست دی اس شکست کے بعد نپولین چاہتا تہا کہ ہندوستان سے انگریزون کو نکالے مگر جب ساحل پر پہونچا تو اوسکو حیرت ہوئی کہ انگریزی بیڑہ جہازات نے بسرکردگی امیر البحر نلسن تمام فرانسیسی بیڑہ جہازات کو نیست و نابود کردیا - نپولین پریشانی کی حالت مین فوراً فرانس بہاگ گیا اور باغی سلاطین یورپ کی شورشون کے دفع کرنے مین مشغول ہوا - آخرکار اِس

بطور تحفہ بہیجا تہا - ہر ایک پلیٹ ایک نایاب اور صنعت کا مکمل نمونہ ہے ہر ایک چیز کے ساتہہ اوسکا اصلی نام نہین لکہا ہے - ہمنے یہان ایک مختصر رنگین تصویر دیکہی جو دراصل لارڈ پالمرسٹن[۵۱] کی ہے - مگر اوسپر ملکہ معظمہ کے شوہر[۵۲] کا نام لکہا ہے - ہم ان چیزون کے دیکہنے مین کئی گہنٹے اور صرف کرتے مگر وقت محدود تہا -

پہر سلطان کا ذاتی اصطبل دیکہا جو حرم کی چار دیواری مین واقع ہے - اسمین بارہ عربی خاص گہوڑے ہین جنپر سلطان یلدیز کی پارک مین سوار ہوتے ہین - یہ سب گہوڑے یا سفید تہے یا بہورے - ہمنے حرم مین کہین کتے نہین دیکہے مشرق مین ان کی زیادہ قدر نہین ہے - مگر مجہہ سے ایک شخص نے کہا کہ سلطان کے پاس انگورا کی نہایت عمدہ نسل کی بلیان ہین جسکو وہ بہت عزیز رکہتے ہین - اور اوسکے بچے وہ اپنے دوستون کو تقسیم کرتے ہین - مگر ہماری نظر سے اون مین سے کوئی نہین گذرا - حرم کے دروازے پر ایک بڑا الکٹیو[۵۳] ہے - جو شاید ترکی زبان مین کچہہ باتین کرتا ہے - حرم کے دروازے سے نکلکر ہم ناظر قصر شاہی سے رخصت ہوے - اور یہان دو گاڑیان ہمارے اصطبل لیجانے کے لئے تیار کہڑی تہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) یورپ مین چنگیز خان کے مظالم اور قتال سے تنگ ہوکر تمام سلطنتین عام طور پر اوسکے مقابلہ پر آمادہ ہوگئین اور آخر کار ۱۸۱۵ء مین مشہور انگریزی جنرل ڈیوک آف ولنگٹن نے جنگ واٹرلو مین نپولین کو فاش شکست دی جسمین نپولین قید کرلیا گیا اور پہر آخری زندگی تک جزیرہ سینٹ ہلینا مین قید رہا - مترجم

۵۱ ایک انگریزی وزیر اعظم کا نام ہے - مترجم

۵۲ یعنی ڈیوک آف سیکس کوبرگ اینڈ گاتہا جو ملکہ معظمہ کے شوہر تہے - مترجم -

۵۳ ایک جانور کا نام ہے ہندی نین کاکاتوا کہتے ہین جس کا نام اوس کی اصلی آواز کو ظاہر کرتا ہے - مترجم

ہم اون پر سوار ہوکر حرم سے باہر چلے مگر ابتک قصر یلدیز کے حدود کے اندر تھے ہمین ایک باغ کے اندر سے ہوکر جانا پڑا جسکے نہایت خوشنما درخت اور باسفورس کے سبب سے اسکا پر فضا نظارہ وطن کی پارک یاد دلاتا تہا اِسکے بعد ایک سنگین لمبی عمارت مین پہونچے - یہی مکان اصطبل ہے - یہان نہایت نفیس گھوڑیان بندہی ہین - ترک وحبشی سائیس عمدہ وردیان پہنے ہوے ہر ایک سمت کھڑے ہین - وسط اصطبل تک ہم پیادہ پا ان گھوڑیون کو او نکے تہانون پر دیکھکر تعریف کرتے ہوئے آگے بڑہے - اِنکی جلد نہایت چمکدار - اعضا نہایت موزون اور صاف اور تیز نگاہین قابل تعریف ہین - گرینڈ ایکویر نے ان گھوڑیون مین سے ایک سفید گھوڑی کو تیار کرایا - اِسکی دُم لمبی اور نہایت خمدار ترکی گھوڑون کی تصویر کے مطابق تھی اور ہمکو اسکے چال دکھانے کے لئے لے گئے - وہ اسطرح چلے گویا اسکو یہ علم تہا کہ کسی کو چال دکہانے جارہی ہے - نہایت ہی قابل تعریف طریق سے قدم اُٹھاتی تھی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ کوئی خوبصورت اور حسین اپنے حسن وجمال سے خوب واقف جارہا ہو - پہر ہم وہان سے ہوکر ایک اور دوسرے اصطبل مین پہونچے - یہان مختلف نسل کے گھوڑے بندہے تھے اِس اصطبل مین سب گھوڑے ہین انمین سے اکثر باوجود نہایت حسین ہونے کے اجنبیون سے بالکل غیر مانوس ہین - انہین مین وہ سفید جوڑی بہی ہے جسکو سلطان نے مسجد سے واپس ہوتے وقت خود ہانکا تہا - اِن گھوڑون مین بعض بڑے زبردست سیاہ روسی گھوڑے بہی ہین - ہم اون سے دور رہنے کے لئے آگاہ کر دیئے گئے تھے - تمام اصطبل کا انتظام بالکل زمانۂ حال کی طرز کے مطابق نہایت نفیس اور اعلیٰ درجہ کا ہے - ایک اور گھوڑا تیار کیا گیا - اور سائیس نے بیٹھکر اوسکی چال دکھائی - ان اصطبلون کے باہر علیحدہ بہت بڑی عمارتین ہین جنپر چہت ہے - مگر دونون طرف

سے کہلی ہوئی ہین - ان مین بے شمار غربا کی رمضان مین سلطان کی طرف سے برابر مہینے بہر تک دعوتین ہوتی ہین - ایک ایک رات کی دعوت مین ہزارون کو کہلایا جاتا ہے -

ہم یہان سے سوار ہوے اور گرینڈ ایکویر (داروغہ محلسرا) سے یلدیز کے پہاٹک پر رخصت ہوکر اور جو کچھہ دیکہا تہا اوسکی نسبت بے انتہا اظہار مسرت کر کے اپنی گاڑیون مین آ بیٹھے اور مکان کی طرف روانہ ہوے - دو روز کے بعد جبکہ میرے شوہر اور لڑکے کو یلدیز مین سلطان معظم نے مدعو کیا - اوسوقت اعلیحضرت نے جو کچھہ ہمکو قصر یلدیز مین دکہایا گیا تہا - اوسکی نسبت ہمارے اظہار مسرت و دلچسپی کو سنکر فرمایا کہ "تمنے میرا پرائیوٹ کتب خانہ نہین دیکہا ہے - جسکو مین خاصکر تمہین دکہانا چاہتا ہون" ہمنے صادق بے سے اسکا اظہار کیا - یہ نہایت مہذب اور وجیہ ایوانی ایڈیکانگ ہے - جسکو ہز امپیریل مجسٹی نے بکمال الطاف شاہانہ ہم لوگونکے قیام قسطنطنیہ مین ساتھہ رہنے پر مقرر فرمایا تہا - (تاکہ وہ ہمکو ہر جگہہ پر ہر چیز دکہا سکے جسکی اعلیٰ درجہ کی دوستانہ توجہ اور عنایت کے باعث ہمنے اس خوبی سے قسطنطنیہ کی سیر کی - صادق بے نے فوراً دوسرے روز آیندہ کے لئے انتظام کیا - ہم پہر قصر یلدیز کے پہاٹک مین داخل ہوے اور داہنی جانب حرم کی دیوارون سے باہر ایک کوشک مین پہونچے جو ایک نہایت وسیع اور بلند کمرہ ہے یہی سلطان کا پرائیوٹ کتب خانہ ہے) - اسکا محافظ ایک نہایت خلیق اور ضعیف ترک ہے جو صرف ترکی زبان جانتا ہے - مگر اپنی خدمت اور کتابون کی نگہداشت مین بہت سرگرم ہے اسکے چہہ یا آٹھہ ہوشیار اسسٹنٹ ہین - ہم ایک میز کے قریب بیٹھے اور ہمارے سامنے مکمل فہرست جو بڑی ہوشیاری اور صفائی کے ساتھہ تیار کی گئی تہی رکہی گئی - صادق بے مترجم کے طور پر ایک جانب کہڑے تہے ضعیف محافظ کتب خانہ

کا تیز اور مشتاق نگاہ سے میرے شوہر کی صورت کیطرف دیکھتے رہنا ایک اثر پیدا کرتا تھا وہ مُنہ سے نکلتے ہی کتاب نکالنے پر مستعد ہوجاتا تھا - اور اسکے نائبین بھی اسکی اسی طرح مدد کرتے تھے - اونہون نے سب سے پہلے کچھہ نادر الوجود فارسی کی قلمی کتابین دکھائین جنکی جلدین نہایت عمدہ بندہی ہوئی تھین ہمنے اونکو سمجھایا کہ میکس ملر کو ہندوستان کے متعلق کچھہ کتابین دیکھنا ہین - وہ فوراً جسقدر کتابین اوسکے متعلق موجود تھین لے آئے مگر معلوم ہوا کہ وہ سب زمانہ حال کی تصنیف شدہ علم موسیقی کی کتابین تھین اسکے بعد وہ بعض نفیس قلمی قرآن شریف مع شروح و تفاسیر دکھانے کی غرض سے لائے اور ہم سے کتب خانہ کو عام سرسری نگاہ سے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی - کتابون کی الماریان نہایت عمدہ بنی ہوئی ہین جنکے خانہ نکل سکتے ہین - ایک طرف ہمنے نایاب جرمن - فرنچ - اور انگلش علمی کتابون کا ذخیرہ دیکھا - کمرے کے وسط مین شیشہ کے خانے رکھے ہین جسمین نہایت عمدہ مجلد باتصویر کتابین ہین - جو تحفہ کے طور پر سلطان کو پیش کی گئی ہین - جبکہ میرے شوہر اور ضعیف محافظ کتب خانہ کے درمیان صادق بے کے توسط سے گفتگو ہورہی تھی - ہمکو اور ہمارے لڑکے کو نائبین کتب خانہ نے بہت سی عکسی تصویرین سلطان کی سلطنت کے بعض بعض مقامات اور قسطنطنیہ کی عمارتون کی دکھائین - ہم اونکے اعلیٰ اخلاق کی تعریف نہین کرسکتے - جب تک ہم وہان رہے وہ برابر کوشان رہے کہ جسطرح ممکن ہو ہم کتب خانہ کی سیر سے نہایت مسرور واپس ہون - ہمنے محافظ کتب خانہ سے سنا کہ اعلیحضرت سلطان المعظم کو کتب خانہ کے انتظام سے نہایت دلچسپی ہے - اور اونہون نے محافظ کو ہماری آمد کی اطلاع دیدی تھی اور وہ روز اوس کو بہ نفس نفیس ملاحظہ فرماتے ہین - اور اونہون نے پہلے ہی سے محافظ

کتب خانہ کو میرے شوہر[۵] کی کتاب[۵۲] کو ایک عمدہ موقع پر رکھنے کے لئے اطلاع دی ہے۔ جسکے پیش کرنے کی اجازت اونہون نے حاصل کرلی ہے۔ ہمارا دل جانے کو نہ چاہتا تہا۔ مگر آخرکار ہم دروازہ تک معزز محافظ کتب خانہ اور اوسکے نائبین سے گفتگو کرتے ہوے رخصت ہوئے۔ چلتے وقت مشرقی رسم کے مطابق سب نے نہایت تپاک سے جھک کر سیدھا ہاتھ پہلے سینہ پر اور پہر ماتھے پر رکھکر سلام کیا۔ یہ ایک ظاہری علامت اونکی ازحد خلوص اور اخلاق کی تہی جسکا برتاؤ وہ ہمارے دو گھنٹے کے قیام مین برابر کرتے رہے۔

[۵۲] پروفیسر میکس مر۔ مشرقی السنہ مین اعلی درجہ کی قابلیت رکھتا ہے اپنے علم و فضل مین دنیا مین شہرۂ آفاق ہے۔ اسی نے سنسکرت کی بیشتر قدیم کتابونکی تحقیقات و تراجم کی ہین رگ وید کا ترجمہ جو دنیا بہر مین سب سے زیادہ قدیم کتاب تسلیم کی گئی ہے اسی نے لیا ہے۔ جس کتاب کا مصنفہ یہان حوالہ دیتی ہے وہ غالباً یہی کتاب ہے۔ مترجم

باب ششم

نبیؐ (مذہب)

قسطنطنیہ مین قدیمی غیر مذہب والون کی یادگار اشیار کا ایک میوزیم (عجائب خانہ) قایم ہونا یادگار زمانہ سے ہے۔ یونانی مجسمے جو اس عجائب خانہ مین رکھی ہین اور جنکے سر قریباً سب کٹے ہوئے ہین۔ اِس بات کے شاہد ہین کہ اِن علمی قدیمی یادگارون کے ساتہ پہلے کیسا برتاؤ کیا جاتا تہا۔ لیکن فی الحال گو اسمین چندان کوشش نہین کی گئی کہ اِن کٹے ہوے جسمون کو بالکل درست کردیا جاوے۔ تاہم ارکیولیوجسٹ (عالم ومحقق آثار قدیمہ) کی شکرگذاری کا مقام ہے۔ کہ حتی الوسع تمام ایک جسم کے متعدد ٹکڑے ایک جگہہ بلکہ بعض بعض حالتون مین اصلی مقر پر قایم کردیے گئے ہین۔ یہ ایک ترقی کا نیا زینہ ہے۔ اور ایسے ہی اور ترقیان ریلوے۔ برقی تار۔ روزانہ اخبارات سے قطع نظر کرکے اِس امر کا یقین دلاتی ہین کہ ٹرکی ایک مستقل حالت کے ساتہ ترقی کررہی ہے۔ اور کسیطرح اس زوال پذیر حالت مین نہین پائی جاتی جسکی نسبت اکثر لوگون کا قیاس عام مسلمانون کی سلطنتون کی طرف لازمی طور پر پایا جاتا ہے۔

یہ خیال کہ نفس اسلام ترقی کا مانع ہے۔ منجملہ اون چند گڑہے ہوئے فقرون کے ہے جنمین بہت خفیف سچائی اور اوسکے ساتہ ایک بہت بڑے جہوٹ کی آمیزش ہوتی ہے اسمین شک نہین کہ مسلمان بڑی مضبوطی سے اپنے مذہب۔ قدیمی رسوم۔ وقصص کے پابند ہین۔ وہ اون قصص واحادیث کو مثل قرآن عزت کی نگاہ سے دیکہتے ہین۔

اور اپنی زندگی کے روزمرہ کے امور مین انکو دخل دیتے ہین - ترک بالکل مذہبی اور کنسرویٹو خیالات رکہنے والے اور بعض حالتون مین تنگ خیال اور باطل پرست ہین - اور فلسفیانہ خیالات سے بالکل متنفر - اور گو کہ اہل تصوف کے مراقبون نے ایک سوچنے والا گروہ اونمین پیدا کر دیا ہے - تاہم عام طبائع ہ ایک ایسے خیال سے متنفر ہین - جسمین آزاد خیالی کی جہلک پائی جاتی ہے - بہت امور جو فارس مین روا رکہے گئے ہین - ٹرکی مین کسیطرح جائز نہین ہین - اسمین شک نہین کہ ترکون کو خلوص نیت کے ساتھ اپنے مذہب کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے دیکہنے سے کیسی خوشی ہوتی ہے - سڑکون اور بازارون مین ہر شخص عام لوگون یا سپاہیون - درباتون اور فقیرون کو گہٹنے اور سر جہکائے اپنی اپنی نمازون مین سرگرم دیکہے گا - ہر ایک مسجد مین روزانہ مجمع رہتا ہے - نوجوان اور بڈہے سب کے سب نماز پڑہنے جاتے ہین اور پہر فارغ ہوکر اپنے معمولی کامون مین مشغول ہوتے ہین - کوئی بات نمود اور دکہاؤ کی غرض سے نہین کی جاتی - اور کوئی چیز اونکی نماز مین حارج نہین ہے - جمعون مین تمام مسجدین نمازیون سے پُر ہوتی ہین اور خاص خاص طرق عبادت مین اوّل خاموش[۵۱] نماز پڑہنا یا آیات قرآنی سننا ہے - اسکے بعد خطبہ پڑہا جاتا ہے جسمین مذہبی - اخلاقی اور بعض پولیٹیکل مطالب بیان کئے جاتے ہین - سینٹ[۵۲] صوفیا مین امام کا لب پر چڑہتے اور اپنی تلوار پر جہکتے اور پہر خطبہ پڑہتے وقت تلوار کو کہینچکر اپنے شانہ پر رکہنے کا نظارہ قابل دید ہے - گو کہ اس سے ہم (عیسائیونکی)

---

۵۱ یعنی امام کے پیچہے نماز پڑہنا -

۵۲ دنیا مین سب سے زیادہ خوبصورت و عالیشان گرجا گہر تہا - سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ نے فتح کے بعد ہی اسکو مسجد بنالیا -

لوگون کے دلون مین کیسے ہی خیالات پیدا ہوتے ہین - خطبہ مین اخلاقی اور مذہبی مضامین ہی نہین بیان کئے جاتے - بلکہ بعض اوقات پولٹیکل مضامین بھی بیان کئے جاتے ہین جسکو عوام اسی خلوص اور ارادت کے ساتھ سنتے ہین - جیسا کہ قرآن کو -

بدنصیبی سے قرآن شریف مین بھی مثل دیگر مذاہب کے آسمانی کتابون کے صرف اصول مذہبی ہی نہین بیان ہوئے ہین - بلکہ بہت سے روزمرہ اخلاقی اصول بھی بیان کئے گئے ہین - ان اصولون مین سے بیشک بعض اصول اس زمانہ کے صحرا نورد بدّوون کی سادہ طرز زندگی کے بالکل موافق تھے - لیکن موجودہ یورپ کے بڑے بڑے شہرون مین اور بالخصوص ایسی سوسائٹی مین جسکے افراد اوس زمانہ سے جبکہ آنحضرت صلعم نے اپنے مذہب کی اخلاقی اصولون کی بنیاد رکھی تھی بالکل مختلف ہون - ان اصولون کا مناسب اور موافق ہونا کسیطرح ضروری نہین - بلکہ غیر ممکن[۵۱] ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے متبعین نے آپ کے اوس عاقلانہ ارشاد کو کہ دو[۵۲] مین بھی تھا ایک

۵۱ قرآن مجید مین ایسا کوئی حکم نہین جو کسی زمانہ اور کسی شہر کی تمدن اور معاشرت کے خلاف ہو -

۵۲ مصنف کا جس عاقلانہ ارشاد کیطرف اشارہ ہے وہ ایک حدیث شریف ہے جو بیان پوری نقل کیجاتی ہے - عن رافع بن خدیج قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یأبّرون النخل فقال ماتصنعون - قالوا کنا نصلعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا - فترکوہ - فنقصت - قال فذکروا ذلک لہ - فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیٔ من امر دینکم فخذوا بہ - واذا امرتکم بشیٔ من رائی فانما انا بشر - رواہ مسلم باب الاعتصام بالکتاب والسنہ - الفصل الاول صفحہ ۱۹ -

آدمی ہون جبکہ تمکو ایساحکم دون جو مذہب کے متعلق ہو اوسکو اختیار کرو۔ لیکن جبکہ مین تمکو کسی ایسے امر کی نسبت حکم دون جو امور دنیا کے متعلق ہو تو مین بہی تمسا ایک آدمی ہون بالکل بہلادیا ہے۔ بہرحال آنحضرت صلعم کے زمانہ کے بہت سے امور اب بالکل بدل گئے ہین۔ اور بہت سے آپ کے مقرر کردہ اصول موجودہ رفتار زمانہ کے کسی طرح موافق نہین ہو سکتے وہ جوش طبیعت جسکے ساتہہ فاتح خلفا اپنی مفتوحہ اقوام غیر کو دیکہتے تہے اُسکا اب وجود تک نہین ہے اور بہر قسطنطنیہ جیسے شہر مین خیال مین بہی نہین آسکتا جہان تمام شہر عیسائی لوگون سے پُر ہو۔ اور بعض بعض بڑے بڑے عہدہ عیسائیون سے پُر ہون اور جہان عیسائی اور مسلمان اسٹیمر ٹرمیکار اور ریلو مین ساتہہ بیٹہکر چرٹ پیتے اور اخبارات کو مطالعہ کرتے ہون۔

متوسط اور ادنی درجہ کے لوگون مین اب تک عیسائیون اور غیر ملک کے لوگون کے ساتہہ مخالفانہ جوش طبیعت کا وجود پایا جاتا ہے۔ اگر سڑکون پر کوئی فساد ہوجاوے یا مفصلات مین کوئی پولٹیکل فساد برپا ہونے کا احتمال ہو تو عیسائیون کی نسبت دلون کی پوشیدہ حقارت و نفرت کی آگ بہت جلد سلگ سکتی ہے۔ ہر ایک متعصب ترک کو وثوق کامل ہے کہ جو لوگ قرآن کے متبع نہین ہین وہ جہنم کی بہڑکتی ہوئی آگ مین ڈالے جاوینگے مگر یہ خیال اونکی عاقبت کی نسبت ہے نہ اس دنیا کے لیے۔ ہمکو (عیسائیون کو) اون سے کچہہ زیادہ امید نہ رکہنا چاہیے۔ ہم جانتے ہین کہ پیوریٹین[۱] مذہب والون کی تنگ دماغی سے دوسرے ملک کہانتک مصداق ہین۔ کچہہ زیادہ عرصہ نہین گذرا کہ بعض ممبران فری چرچ آف اسکاٹلینڈ نے ظاہر کیا تہا کہ جو شخص چرچ مین مزامیر استعمال کریگا اُسکو عاقبت مین بہت سخت عقوبات جہیلنا پڑینگے۔ ترک

[۱] عیسائی فرقہ کا نام ہے۔

اکثر اعتبار سے پیوریٹین مین نہ اسکاچ[۵۱] اور انکی مذہبی دیوانگی کی آگ بہت جلد بھڑک سکتی ہے ہمنے ترکون کے بلگیریا مین بہت سے مظالم سنے ہین۔ مگر لڑائی کی حالت مین کون قوم اون سے بری ہوسکتی ہے۔ اگر ترک از حد ظالم تہے تو غور کرنا چاہیئے کہ بلگیریا کے لوگ بہی انکے ساتہہ کیا سلوک کرتے تہے۔ جبکہ اونکو غلبہ حاصل ہوجاتا تہا اور اپنا بدلہ لیتے تہے ترکی سپاہیون کو اونکے موجودہ اساتذہ نے بخوبی سکہا دیا ہے کہ جسقدر وہ لڑائی مین عیسائیون کو قتل کرینگے اسیقدر اونکی جنت مین جانے کی راہ صاف ہوگی۔ ہمکو کچہہ تعجب نکرنا چاہیئے کہ انکو اپنے جنت مین جانے کا اس سے دونا خیال ہوجاوے گا لیکن اور آسمانی کتابون کی طرح قرآن شریف قیدیون پر رحم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور خاصکر عورات اور اطفال کے ساتہہ ظلم کرنے کی قطعی ممانعت کرتا ہے افسوس کی بات ہے کہ ترک قرآن شریف بالکل نہین جانتے۔ وہ عربی نہین سمجہتے۔ اور ترکی ترجمہ کی ممانعت ہے[۵۲]

تہوڑا زمانہ ہوا کہ ایک مسلمان پر مدراس مین کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ کیونکہ اوس نے قرآن شریف عربی مین نہین صرف ہندوستانی ترجمہ بدون اصل عربی ہی کے پڑہا تہا۔ کوئی مسلمان ترکی مین جبتک وہ عربی نہ جانتا ہو۔ جو کچہہ اوسکا دہانی سردار اوس سے کہتا ہے تسلیم کرتا ہے۔ مسلمانون مین ہمارے ملک کے سے کلرجی[۵۳] نہین ہوتے انہین ایک درجہ کا

---

[۵۱] باشندہ اسکاٹلینڈ۔

[۵۲] موجودہ تحقیقات سے اِس قول کی صداقت نہین ہوتی۔ کیا عجب کہ مصنف کا خیال یہ ہو کہ چونکہ ترک عربی نہین جانتے اور ترجمہ بدون اصل عربی ناجائز ہے اسلئے وہ قرآن شریف کے اصل لفظون سے صحیح مطالب مستنبط نہین کرسکتے۔

[۵۳] عیسائی مذہبی پیشوا۔

تعلیم یافتہ گروہ ہے - جو تصوف اور الٓہیات سے بخوبی واقف ہوتا ہے اِنکو علما
کہتے ہین - اس گروہ مین سے امام یا پبلک کو نماز پڑہانے والا افسر خوش عقیدہ لوگ
اتفاق سے منتخب کر لیتے ہین - مفتی یا قانونی مشیر اور قاضی یا جج گورنمنٹ کی طرف سے
مقرر کیئے جاتے ہین - ان علما کے علمی اقوال اور تعلیمات فطری طور پر اونکے ذاتی
خیالات کے گہرے رنگون مین ڈوبے ہوئے ہوتے ہین - منجملہ اونکے
دیگر خیالات کے ایک عیسائیت سے نفرت کرنا ہے - اسکا سبب مذہبی ہو یا پولیٹکل
مذہبی یا پولٹیکل غلبون کے وقت اِن علما کا عوام پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے - اور وہ بہت
کچہہ نقصانات و مضرت گورنمنٹ کی روشن اور مصالحانہ اصولون کو شکست دے کر
پہونچا سکتے ہین - لیکن اگر ترک مذہب عیسوی سے لاعلم ہونے کے سبب نفرت
کرنے سے مجرم ٹہیر سکتے ہین تو ہمین شک نہین کہ عیسائی کس درجہ قابل الزام ہین
جو نفس اسلام کو بہت نفرت اور حقارت سے دیکہتے ہین - عیسائی علما علم الٓہیات
قرآن شریف کی نسبت اپنا جہل نہین بیان کر سکتے - کیونکہ قرآن شریف کا مکرر کر
انگریزی مین ترجمہ ہو چکا ہے - گو کہ مذہب سے پورے طور پر واقفیت حاصل کرنے
کے لیئے احادیث اور اوسکے متعلقات کی نسبت بہی پورے علم رکہنے کی ضرورت ہے
تاہم ایک حد تک بہت کار آمد اور کافی علم و واقفیت بغور احتیاط مطالعہ کرنے سے
حاصل ہو سکتی ہے - دنیا مین کوئی دو مذہب اسقدر ضروری اور اصل اصول مین متحد ہونے
کی حیثیت سے نہین ہین - جیسے کہ اسلام اور عیسائیت وہ آپسمین ایک ہی
باپ کے دو بیٹیان ہونے کا حکم رکہتی ہین - گو دونون کی ایک روح ہے مگر قالب دو -
اگر آنحضرت صلعم سادہ اور صاف عیسائیت کو تمام جہگڑادن سے الگ کر کے سمجہنے مین

کسیقدر غلطی نفرماتے تو بیشک آنحضرت صلعم اور انکے تابعین اہل عرب خالص اور سادہ عیسائیت کو قبول کرتے۔ اسکا ہر فریق نے اقرار کیا ہے۔ اور خود آنحضرت صلعم نے سب سے زیادہ صفائی سے کہ اونہون نے عیسائیون اور یہودیون کے ذرائع سے معلومات یا الہامات حاصل کیے۔ آنحضرت کے دشمن بھی اس سے بخوبی واقف معلوم ہوتے ہین۔ کیونکہ جہان وہ آنحضرت کے اقتدار نبوت سے انکار کرتے ہین۔ اوسکے ساتھہ ہی اس امر کے بخوبی مقر ہین کہ یہ ایک انسان ہی کا کام تہا جسنے انکو یہ سب کچھہ سکہا دیا دو یہودیون[۵۱] کا نام لیا جاتا ہے۔ جنکا نام جبر اور یسر۔ تہا جنھون نے آنحضرت صلعم کو تورات مقدس سنائی آپکے ازواج مین ریحانہ ایک یہودن اور ماریہ ایک عیسائی قبطی تہین۔ آنحضرت صلعم خود نہ پڑہ سکتے تہے۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات تہی کہ آپ یہودیت اور عیسائیت کی نسبت علم ایک بہت سیدہے اور صاف چشمہ کے ذریعہ سے نہ حاصل کر سکے۔ آنحضرت صلعم کو جس عیسائی گروہ سے مقابلہ پیش آیا اوسنے عیسویت کو بالکل خراب کر دیا تہا۔ اور بعضون نے اسکے اعلیٰ درجہ کے اصولون کو غلط طور پر بیان کیا۔

کوئی شک نہین کہ اوسوقت کے پادریون کے ان مباحث نے کہ حضرت مریم دیبی تہین۔ اور اون کو کسی نے نہین چہوا تہا۔ آنحضرت صلعم اور اونکے تابعین کو نہایت نفرت اور مایوسی کے ساتھہ عیسائیت سے الگ کر دیا۔

[۵۱] معلوم نہین مصنف نے کہان کی بازاری گپین لکہدی ہین۔ عربی فارسی مین جسقدر رسول اللہ کے حالات تفصیل سے موجود ہین دنیا مین کبہی کسی شخص کے حالات اس تفصیل سے نہین لکہے گئے لیکن سیکڑون ہزارون کتابون مین سے ایک مین بہی ان یہودیون کا نام نہین ملتا جسکا مصنف نے حوالہ دیا ہے۔

اور آپ تثلیث بالمشارکت[۵۱] کو تثلیث بلامشارکت[۵۲] خیال کرکے اور اوسکو وحدانیت کے برعکس (جو اُنکے مذہب کی روح ہے) سمجھکر بالکل جدا ہو گئے - اسوقت یہ خیال تہا کہ عیسائی تثلیث ایک باپ ایک مان اور ایک بیٹے سے شامل تہی - اللہ - باپ مریم - مان - اور مسیح یا مشیا - بیٹا - متاخرین مین بیضاوی نے بہت صحیح تحقیق کی ہے اور اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ایک عیسائی نے اون سے بیان کیا کہ تثلیث واقعی آب باپ یا فطرۃ اللہ ابن لڑکا - یا خدا کی عقل اور روح القدس یا خدا کی زندگی سے شامل ہے - آنحضرت کو چونکہ اپنے ملک کی بت پرستی اور یک سے زیادہ خدا کے ماننے سے سخت نفرت تہی - اسلئے آپ اوس عقیدہ کو جسمین شرک کی خفیف سی بہی جہلک ہو از حد درجہ نفرت کی نگاہ سے دیکہتے تہے - اور اس لئے اسمین بالکل شک نہین کہ اسی خیال نے اونکو عیسائیت سے نہ کہ حضرت عیسیٰ سے بالکل جدا کردیا - کسی بانی مذہب نے ایسی عزت کے ساتہ کسی غیر مذہب کے بانی کو نہ یاد کیا ہو گا - جیسا کہ خود آنحضرت نے حضرت عیسیٰ کو تسلیم کیا - آنحضرت کو خیال تہا کہ خدا نے بعض اوقات اپنے نبیون کے ذریعہ سے گفتگو کی ہے - مگر آنحضرت کی نگاہ مین ان نبیونمین حضرت عیسیٰ سے زیادہ کسی کا درجہ نہین ہے - آپ حضرت عیسیٰ کو عیسیٰ المسیح اور روح من اللہ کے ساتہ پکارتے

---

۵۱ تثلیث بالمشارکت لفظ (ٹرینٹی) Trinity کا ترجمہ کیا گیا ہے یہ عیسائیون مین اوس گروہ کے عقیدہ کا نام ہے جو حضرت مریمؑ - حضرت عیسیٰ اور روح القدس تینون سے ایک خداے واحد کا مفہوم لیتے ہین -

۵۲ تثلیث بلامشارکت - لفظ (ٹرائی تی ازم) (Tritheism) کا ترجمہ ہے جو اوس گروہ کے عقیدہ کا نام ہے جو حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰ اور روح القدس تینون کو جداجدا خدا تسلیم کرتے ہین - مترجم

ہین - آپ فرماتے ہین کہ ”وہ خدا کے پیغمبر ہین اس دنیا مین اُسکے روشن نبی ہین - اور دوسری دنیا مین توسط یا وکیل“ آنحضرت حضرت عیسیٰؑ کو ”خدا کا بیٹا“ کہنے سے تہراتے ہین - کیونکہ آپ بخوبی جانتے تہے کہ اس لفظ کے کیسے غلط معنی سمجھے گئے - مگر آپ انکو ایک اس سے بہی بڑا خطاب کلمۃ اللہ[٥٢] کا دیتے ہین - یہ ایک ایسا بلیغ لفظ ہے کہ جس سے زیادہ بلیغ اسوقت تک کسی انسانی خیال اور انسانی زبان نے نہ نکالا ہوگا - ”سن آف گاڈ“[٥٢] (ابن اللہ) کے لقب سے بہی بہت زیادہ معزز اور صاف گو یہ امر مشتبہ معلوم ہو کہ آنحضرت اسکے کہرے معنی سمجہ چکے تہے - لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ آپ اوس خطرہ سے بخوبی واقف تہے - جو بہت قدیم زمانہ سے اس تشبیہی جملہ کی غلط فہمی سے پیدا ہوگیا تہا - ہم جانتے ہین کہ قدیم زمانہ سے بعض عیسائی مصلحین نے اس خیال کے دفعیہ کی ضرورت سمجہی تہی کہ خدا ایک لڑکا جن سکتا تہا - اور آنحضرتؐ اسکی نسبت فرماتے ہین ”وہ خدائی کا سزاوار نہین معلوم ہوتا جو ایک لڑکا جنے اوسکے لئے سب بہلائیان ہین“ ایک دوسری آیت مین جہان آنحضرتؐ سے ارشاد ہے کہ وہ اس بشارت کو یاد رکہین - ہم پڑہتے ہین - ”اذ قالت[٥٣] الملائکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین ویکلم الناس فی المہد وکہلا ومن الصالحین - قالت رب انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر قال کذالک اللہ یخلق ما یشاء اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون - ویعلمہ الکتب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ورسولا

---

[٥٢] کلمۃ اللہ لفظ (Logos) کا ترجمہ ہے -

[٥٣] اور جب فرشتون نے (مریم سے) کہا کہ اے مریم (صرف خدا کے حکم سے ایک لڑکا تمہارے بطن سے

الی بنی اسرائیل گرجہان آنحضرت ہر ایک مقام پر حضرت عیسیٰ کی نسبت اپنی ایسی عالی
رایے ظاہر فرماتے ہین۔ اوسکے ساتہہ ہی عیسائی گروہون کی آپس مین جہگڑون قصون کو
اور جو کچہہ حضرت عیسیٰ کے پاک اور صاف اصولون مین اونہون نے خرابیان ڈال رکھی
تہین۔ اوسکو حقیقی نفرت کی نگاہ سے دیکہتے ہین۔ خدا کی نسبت آنحضرت کا ذاتی خیال
اوس خیال سے جو توراة مین خدا کی نسبت ہے بہ نسبت انجیل کے زیادہ مشابہ ہے۔
قرآن شریف کو توراة سے بعض حیثیات مین انجیل کی نسبت زیادہ مناسبت و مشارکت
معلوم ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت یہودیون اور عیسائیون دونون کو الزام لگاتے ہین کہ
اُنہون نے اپنے نبیون کے پاک اصولون کو کیسا خراب کیا ہے۔ اور اونکے آپس کے
قضیون کی نسبت ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ (وقالت[۱۵] الیهود لیست النصٰرٰی علی شیء وقالت
النصٰرٰی لیست الیهود علی شیء وهم یتلون الکتاب کذالك قال الذین لا یعلمون مثل قولهم
فالله یحکم بینهم یوم القیمة فیما کانوا فیه یختلفون ولله المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه الله

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲۔ پیدا ہوگا) سو خدا تم کو اپنے (اس) حکم کی خوشخبری دیتا ہے اور اوسکا نام ہوگا عیسیٰ مسیح ابن مریم۔
دنیا اور آخرت دونون مین رو دار اور خدا کے مقرب بندون مین سے ایک (مقرب بندہ) اور جہولے اور بڑی عمر کا ہوکر
لوگون کے ساتہہ (یکسان کلام) کرے گا۔ غرضکہ الله کے نیک بندون مین سے ایک وہ بہی ہوگا۔ وہ لگین کہنے
کہ اے میرے پروردگار میرے (ہان) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے مجھکو تو کسی شخص نے چہوا تک بہی نہین۔ (الله تعالیٰ
نے) فرمایا اسی طرح الله جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی کام کا کرنا ٹہان لیتا ہے۔ تو بس اوسے فرماتا
ہے کہ ہو اور وہ ہوجاتا ہے اور خدا تمہارے بیٹے عیسیٰ ابن مریم کو کتب آسمانی اور عقل کی باتین اور (خاصکر)
توراة و انجیل سب کچہہ سکہا دیگا اور وہ ہمارے پیغمبر ہونگے جن کو ہم بنی اسرائیل کی طرف بہیجین گے۔
[۱۵] اور یہود کہتے ہین کہ نصاری کا مذہب کچہہ نہین۔ اور نصاری کہتے ہین یہود کا مذہب کچہہ نہین۔ (دیکہو صفحہ ۷۴)

آنحضرتؐ اپنے تمام ردوقدح مین جہوٹی عیسائیت کو نہ کہ سچی اور صاف عیسائیت کو برا کہتے ہین - کیونکہ اونکو صرف جہوٹی عیسائیت ہی سے مقابلہ پیش آیا - اور اگر ہم عیسائی خود اس جہوٹی عیسائیت کو یاد کرین گے تو اسمین شک نہین کہ آنحضرتؐ کے خاص الفاظ سے ہمکو اتفاق کرنا چاہیے - "فامنوا باللہ ورسولہ ولا تقولوا ثلثہ" (سورہ ۴ آیت ۱۶۹) اور ہمکو یقینی آنحضرتؐ کی طرف آنا اور اونکے ہمزبان ہونا چاہیے - نہ کہ اُن عیسائی فرقون کی طرف جنکی تثلیث یہ تہی کہ خدا باپ ہے اور مریمؑ مان - اور مسیحؑ بیٹا ہے - آنحضرتؐ حضرت عیسیٰ کی نسبت فرماتے ہین کہ اونہون نے کبہی خدا اور مثل خدا ہونیکا دعوی نہین کیا ہے - جیساکہ ہم پانچوین سورۃ کی ۱۱۶ - آیت مین پڑہتے ہین "اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ - قال سبحنک مایکون لی ان اقول ما لیس لی بحق - ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب" آنحضرتؐ نے کچہ اپنے ملک کی سخت نفرت انگیز بت پرستی ہی کے سبب سے ایک جدید مذہب کی دعوت کی ضرورت نہین سمجہی - بلکہ اُن غلطیون کو دفع کرنے کے سبب سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۳ - حالانکہ وہ دونون فریق کتاب (الٰہی) اسکے پڑہنے والے ہین اسی طرح ان ہی کی سی باتین وہ (مشرکین عرب) بہی کہا کرتے ہین جو خدا کے احکام کچہہ بہی (نہین جانتے) تو جس بات مین وہ جہگڑ رہے ہین اللہ ان مین اوسکا فیصلہ کردیگا اور اللہ ہی کا ہے پورب اور پچہم تو جہان کہین (قبلہ کی طرف منہ کرلو) وہین ہی کو اللہ کا سامنا ہے -

ف۵۱ تو اللہ اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو -

ف۵۲ (اور قیامت کے دن یہ معاملہ بہی پیش آئیگا) کہ اوس دن اللہ (عیسیٰؑ سے) پوچہے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے لوگون سے یہ بات کہی تہی کہ خدا کے علاوہ مجہکو اور میری والدہ کو بہی دو خدا مانو - (عیسیٰؑ) عرض

بہی ضرورت تہی جو دین عیسوی اور موسوی مین داخل کردی گئی تہین - اسپر ہی وہ اپنے مذہب کو ایک جدید مذہب کے نام سے نہین تعبیر کرتے وہ فرماتے ہین کہ "مجہسے قبل بہت سے نبیون نے اسی اپنے مذہب کی تلقین اور ترویج کی ہے - مگر لوگون نے اونکے لفظون کو بہت کم سمجہا ہے - اور اوسپر بہت کم عمل کیا ہے" - وہ ایک خاتم المرسلین کے طور پر بہیجے گئے ہین - مگر وہ انبیا مین سب سے عظیم ترین ہونیکا دعوی نہین کرتے - آنحضرت پیغمبر کہے جاتے ہین مگر وہ یہ دعوی نہین کرتے کہ وہی ایک پیغمبر ہین - یا سب مین وہی عظیم ترین ہین اگر آنحضرت نے حضرت عیسےٰ کی حقیقی ماہیت کو کلمۃ اللہ کے صحیح معنے مین اور کلمۃ اللہ کے اصلی معنے مین ابن اللہ کو سمجہ لیا ہوتا تو وہ ایک دین عیسوی کی تمام عرب مین ملکہ تمامی دنیا مین ایک زبردست اپاسل احواری یا جانشین حضرت عیسےٰ کے ہوتے - اگر وہ عیسائی جنہنے آنحضرت کو اسوقت مقابلہ مین آیا متحدانہ استعارہ مین - ابن اللہ کے معنے بیان کرنے سے اُنکے خیال کو خراب نکرتے تو وہ غالبًا ایک عیسائی اور ایک نئے پیغمبر اوس صداقت کی اشاعت کرنے والے ہوتے جنکی تعلیم حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے کی ہے - یہہ تثلیث کی غلط سمجہے ہوے معنی کا نتیجہ ہے جس نے کروڑون مسلمانون کو عیسائی ہوجانیسے باز رکہا اور آنحضرتؐ کو دوست سے دشمن بنادیا - اگر ہم آنحضرتؐ کی نیک اور پاکیزہ ارادون پر جو اونکے ابتدائی زمانہ مین خاصکر زیادہ پائے جاتے ہین غور کرین تو ہمین اونکو پیغمبر کہتے ہوئے ذرا بہی حسد نہ کرنا چاہیئے - تمام معاملہ اس پر ختم ہوتا ہے کہ اونہون نے ایک پاک اور صاف

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴ - کرینگے کہ اے پروردگار تیری ذات پاک ہے مجہسے یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین تیری شان مین ایسی بات کہون جسکے کہنے کا مجہے کوئی حق نہین - اگر مین نے ایسا کیا ہوگا تو میرا کہنا تجہے ضرور ہی معلوم ہوا ہوگا - کیونکہ تو (تو) میری دل تک کی بات جانتا ہے اور مین تیرے دلکی بات نہین جانتا - کیونکہ غیب کی باتین تو تو ہی خوب جانتا ہے ۱۲ •

مذہب کی اوس جگہہ اشاعت کی جہان بجز سخت جاہلانہ بت پرستی کے اور کچھہ نہ تہا - موجودہ زمانہ مین آنحضرتؐ سترہ کروڑ نفوس انسانی کی اتباع اور اطاعت کا دعویٰ کر سکتے ہین جسمین اُنسٹہ لاکہہ چہتر ہزار - یورپ مین - اور پانچ کروڑ چار لاکہہ سولہ ہزار افریقہ مین - اور گیارہ کروڑ ستائیس لاکہہ اٹہائیس ہزار ایشیا مین پہیلے ہوئے ہین - کیا ایسا آدمی نبی کے لقب کا مستحق نہین ہے ؟

محررہ پروفیسر مکس ملر -

باب ہفتم

ترکیّین اور مساجد

میری یہ غرض نہین ہے کہ مین مفصل حالات بیان کی مساجد اور مقابر کے لکھون جنکو مین نے اپنے قیام ٹرکی مین دیکھا ۔ مین حتی الامکان صرف اوس اثر کے دکھانے کی کوشش کرونگی جو کسی شخص کے دل پر اونکے دیکھنے سے پڑ سکتا ہے بروصہ[1] مین ہمنے بالکل مسلمانون کی طرز کی مسجدین دیکھین قسطنطنیہ مین جس قدر مساجد ہین وہ یا تو پرانے چرچ تھے جنکی مسجدین بنالی ہین جیسے کہ سینٹ صوفیہ اور اسی طرح اور ۔ یا اکثر ایا صوفیہ[2] جامیسی کی طرز پر بنی ہین ۔ سینٹ صوفیہ کو باہر دیکھنے سے کوئی دلکش حالت نظر او خیال پر نہین پیدا ہوتی ۔ اوسکا درمیانی بڑا گنبد اور نیز اوسکے ساتھ چارون نصف گنبد نیچے ۔ دیکھنے سے بمشکل معلوم ہو سکتے ہین ۔ مسجد چارون طرف سے حمامون ۔ مقبرون مدارس اور باورچیخانون سے بالکل گھری ہوئی ہے ۔ جیسا کہ اکثر اور مساجد مین بھی دیکھا جاتا ہے

[1] بروصہ ایشیا ء کوچک مین مارمورا سے جنوب مین خلیج مدانیہ سے کسی قدر فاصلہ پر واقع ہے بہت قدیم شہر ہے اور سابق مین سلاطین ترک کا پایہ تخت رہا ہے ۔ مترجم

[2] ترک سینٹ صوفیہ کو ایا صوفیہ جامیسی کہتے ہین ۔ مترجم

بڑے محراب کے اندر داخل ہوتے وقت یا تو جوتے اوتارنا پڑتے ہین - یا سلیپر بن بوٹون پر جو ہین موجود رہتی ہین چڑہا لینا پڑتی ہین - اب بڑے ہال کے اندر داخل ہو جو بڑے گنبد اور دو نصف گنبدون سے پوشیدہ ہے - اور اوسکے اندر چارون طرف نظر دوڑا کر دیکھو اور رفتہ رفتہ اپنے قلب کو اوس سے متاثر ہونے دو - تمہاری آنکھین زمین سے گنبد کلان تک محرابون کو اور اونچی گیلریون کے چھوٹے چھوٹے محرابون کو دیکھکر فوراً فرگسن[51] کے حکم کی کہ "دنیا مین آجتک کسی عیسائی قوم نے اس سے زیادہ نفیس خوبصورت اور کامل چرچ نہ بنایا ہوگا" تصدیق کرینگے نیچے کی محرابین چار بڑے عظیم الشان ستونون پر قایم ہین - جو قدیم زمانہ کے دہاریدار سنگ مرمر کی ہین - کہا جاتا ہے کہ یہ ستون افیسس[52] کے ٹمپل آف ڈیانا[53] سے لاکر اسمین لگائے گئے ہین - اور گیلریون کے خوبصورت ملکے تون بھی اسی پتھر کے ہین وسط ہال کے گوشون کے طاق گہرے سرخ پورفیری[54] ستونون پر قایم ہین - جنکی نسبت گمان ہے کہ بعلبک[55] کی ٹمپل آف سن سے اوکھاڑ کر لگائے گئے ہین

[51] غالباً آدم فرگسن متوفی ۱۸۱۶ء سے مراد ہے جنہنے ۱۷۸۳ء مین "ہسٹری آف دی پراگرس اینڈ ٹرمینیشن آف دی رومن ریپبلک" لکھی -

[52] افیسس مغربی ساحل ایشیاء کوچک پر ایک قدیم شہر کا نام ہے - یونان کے بارہ شہرون مین سب سے اعلے درجہ کا تہا - اسکے کہنڈرون کی علامات ابتک کچھ معلوم ہوتے ہین جس کی تحقیق ۱۸۶۹ء مین ہوئی - از انسائیکلوپیڈیا

[53] ایک قدیم رومی دیبی کا معبد - جو ایک شکاری کی عاشق تہی - اس دیبی کا کام جوان لڑکیون کی حفاظت تہی کبھی اسکی عفت و عصمت کی دیبی کے طور پر بہی پرستش کرتے تہے -

[54] ایک قسم کے پتہر کا نام ہے -

[55] بعلبک شام کا ایک قدیم شہر تہا - اسکی کہنڈر بڑی عظمت و شان کے ہین - ۶۳۴ء مین عربون نے اور

خالص بانٹیم کے ستونونپر اب بھی بہت سے جسٹنین[۹۱] اور تھیوڈورا کے طغرے پہچانے جاتے ہین - جنہون نے موجودہ وضع پر سنٹ صوفیہ کی بنیاد اوس مقام پر رکھی جہان پہلے کنسٹنٹائن[۹۲] اور تھیوڈوسیس[۹۳] نے شاہی محل بنوا ئے تھے اور جو بعد مین ایک دوسری آگ سے بالکل جلگئے - گنبد اور دیوارین پہلے بالکل منبت کار تہین - جسکے نمونے نہایت خوبصورت گہرے نیلے مائل بسیاہی زمین کے ابتک گیلریون مین پائے جاتے ہین - لیکن گنبد کی منبت کاری اب بالکل نہین رہی اور اسپر کئی بار پلاسٹر ہوچکا ہے - صرف گنبد کے نیچے چار اعلی فرشتون کی تصویرین - ابتک بدستور حالت پر قایم ہین - چونکہ کہ بیت المقدس سے بہت نیچے جنوب مین واقع ہے اسلئے وہ محراب جو مکہ کے رخ پر ہونا چاہیے تہی مشرقی دالان کے وسط مین نہین ہے - بلکہ اوس راستے کسیقدر جنوب کی طرف ہٹی ہوئی ہے - اسی مسجد مین ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible] - سنہ ۱۴۰۰ء مین تیمور لنگ نے اسے بالکل غارت کر دیا - اسکی مشہور عمارت معبد شمس تہا جو اب بھی نہایت تباہی کی حالت مین موجود ہے - دمشق سے شمال و مغرب جانب ۴۵ میل اور طرابلس سے جنوب مشرق جانب ۴۳ میل واقع ہے - بعل کے معنے آقا یا مالک کے ہین -

۹۱ جسٹینین اول جسنے ۵۲۷ء سے ۵۶۵ء تک مشرقی رومی سلطنت پر حکمرانی کی ایک بڑا عادل اور بہادر رومی بادشاہ تہا اسنے ۲۳ فروری ۵۳۲ء مین موجودہ صورت پر سینٹ صوفیہ کی تعمیر کی

۹۲ کنسٹنٹائن اعظم جسنے [illegible] سے ۳۳۷ء تک ۳۰ برس حکومت کی ایک بڑا جلیل القدر حکمران تہا جسنے تمام مختلف حصص سلطنت روم کو اسپنے زیر فرمان کر لیا تہا اسی سنہ بعد تخت سلطنت شرقی قسطنطنیہ کی بنیاد رکہی اور اسنے نام پر کنسٹنٹی نوپل اوسکا نام رکہا اور اسی جگہہ مدفون ہوا -

۹۳ سلطنت شرقی روم کا بادشاہ تہا ۳۷۹ء سے ۳۹۵ء تک حکمران رہا -

مترجم

ستون ہے اوسکی بہت بلندی پر ایک خونی ہاتھہ کی علامت بنی ہوئی ہے - جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہہ عبادت کرنے والے کشتون کا کس قدر انبار ہوگیا تھا[۵۱] جس وقت
جنسون کو روندتا ہوا محمدؐ فاتح گھوڑے پر سوار فاتحانہ سینٹ صوفیہ مین داخل ہوا تھا - گیلریون
کی سیر کرتے وقت ہمنے وہ بند دروازہ بہی دیکھا جس دروازہ سے ایک راہب جو محمد فاتح
کے داخلہ کے وقت ماس[۵۲] سنا رہا تھا - تمام متبرک چیزون[۵۳] کو ساتھہ لئے بھاگ کر چلا گیا - اور
پیچھے سے دروازہ بند کرلیا - لوگون کا عقیدہ ہے کہ یہہ دروازہ بند رہیگا اور اسوقت کھلیگا جب
ترک قسطنطنیہ سے نکال دیئے جاوینگے - اور سینٹ صوفیہ پھر چرچ ہوجاویگا - اوسوقت
وہی راہب پھر نکلیگا - اور اوس اوہوری دعا کو پڑہیگا - سینٹ صوفیہ کو دیکھنے کا لطف جمعہ کے
دن ہے - جب نماز ہوتی ہے - سینٹ صوفیہ مین بجز عید بیرم کے - سیر کی غرض سے
جانا مشکل ہے - ہم صادق سبیے سے اسی خیال سے تحریک نکرسکے کہ یہ خلاف اخلاق
ہوگا کہ جس مین شریک ہونا اوسکے نزدیک ایسا متبرک فعل ہے وہ صرف سیر کی غرض سے
دیکھا جاوے تاہم ہمنے کچہہ بندوبست کیا اور ایک سفارتی کاوس اور اپنے لڑکے کو ساتھہ
لے کر گیلری مین اس وضع سے بیٹھے کہ ہماری نشست نمازیون کی پشت پر رہے - ہم دوپہر
سے کچہہ پہلے پہونچگئے تھے - تاکہ چرچ کی ایک مرتبہ اچھی طرح سیر کرلین - مگر اسکی اجازت

[۵۱] لیکن یہ امر تاریخی اعتبار سے بالکل خلاف واقعہ ہے - محمد فاتح نے اپنی داخلہ مسجد کے وقت تمام نمازیون کو
گرفتار کرلیا تھا نہ کہ قتل کیا تھا - مرریز ہینڈبک آف کنسٹنٹنوپل (Murray's Hand Book
of Constantinople.) صفحہ ۲۹

[۵۲] دین عیسوی مین ایک دعا کا نام ہے -

[۵۳] متبرک چیزون سے مراد غالباً صلیب عصا اور دیگر اشیا سے ہے جو پادریون کے پاس ہوتی تھی -

نہ ملی - کیونکہ نمازی پہلے سے جمع ہوگئے تھے - اوپر سے جو لمبی جانمازین کسیقدر ترچھی بچھی ہوئی تھین تاکہ محراب کے مقابل رہین وہ عجیب کیفیت پیدا کرتی تھین اب تمام جانمازین امیرون اور غریبون سے یکسان بہرگئین جو سب برابر برابر بیٹھے ہین اور دونون قطارون کے درمیان سجدہ کرنے کے لیے جگہہ کافی ہے - سامنے سب مرد ہین - عورتون کے لئے ایک گوشہ مین پوشیدہ جگہہ ہے - مگر مینے جہانتک تحقیق کیا صرف غریب عورتین نماز پڑہنے آتی ہین - امام نے ایک ملبند جگہہ پر کھڑے ہوکر اور آہستہ آواز مین قرآن شریف پڑہکر نماز شروع کی - نمازیون کی تمام صفونکا لفظ اللہ کے ساتھ زمین پر سجدہ کرنا اقامت و رکوع اور داہنے بائین مڑنا اور ہاتون کو کتاب کی صورت مین اور ہتیلیون کو ایک دوسرے کے مقابل رکہنا (یعنی دعا کے لئے ہاتھ اوٹھانا) ایک بڑی موثر کیفیت پیدا کرتا ہے - نماز کے بعد خطیب منبر پر ایک لمبنے زینے سے چڑہا - اور کھڑے ہوکر اوسنے نمازیون کیطرف منہ کرکے خلیفہ اور اسلام کے متعلق خطبہ سنایا - خطیب کی عبا کاکرنزی رنگ کی اطلس کی تہی - اسکے سر پر سفید عمامہ ہے اور داہنے ہاتھ مین ایک برہنہ شمشیر اسکے دونون جانب دو جھنڈے علامت فتح کے لگے ہین - خطبہ کے ختم ہونے کے بعد نماز کے علاوہ ایک اور بات کی گئی - نمازیون نے ایک مرتبہ پہر سجدہ کیا اور پہر جھککر سر جہکا کر پہلے داہنی طرف سر موڑا اور پہر بائین جانب - اسکے بعد نماز ختم ہوئی نہایت خاموشی کی حالت مین جلد سب رخصت ہوئے - جب ہم مسجد سے جارہے تھے - اوسوقت اس طرز عبادت کی واقعی سچائی اور پر اثر حالت نے ہمارے دلپر عجیب اثر پیدا کیا ہر ایک اپنی نماز مین ہمہ تن محو اور اپنے گرد و پیش سے بالکل بیخبر معلوم ہوتا تہا - ہمنے صادق بے سے ملاقات کے وقت اسکا سب حال بیان کیا - اور جو اثر ہمارے قلب پر اوسکے دیکھنے سے ہوا اوسکو بہی ظاہر کیا - صادق بے کا چہرہ سنکر

خوشی سے چمکنے لگا اونھون نے کہا کہ "یہ ایک نماز ہے" نماز اس قدر سادگی - خاموشی اور سکون کے ساتھ ادا ہوئی کہ اوسکی سچائی کا اثر سے ہر ایک جو اوس مین شریک ہوا ضرور متاثر ہوا - نہ وہان باجے اور رنگ برنگ کے پہول تھے نہ متعدد نماز پڑہانے والے - چہوٹے کلیساؤن مین ایک اور نہایت عمدہ کلیسا ہے جسکی مسجد بنالی گئی ہے - اوسکا نام کوچک ایا صوفیہ ہے - ہیپوڈروم سے مارمورہ تک جو ڈھلوان سڑک ہے اسکے وسط مین واقع ہے یہ سڑک برائے نام ہے - کیونکہ راہ مین بہت سے گڑہے اور ٹیلے ملتے ہین جنپر سے عربی گہوڑے بہت تیزی سے گذرے - یہ کلیسا بہی جسٹنین نے بنوایا تہا - اسکی عمارت بالکل مربع ہے - اور اوسمین عجیب وغریب خوبصورتی اور تناسب پایا جاتا ہے - بڑے ہال کے آگے ترکون نے ایک اور برآمدہ بڑہا لیا ہے منبت کاری اور روغنی کام اب بالکل باقی نہین ہے - اسپر بالکل سفیدی پہیر دی گئی ہے - مگر کوئی چیز بازنطیم کی ہلکی اور نازک ستونون کی خوبصورتی کو نہین دفع کرسکتی -

مین نے اس امر کو اول ہی ظاہر کردیا ہے کہ شاخ زرین کے دونون جانب تمام مساجد سینٹ صوفیہ کے نقشہ پر مبنی ہین - علاوہ انکے بہت سی مساجد مختلف گذشتہ سلاطین کی بنائی ہوئی ہین - اس قسم کی تمام مساجد کے گرد ایک بہت بڑا احاطہ بنا ہوتا ہے جسمین علاوہ مسجد کے حرم یا دیوانخانہ اور ایک باغ ضرور ہوتا ہے جس مین خود بانی مدفون ہوتا ہے - ان مساجد کے احاطہ کے باہر بیشتر دیگر عمارتین ہوتی ہین - جن مین اکثر مذہبی تعلیم دینے کے مدارس ہوتے ہین جہان متعصب سوفتہ[۵۱] یا طالب علم رہتے ہین - غربا کے لئے باورچیخانہ

[۵۱] سوفتہ متعلمین کتب دینیہ - تصوف والہیات وغیرہ کو کہتے ہین - غالباً یہ لفظ دراصل صوفیہ ہو - یہ فرقہ سخت تعصب مذہبی مین عموماً شہرت پذیر ہے - اسی فرقہ مین سے قضاۃ - اور مساجد کے امام وغیرہ منتخب کئے جاتے ہین

حمام اور بعض جگہہ مسافرون کے قیام کے لیے سرایے بھی بنی ہوئی ہین۔ خیال کرنا چاہیے کہ ان بڑی بڑی مسجدون اور اوسکے متعلق عمارات سے دار الخلافہ کا کس قدر حصہ گھرا ہوا ہو سات پہاڑیون مین سے ہر ایک کی چوٹی پر ایک مسجد بنی ہوئی ہے جو مجموعاً دور سے دیکھنے پر ایک پر شکوہ نظارہ پیدا کرتی ہین۔ ہر ایک مسجد مین ایک سے چھہ تک منارے ہین بڑی بڑی مسجدون کے منارے یا سنگ مرمر کے ہوتے ہین یا ایک اور قسم کے سفید چمکدار پتھر کے۔ چھوٹی مساجد کی مناروں پر صرف سنگ مرمر کے سفید قلعی کر دیگئی ہے جو نہایت چمکدار اور بہت سفید معلوم ہوتی ہے۔ جامع[۵۱] احمدیہ جسکو سلطان احمد اول نے تعمیر کیا ہے۔ پہلے مسجد تھی جس مین اندر جاکر ہمنے سیر کی۔ اسکی وسعت اور خوبصورتی دیکھکر ایک پر اثر کیفیت پیدا ہوگئی۔ گو کہ سینٹ صوفیہ سے چھوٹی ہے۔ مگر چوڑائی مین زیادہ ہے۔ وسط کا بڑا گنبد چار عظیم نالی دار ستون پر قایم ہے۔ اس گنبد کی وسعت ۲۰۰ مربع فیٹ ہے۔ منبر مکہ معظمہ کے ایک منبر کے نمونہ پر بنا ہے۔ ہمنے اس مسجد مین سب سے پہلے رحلین دیکھین جسمین صدف کا کام کیا ہے۔ ہر ایک سیاح مسجد کے گوشون مین کثرت سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۲ - اونکو وظائف مساجد مین سے اسکالرشپ ملتے ہین - مگر اب گورنمنٹ ترکی اکثر جائداد مالی وقف پر قبضہ کرتی جاتی ہے اور اوسکے بدلے مین اوسکی مساوی آمدنی حسب ضرورت دیتی ہے اسطرح ہی جائداد وقف متولیون کی بے اعتدالیون سے محفوظ رہتی ہے اور واقف کی منشا کے مطابق صرف ہوتی ہے - مترجم

[۵۱] اس مسجد کے متعلق ۲۰۰۰۰۰ پیاسٹر - (تقریباً ۲۵۰۰۰ روپیہ) کی آمدنی کی جائداد ہے اور چند اور مساجد کی طرح یہان بھی خزانے محفوظ ہوتے ہین - سلطان احمد بانی مسجد اسمین مدفون ہے - اسکی تعمیر مین ہفتہ مین ایک بار خود سلطان شریک ہوتے تھے سال مین (۱۶۰۸ء سے ۱۶۱۴ء تک) تعمیر ہوئی -

یہ رحلین رکہی ہوئی اور پگڑی باندہے پالتی مارے بیٹہے ہوئے لوگون کو قرآن شریف عجیب گنگناتی ہوئی آواز مین پڑہتے ہوئے دیکہیگا۔ کہڑکیون کے گرد بہت خوبصورت رنگ آمیز پتہر لگے ہوئے ہین چہت مین بجیاب قندیلین شترمرغ کے انڈے۔ گہوڑے کی دمین اور خوشرنگ کپڑے کے گچہے زیبایش کی غرض سے لٹکے ہوئے ہین جو چیز جامع احمدیہ مین زیادہ تر دلچسپ ہے وہ وسط کے ہال کی عظیم وسعت ہے۔ آگے کا حصہ بہی خوبصورت ہے ہال کے گرد بہت سے حجرے ہین۔ محرابین سیاہ و سفید سنگ مرمر کی ہین۔ جنکو نہایت نازک ستون اُٹہائے ہوئے ہین۔ وسط مین ایک بڑا فوارہ ہے۔ احمدیہ مین چہہ مینارے ہین۔ سلطان احمد کے زمانہ تک مکہ معظمہ مین بہی صرف چہہ مینار تہے۔ شریف مکہ کو اس سبب سے اسقدر غصہ آیا کہ سلطان احمد نے مجبور ہوکر مکہ معظمہ مین ایک ساتوان مینار بنوا دیا۔ میناروںکے نیچے کا حصہ درختون سے جو عمارت کی بنیاوون کے اندر سے اوگے ہین اور جنکی عمر کا تخمینہ عمارت کے ابتدائی سال سے کیا جاتا ہے جسکی مدت تقریباً ۳۰۰ برس شمار کی گئی ہے۔ بالکل پوشیدہ ہے۔

سب مسجدونمین زیادہ خوبصورت سلیمانیہ[۱] مسجد سلطان سلیمان اعظم کی بنوائی ہوئی ہے۔ اس مسجد کو سلطان کے حکم سے صنعان (جو فن عمارت کا بڑا ماہر استاد تہا) نے بنایا تہا یہ تیسری پہاڑی

---

[۱] یہ مسجد سلطان سلیمان اعظم نے ۱۵۵۰ء سے ۱۵۵۶ء تک تعمیر کی۔ ترکی قدیم عمارات مین اس سے زیادہ کوئی عجیب وغریب اور صنعت کے اعتبار سے مکمل عمارت نہین ہے۔ اسکی آراستگی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ فرگسن کا قول ہے کہ باعتبار صنعت و تناسب عمارت یہ مسجد سینٹ صوفیہ سے بہی بڑہی ہوئی ہے اس مسجد کے متعلق قریباً چالیس لاکہ روپیہ کی جائداد وقف ہے جسکی آمدنی سے مسجد کے متعلق مصارف خیراتی باورچیخانہ۔ حمام۔ کتبخانہ۔ مدارس وغیرہ ادا کئے جاتے ہین۔ مترجم

کی چوٹی پر تاج کی طرح معلوم ہوتی ہے - گنبد وسطی چار بڑے بڑے ایک ڈال سنگ
سُرخ کے ستونون پر قایم ہے دیوارین رنگین سنگ مرمر کی ہین - محراب - ممبر - اور سلطان
کی نماز پڑھنے کی جگہ کے گرد سنگین جالیان نہایت باریک سنگ مرمر کی کھدائی کے کام
کی ہین خوش رنگ شیشہ کی کھڑکیان فارس کی ہین - جنمین شیشہ تراش کر بہت خوبصورت
اشکال ہندسے بجاے تصاویر کے (کیونکہ تصویرونکی مذہبی ممانعت ہے -) بنائی ہین - اوپر
کی گیلریون مین سے ایک مین ہر قسم کے محفوظ خزائن رکھے ہین - اس گیلری مین بیشمار
عجیب وغریب وضع کے صندوق تلے اوپر چھت تک چنے ہوئے ہین - جن مین سونا -
چاندی جواہرات اور بھاری کپڑے اس طرح محفوظ رکھی ہین جیسے کسی بینک مین محفوظ ہون
یہ سب چیزین درج رجسٹر ہین - ایک صدی سے کچھ اوپر زمانہ گذرا باوجود بیشتر تغیرات او فسادات
کے یہ صندوق بالکل بہ ایک حالت پر رکھے ہوئے ہین - قدیمی دستاویزون کے
نکالنے پر اسمین سے چیزین الگ کیجا سکتی ہین - اس مسجد کی خوبصورتی دو مقبرون سے
جو اوسکے باغ مین واقع ہین) دوبالا ہوگئی ہے - ایک مقبرے مین خود سلطان سلیمان
مدفون ہین - اور دوسرے مین اونکی مشہور بی بی سلطانہ[١] روگزالانہ یہ دونون ہشت پہل
عمارتین ہین - اور دونون نیلے اور سفید پتھر کی بنی ہوئی ہین - سلطان کی قبر کے گرد ایک
محراب دار کٹہرا ہے - اور گنبد وسطی مرمر کے ستونون پر قایم ہے - بانی کی قبر کے علاوہ
بہت سی اور قبرین ہین جسم زمین کے اندر مدفون ہین اور اونپر بلند مثلث چوبی کے تعوید

[١] اس کا نام خرم ہے جو مغرب مین روگزالانہ کے نام سے مشہور ہے - سلطان سلیمان نے روسیون
کے ساتھ لڑائی مین اسے گرفتار کیا تھا اور ایک قیدی جنگ کی حالت سے یہ عورت اس
درجہ پر پہونچی - مترجم

ہین - تعویذ بیش قیمت شال اور مخمل سے جسپر بھاری سنہری کام ہے پوشیدہ ہین ہر ایک سلطان کی قبر کے سرہانے اوسکی پگڑی رکھی ہے جسپر ہیرے کی کلغی یا بعضون پر کسی قسم کا اور زیور لگا ہے - سلطان سلیمان کی قبر بیش قیمت کٹہرے کے سبب سے جسمین صدف کا کام ہے سب سے عمدہ معلوم ہوتی ہے بعض قبرون پر سلاطین کے تمغے اور نشانات جنکو وہ اپنی حیات مین پہنتے تے بجنسہ پگڑی کے نیچے رکھے ہین -
روگزالانہ کی قبر کی اچھی حالت نہین ہے - وہ سلطانہ جو اپنی حیات مین بڑی صاحب اقتدار تہی - اور جسنے اپنے کینہ ور اور بدلہ لینے والی طبیعت کے باعث رحم وانصاف کا خون کیا تہا اب اس حالت مین زمین کے نیچے دبی پڑی ہے - دیوارون سے بہہ نکل نکلکر قبر پر گر پڑے ہین - اور جس شال سے کہ اوسکی قبر کا تعویذ پوشیدہ ہے - اوس سے آثار کہنگی نمایان ہین - ان دونون مقبرون پر ایک بڑا تنومند سایہ دار درخت سایہ افگن ہے - درخت نہایت کہنہ ہے - اور اوسکے سبز چمکدار چوڑے پتے سرو کے سیاہ پتون سے جو ہر ایک مقبرے کے گرد کہڑے ہوتے ہین ایک طرح کا مقابلہ کرتے ہین

کچھ دیر کے بعد ہم نے ایک اور خوبصورت چھوٹی مسجد[۵۱] سلطان سلیمان اول کی بنوائی ہوئی دیکھی - یہ مسجد اوسنے نہایت غم واندوہ کی حالت مین اپنے دو مقتول لڑکون کی یادگار مین بنائی تہی جو اس ظالمہ روگزالانہ کی ظلم پسند طبیعت کے شکار ہوئے - ان لڑکون مین سے ایک کا نام محمد تہا - جو اوسکی سوت کا لڑکا تہا - باپ سے اس عورت نے کچھ بری باتون کی شکایت کی اور غضبناک باپ کے سامنے وہ اوسکے اشارہ سے قتل کیا گیا -

[۵۱] اسکا نام ترکی مین مسجد شاہزادہ ہے - مدت تعمیر (سنہ ۱۵۴۳ء سے سنہ ۱۵۴۸ء تک)

دوسرا جہانگیر جو اوسی کا لڑکا تہا - اور اپنے بہائی سے ازحد محبت کرتا تہا - یہ حال دیکہکر اوس کی نعش سے لپٹ گیا - گرد و پیش کے حاضرین دربار نے اوسکو جدا کرنا چاہا مگر وہ بہی مرچکا تہا -

اس ظالم عورت نے بدلہ لینے کی غرض سے محمد کے لڑکے کو سلیمان سے زبردستی حکم حاصل کرکے قتل کرڈالا دونون شہزادونکی قبرین سنگ مرمر کی ہین اوسکے اندر جانیکے پوشیدہ راستے پر نہایت عمدہ رنگا میزی کی ہے - یہ مسجد پہلی ہے جو صنعان کی تجویز سے بنی ہے اور ابتک نہایت عمدہ حالت مین ہے -

سلطانی مساجد مین ایک اور مسجد بایزیدیہ[٥١] سلطان بایزید کی بنوائی ہوئی ہے - اسکو مسجد الحمام بہی کہتے ہین - یہ مسجد سرعسکریت کے بڑے پہاٹک کے اندر واقع ہے - مسجد کا آگے کا حصہ اس قدر خوبصورت ہے کہ سیاح کی نگاہ کو بہت جلد اپنی طرف کہینچ لیتا ہے - مگر تمام مسجد مجموعی حیثیت سے کچہہ زیادہ دلچسپ نہین ہے - مسجد کے صحن کے چارون طرف بہت سے محرابدار حجرے ہین - جو بالکل عربی طرز کی عمارت ہے - ستون سب ایک ڈال کے دہرییا قدیم زمانہ کے سیاہ و سفید مرمر کے ہین - وسط صحن مین ایک فوارہ لگا ہے - صحن مین سرو کے درخت اور ہرے ہرے پتونکے درخت بکثرت ہین - اور ہر ایک مینار چہت اور ستون اور کارنس پر ہشیار کبوتر رہتے ہین - جو متبرک خیال کئے جاتے ہین - اور اونکے مارنے کی ممانعت ہے - اگر کچہہ پیسے محافظ کو دئے جاوین تو وہ تہوڑا دانہ ڈال دیگا - اور تہوڑی دیر مین وہ کبوتر نیچے اوتر آوینگے - یہان ہر جمعہ کے روز کتون کو بہی خوراک دیجاتی ہے - جو تمام شہر سے جمع ہوکر اور اپنا اپنا حصہ لیکر اپنی اپنی سڑکونپر پہر واپس جاتے ہین - لوگون کا مقولہ

---

٥١ بایزیدیہ جامع - مدت تعمیر ١٤٩٧ء سے ١٥٠٥ء تک

ہے کہ یہ تمام کبوتر اوس ایک جوڑہ کی نسل سے ہین جسکو سلطان بایزید بالی نے یہان پر لاکر رکھا تہا - چونکہ بایزید یہ بڑے بازار سے قریب ہے اسلئے تمام تجار یہان حجرونمین رہتے ہین اور اسی جگہہ پر منشی لوگ پبلک کے خطوط و تحریرات لکہنے کی غرض سے بیٹھتے ہین اگر کوئی تاجر اپنا سامان چھوڑکر کسی کام کو باہر چلا جاتا ہے تو اوس کا مال کامل حفاظت کے ساتہہ رہتا ہے - غریب سے غریب ہی متنبہ کہ مقام کے حدود کے اندر سے کوئی شے نہین چرائیگا -

ہمنے ایک اور شاہی مسجد سلطان محمد فاتح کی دیکھی جو چوتہی پہاڑی پر واقع ہے - اور دوسری ایک عجیب وغریب عمارت معلوم ہوتی ہے - مگر جب ہم صادق بے کے ساتہہ وہان گئے تو اندر سلیپرون کی عدم موجودگی سے نہ جاسکے - اسلئے ہم دروازہ کے اندر ہی کہڑے رہے اور اوسکے وسیع اور سادہ طرز پر تعجب کرتے رہے - کہڑکیان بالکل سادہ ہین اور دیوارونپر بالکل سفیدی پہری ہوئی ہے - عمارت کی سادگی اور خوبی نے اوس کا نظارہ نہایت دلچسپ کردیا ہے -

سفیدی پہیرنے کے برتن جو ہر ایک مسجد کے متصل جہان پاؤن دہوکر مسجد کے اندر داخل ہوتے رکہے ہین - بہت ہی بڑے اور کثرت سے ہین -

محمود ثانی مصلح متوفی ۱۸۳۹ء[۱] کی قبر دیکھکر ہمارے دلپر بہت اثر پڑا - یہی سلطان تہا کہ جسنے تمام ترکی رسومات پرتکلف ملبوسات اور تمام تکلفات کو منسوخ کردیا - عمامون کی جگہہ پر ترکی ٹوپی اور ڈہیلے ڈہالے لبادون اور سفید پاجامون کی جگہہ پر سادہ فراک کوٹ کو رواج دیا - گو اپنی زندگی مین اوس نے انتہا درجہ کفایت شعاری اور سادگی کو پہیلایا - لیکن اوسکے

---

[۱] شاید مصنف نے سہواً ۱۸۳۹ء لکہدی اصل سنہ وفات ۱۸۳۳ء ہے - مترجم

بعد شاید اسپر زیادہ اعتنا نرہا - کیونکہ اوسکی قبر سب سے آخر زمانہ مین بنی ہے - لیکن سب سے
زیادہ پرتکلف اور پرشکوہ ہے - یہ ایک ہشت پہل نہایت چمکدار سنگ مرمر کی عمارت ہے
اور اوسپر ایک گنبد ہے - دیوارونمین کارنتھین[۱] وضع کے پرتکلف - کسی قدر ابھری ہوئے

---

۱ منسوب بہ کارنتھ (Corinth) ساحل یونان پر ایک اجاڑ شہر ہے - قدیم زمانہ مین نہایت آباد اور عظیم تجارتگاہ تھا - اس مین اب صرف ایک قدیم معبد ہے جو اپنی طرز عمارت کیوجہ سے سب سے قدیم ہے - یہان کسی قدر اقسام اور اوضاع عمارت کے متعلق بیان غیر مناسب نہوگا کیونکہ اس کتاب مین اکثر جگہ عمارات قدیمہ کا ذکر ہے - امید ہے کہ اس سے کسی قدر سمجھنے مین سہولت ہوگی - ارکیٹکچر (Architecture) یا علم تعمیر - تین قسم کا ہوتا ہے - اول - ملیٹری یا فوجی آرکیٹکچر - یعنی جسمین قلعبندی اور جنگی ضروریات ملحوظ ہون - دوم - سول یا بحری آرکیٹکچر - یعنی ساخت جہاز و کشتی وغیرہ سوم - سول آرکیٹکچر - جس مین عموماً مکانات معابد وغیرہ شامل ہین - قدیم اوضاع عمارت ۵ ہین - اول ڈورک (Doric) جو سب سے قدیم اور مستحکم ہے - دویم ایونک - سوم کارنتھین (Corinthian) جو یونانیون سے منسوب ہین - چہارم ٹسکن (Tuscan) پنجم - کمپوزیٹ (Composite) جو رومیون سے ماخوذ ہین - ڈورک جو سب سے زیادہ مستحکم اور سادہ طرز ہے - یونانیون نے عموماً معابد کی ساخت مین برتا ہے - ایونک جو اوسکے بعد رواج مین آیا ڈورک کی نسبت ہلکا اور پرتکلف طرز تھا - کارنتھین - ہر دو طرز مذکور مین سب سے زیادہ پرتکلف اور پھولدار یونانی طرز ہے - یونانیون کے بعد رومیونکی عمارت مین یہ پانچون طرز معلوم ہوتی ہین - مگر اونہون نے اوسپر ٹسکن - اور کمپوزیٹ طرز اور اضافہ کیا - سابق الذکر طرز کی عمومی حالت سے عمارت کا نہایت پایدار اور سیدھا پن معلوم ہوتا ہے - اور موخر الذکر مین اونہون نے کارنتھین اور ایونک دونون کو شامل کر کے ایک خاص خوشنما وضع پیدا کی تھی - ایک اور طرز انگلش آرکیٹکچر ہے - جو بلحاظ تقسیم ازمنہ چہ زمانون پر تقسیم ہے - اسیکسن نارمن ۱۰۶۶ء سے

ستون بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین - آٹہ گوشون مین سے سات مین دروازے
ہین - جنپر روشنی کے لئے آئینہ دار نہایت عمدہ کام کے سنہرے گلبر ہین - ان دروازونپر
نہایت عمدہ مخملی پردے پڑے ہوئے ہین - قبرین تعویذ دار ہین محمود کی قبر پر ایک سادہ
فیز رکہی ہے - مگر معمولاً تعویذ پر مخملی طلائی مغرق پوشش پڑی ہے - اونکے دہنی جانب
اونکی والدہ مدفون ہین اور بائین طرف اسکا بدنصیب بیٹا عبد العزیز متوفی ۱۸۷۶ء عبد العزیز
کی قبر کے گرد ایک نہایت پر تکلف کٹہرا لگا ہے - جو اوسکی باپ کی قبر کے کٹہرے سے
بہی عمدہ ہے - مگر دونون مین صدف کا کام ہے - سلطان عبد العزیز خان کی قبر پر ٹوپی
مین ایک نہایت عمدہ الماس کی کلغی لگی ہے - اور پوشش بالخصوص سب سے اعلیٰ
درجہ کی مخمل اور مغرق طلائی کام کی ہے - آرڈر آف عثمانیہ کا نشان جسکا بانی وہی تہا اوسکی
قبر پر لگا ہے - قبرونکے گرد رحلین رکہی ہین - جن مین نقرئی اور صدف کا بہت عمدہ کام
ہے - ان رحلونپر بعض نہایت قدیم زمانہ کے قلمی قرآن مجید رکہے ہین - بہت بڑی بڑی
نقرۂ شمعین قبرونکے گرد رکہین ہین -

ایک روز جب ہم ایک بازار سے گذر رہے تہے اور ہمارے لڑکے نے رستم پاشا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹ - سنہ ۱۱۳۵ء تک - ۲ - سمی ر (Norman) نارمن سنہ ۱۱۳۵ء سے سنہ ۱۲۲۰ء تک
۳ - ارلی انگلش (Early English) یا گاتہک (Gothic) سنہ ۱۲۲۰ء سے سنہ ۱۳۰۰ء تک -
۴ - ڈیکوریٹیڈ انگلش (Decorated) (مزین) سنہ ۱۳۰۰ء سے سنہ ۱۳۸۰ء تک - ۵ - فلاریڈ انگلش (Florid English)
(بیلدار) سنہ ۱۳۸۰ء سے سنہ ۱۵۰۹ء تک - ۶ - رینیزوا انگلش (Renaissance) سنہ ۱۵۰۹ء سے سنہ ۱۶۴۲ء تک - یہ اختلاف
بحیثیت وضع محراب (سیکسن - ارلی نارمن - مین گول محراب - اور گاتہک وغیرہ مین نکیلی محراب) مقدار صورت - اور
کہڑکیون - عام گلائیون - اور دیگر تکلفات مین ہین - ایک اور اٹالین (Italian) وضع ہے جو چارلس اول

داماد سلیمان اعظم[51] کی مسجد کی سیر کرائی یہ چھوٹی مسجدون مین سب سے زیادہ خوبصورت ہے ۔ اسکے گرد اس کثرت سے پبلک کی عمارتین ہین کہ سیاح تنگ راہ مین بمشکل اُس تک پہونچ سکتا ہے ۔ گاڑی ایک تنگ چکردار زینہ کے قریب ٹھیری اس زینہ سے چڑہکر ایک وسیع دالان مین جو مسجد سے خارج تہا پہونچے ۔ یہ بہی مسجد ہی کے برابر وسعت مین ہوگا دروازے سب بند تہے اور کوئی آدمی اندر نہین معلوم ہوتا تہا ۔ ہمارے لڑکے نے گاڑیبان کو ساتہہ لیکر بمشکل تمام محافظ کو تلاش کیا جب وہ اوسکے تلاش کر رہے تہے ۔ اس عرصہ مین ہمنے بغور دالان کی اعلی درجہ کے رنگ برنگ کام کو جو نیچے سے اوپر تک یکسان بنا ہوا تہا دیکہا عمارت کا یہ حصہ مسجد کی عمارت سے نہایت موزونیت رکہتا ہے کوئی پتہر اپنی جگہہ سے الگ نہین ہوا ہے اور کوئی ٹکڑا بے موقع نہین ہے ۔ پہول بوٹے مختلف رنگ کے سفید زمین مین بنائے گئے ہین دیوارون کی تمام سفیدی قریباً گہنے ہوئے کام سے پوشیدہ ہے پہول بوٹے بیل کی صورت مین نیچے سے چہت تک بنے ہوئے ہین ۔ بعض بیلین اور دہاریان چوڑی ہین اور بعض تنگ مگر سب نئی نئی طرز کی ہین بمشکل کوئی شخص یقین کرے گا کہ اِس نفیس اور پاکیزہ عمارت کو ۳۵۰ برس کا زمانہ گذرا جب اس کو صنعان نے بنایا تہا اور ابتک بجنسہ حالت اصلی پر ہے ۔
ہم کو تولپ[52] مسجد بہی دیکہنے کا اتفاق ہوا اوسکو بنے ہوئے تقریباً ۱۵۰ برس گذرے یہ مسجد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰ کے عہد سلطنت مین جاری ہوا ۔ بترجم

[51] رستم پاشا جامع مصری بازار کے قریب ہے ۔ سلیمان اعظم کی بیٹی کا داماد تہا ۔

[52] تولپ مسجد جسکا ترکی نام لیلی جامع ہے ۱۰۷۶ھ سے ۱۶۶۳ء تک مصطفی سوم کے زمانہ مین تعمیر ہوئی اسکے اندر پانچ اعلے درجہ کی سنگ مرمر کے ستون ہین جو ایک قدیم عیسائی معبد سے اوکہاڑ کر لگائے گئے ہین

ماہورا کے سامنے ایک بلندی پر واقع ہے۔ جہان سے سب عمدہ کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ مگر چونکہ مسجد مین سلیپر موجود نہین تھے اسلئے ہم صحن مسجد سے باہر کہڑے رہے اس خوبصورت چہوٹی مسجد کے اندر گیلری جو مسجد کے اندر گرد سفید مرمر کے ستونونپر قایم ہے۔ نہایت پاکیزہ اور نفیس ہے۔ اسکی ہیئت مجموعی بہ نسبت مسجد کے زیادہ تر مقبرے کی معلوم ہوتی ہے۔ اور مربع ہونیکی جگہہ ہشت پہل ہے۔ ہم مسجد کے دروازہ سے باہر نکلے ہی تھے کہ موذن نے دوپست مینارون مین سے ایک پر سے اذان دی۔

پیرا سے غلطہ کو آتے ہوے سامنے پل سے گذرتے ہوئے ہمنے والدہ[۵۱] سلطان کی مسجد کو بارہا دیکہا۔ مگر تمام مقابر جو اوس مسجد کے باغ مین ہین زیر مرمت تھے اور اسی سبب سے انکی سیر نہین ہوسکتی تہی۔ مگر ایک روز صادق بے شہبندر ہمکو مسجد کی گیلری وغیرہ دکہانے کے لئے ہمین لیگئے۔ یہ کمرے جو خاص سلطان کے لئے مخصوص ہین مسجد کیطرف کہلتے ہین۔ ان کمرون مین نہایت عمدہ رنگ کی بلبین مختلف الالوان نیلی اور سبز

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۱ ہے اسی کے متصل ایک گوشہ مین مصطفے ثالث اور سلیم ثالث کی قبرین ہین۔ یہ مسجد نہایت پرتکلف کام کی ہے۔ اور بیرون محراب پر ایک بڑا کتبہ ہے۔ مترجم۔

۵۱ ترکی مین اس مسجد کا نام ینی والدہ جامع ہے۔ سنہ ۱۶۱۵ء مین احمد اول کی بی بی نے اسکی تعمیر شروع کی اور سنہ ۱۶۶۵ء مین سلطان ترخان کی والدہ نے ختم کی۔ اس عمارت کے دو حصہ ہین۔ ایک اصل مسجد دوم وہ حصہ جسمین حسب ذیل سلاطین کی قبرین ہین۔ محمد چہارم متوفی سنہ ۱۶۹۳ء۔ مصطفے ثانی۔ متوفی سنہ ۱۷۰۳ء احمد ثالث۔ متوفی سنہ ۱۷۳۶ء محمود اول۔ متوفی سنہ ۱۷۵۴ء عثمان ثالث سنہ ۱۷۵۷ء۔ مسجد کے متعلق ایک مدرسہ اور ایک باغ ہے۔ مترجم

وغیرہ بنائی گئی ہین - ایک کمرہ مین نہایت عمدہ سرخ اینٹ کی رنگت کے پہول دیکھے جو
نہایت عمدہ معلوم ہوتے ہین - تمام کمرونمین آیات قرآنی بیل کی صورت مین کندہ ہین -
بعض جگہہ نہایت عمدہ داغدار شیشہ اور لکڑی مین کہداؤ کا نفیس کام ہی دیکھا گیا فصیل
کہنہ کے باہر ایک اور مختصر مسجد ہمنے دیکھی جسکا بیان کرنا ہمارے اس مختصر مین غیر ضروری
ہے -

باب ہشتم

دعوت ایوان یلدز مین

مین نے پہلے سلاآملق کے بیان مین سلطان سے اپنی ملاقات کا حال بیان کر دیا ہے اسکے دو روز کے بعد ایک حکم صادر ہوا کہ میرے شوہر مکس مدر کی یلدز مین دعوت ہے اور اوسی دعوت مین انگلش سفیر اور جنرل کنسٹ کریمین[۵۱] آفیسر بہی جو ہمارے ہوٹل مین مقیم تہے مدعو ہین - یہ بات مشکوک تہی کہ آیا مین بہی اِس دعوت مین شامل ہون یا نہین کیونکہ اِسکی تشریح نہین ہوئی تہی کہ دعوت پرائیوٹ ہے یا آفیشیل (باضابطہ) اگر پرائیوٹ ہوتی تو مین اپنے خاوند کے ساتہ جا سکتی تہی - ہم دعوت کی صبح تک اسی حالت شک مین رہے - صبح کو اطلاع دیگئی کہ یہ آفیشیل دعوت ہے - اسی سبب سے

---

[۵۱] کریمین آفیسر یعنی وہ افسر جو جنگ کریمیا مین لڑا تہا - جنگ کریمیا ۱۸۵۴ء سے ۱۸۵۶ء تک جزیرہ نمای کریمیا واقع بحر اسود مین روسیون اور ترکون کے درمیان ہوئی - انگریزون اور فرانسیسیون نے ترکون کا ساتہ دیا - اور آخر مین بڑی خونخوار لڑائی کے بعد روسیون کو فاش ہزیمت ہوئی -

مترجم

سے مینے انگریزی سفارت تک جا کر پارٹی کو رخصت ہوتے ہوئے دیکھنے پر قناعت کی۔ میرا لڑکا بھی دعوت مین تخصیص کے ساتھ شامل کیا گیا تھا جو بہت بڑے اعزاز کی بات تھی۔ میرے لڑکے اور سلطان سے پہلی ملاقات مین تعارف ہوا تھا۔ جسوقت ہز امپیریل مجسٹی نے ارشاد فرمایا تھا۔ Votre fils a lair tres distingue سفیر۔ میرا لڑکا اور چیف ڈراگومین[۵۱] اپنی اپنی وردیان پہنے ہوئے تھے۔ اور میرے شوہر اور جنرل کنٹ کے پاس چونکہ وردی نہ تھی اسلئے مارننگ ڈریس (صبح کا لباس) پہنے ہوئے تھے۔ مگر دونون آرڈر آف مجیدیہ۔ (تمغہ) زیب سینہ کئے ہوئے تھے۔ جو پہلی ملاقات کے وقت عطا ہو چکے تھے۔ پارٹی نے ایوان یلدیز مین پہونچکر بڑے بڑے پادشاہونکو اعلیٰ درجہ کی زرق برق وردیون مین تمغے اور ستارے لگائے ہوئے قبل سے مجتمع پایا۔ چیف ڈراگومین نے سب سے تعارف کرایا۔ اور معلوم ہوا کہ صرف اعلےٰ درجہ کے وزرا اور پاشا ہی حاضر نہ تھے ملکہ عثمان غازی بھی موجود تھے۔ میرے شوہر نے فرینچ زبان مین عثمان غازی سے ملاقات کرنے پر کہا کہ مجکو ڈیوک آف ولنگٹن[۵۲] اور مالٹکی[۵۳] سے ملاقات کرنیکا

---

۵۱ لفظ ڈراگومین (Dragoman) جو اکثر جگہہ اس کتاب مین آیا ہی اصل مین لفظ ترجمان ہے۔ جو فرانسیسی اور اسپینی زبانون مین ڈراگومین ہو گیا۔ اس کو آخر لفظ مین (man) کی وجہ سے انگریزی نہ خیال کرنا چاہئے کیونکہ اسکی جمع ڈراگومینس (Dragomans) ہے ترکی مین چیف ڈراگومین یا مترجم اعلےٰ کو۔ مابین ہمایون کہتے ہین۔ مترجم

۵۲ آرتھر ولسلی۔ ڈیوک آف ولنگٹن مشہور انگریزی جنرل اور مدبر سلطنت۔ جسنے سب سے اول ہندوستانمین بمقابلہ فرنچ دکن مین نمایان فتوحات حاصل کین۔ جنگ آسائی سب سے مشہور لڑائی ہے جس مین فرانسیسیون نے فاش ہزیمت کھائی۔ اس فتح کے بعد اوسکو ارل کا خطاب دیا گیا ۱۸۰۸ء مین پارلیمنٹ نے

اتفاق ہوا ہے۔ اور مین فخر کرتا ہون کہ آج مجکو ہیر و آف پلیونا سے ہاتھ ملانیکا اتفاق ہوا۔
سلطان تشریف لائے۔ اور اونہون نے انگلش مہمانونسے نہایت اخلاق اور
مسرت کے ساتھ منیر پاشا وزیر تقریبات کے توسط سے پُرجوش گفتگو فرمائی۔ منیر پاشا
تمام دورانِ دعوت مین ہز مجسٹی کے پیچھے ایک ترجمان یا توسط کی حیثیت سے کھڑے
رہے۔ جو شاہی ارشاد ہوتا اوسکو مہمانون تک پہونچاتے۔ تمام حاضرین کے آگے سلطان
نے ڈائننگ ہال (کھانیکے کمرہ) تک پیشقدمی فرمائی۔ میز عجیب وغریب کام کی طلائی قابین نہایت
چمکدار کام کی رکھی ہوئی تھین۔ سلطان میز کے صدر مقام پر تشریف فرما ہوئے۔ داہنی جانب
سر کلیفورڈ برٹش سفیر۔ اور بائین جانب جنرل کنٹ بیٹھے تھے۔ برٹش سفیر ہز مجسٹی اور
وزیر اعظم کے وسط مین تھے۔ میرے شوہر وزراے صیغۂ جنگ وبحری کے وسط مین
تھے۔ یہ نظارہ واقعی بڑا دلچسپ اور پرشکوہ ہوگا۔ کیونکہ تمام ترک صورتون مین نہایت
شاندار اور موزون اندام تھے۔ اونکی خوبصورت تراشیدہ ڈاڑہیون سے چہرونکو بہت معزز
اور موقر بنا دیا تھا۔ مکس ہلر بیان کرتے ہین کہ ٹیبل کو دیکھنے سے جسپر قریباً بیس آدمی بیٹھے
تھے۔ دلپر ایک عجیب اصلی خوشی پیدا ہوتی تھی۔ مگر جو چیز سب سے زیادہ متحیر کرنیوالی تھی وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵ — نے جزیرہ نما اسپین مین فرانسیسیون کو خارج کرنے کی غرض سے بھیجا۔ یہ لڑائیان
انگریزی تاریخ مین پنینسولر وار (Peninsular war) کے نام سے مشہور ہین نپولین کی فتوحات نے
تمام یورپ کی سلطنتون کے دلونمین سرتابی کی جرأت تک باقی نہ رکھی تھی ولنگٹن نے اپنی تدابیر جنگ سے
متواتر زکین دین اور آخر کو جنگ واٹرلو مین عظیم کشت وخون کے بعد نپولین کو گرفتار کرلیا مترجم

۵۴ مشہور جرمن سپہ سالار جس نے فرانسیسیون کو ہزیمت دی۔

مترجم

ایک عالم خاموشی تہا جو چارونطرف چہایا ہوا تہا - تمام اشخاص سکوت مین بیٹھے ہوئے تہے صرف سلطان سفیر سے بہت انبساط کے ساتہہ ترجمان کے ذریعہ سے گفتگو کرتے تہے مکس ملر چونکہ ترکی آداب درباری سے ناواقف تہے - اسلئے اپنے قریب کے وزراسے فرنچ زبان مین گفتگو کرنے لگے - مگر اس قدر مختصر جوابات پائے کہ وہ بہی جلد خاموش ہوگئے سلطان نے غالبًا اس برتاو کو دیکہکر منیر پاشا کی طرف اشارہ کیا جنہون نے آہستہ سے کچہہ وزراے صیغہ جنگی و بحری سے کہا - اور وہ فورًا مکس ملر سے بطیب خاطر گفتگو کرنے لگے سلطان نے وزراے جنگی و بحری کیطرف ایک ہمت دلانیوالی نظر اوٹہائی - جس کا منشا یہ تہا کہ اس بے ادبی کا کچہہ لحاظ نہ کیا جاے - سلطان اور اونکے وزرا کسی نے شراب کے ایک قطرہ کو ہاتہہ نہ لگایا - صرف غیر مذہب والون کے سامنے پیش کی گئی - کلیرٹ (ایک قسم کی شراب) اسقدر پاکیزہ تہی کہ مکس ملر منیر پاشا سے اسکی نسبت بغیر ذکر کئے ہوئے نہ رہ سکے - منیر پاشا شراب پیتے تہے اور شاہی میز کیلئے منتخب کرتے تہے - اونہون نے اپنے شانے ہلائے - جس سے اون کا منشا یہ تہا کہ تم خیال کرسکتے ہو"

ڈز ۲۳ - ۴ جون ۱۸۹۳ء

پوٹیج ونڈسر

پیڈیٹ پاٹیسن اٹے بارکیس

اسکالوپیس ڈی ٹربانٹ جوین دلی

سیلی ڈی - آگنو الارایل

سوپریم ڈی دوبیل آکس ٹرفیس

جاڈ فروئڈ ڈی کیلیس

ایسپیریجیراین رانجیر

پنچ

پولیٹس ڈی گرین اوڈیس

پلاو

انناس آلاوکٹوریہ

باداروٹیس آلاڈیلسی

گلیز

مینو[51] پر منجملہ اور چیزون کے پنچ[52] بہی تہا جس مین برف تہی اور اس قدر اوسکی تیز خوشبو تہی کہ ہر شخص اوسمین الکوہل[53] کی آمیزش بیان کرسکتا تہا۔ مگر سلطان اور اونکے افسرون نے بے تکلف پیا۔ اسکا نام پنچ ہے۔ اور شریعت مین اسکی ممانعت نہین ہے۔ اتفاق سے ہوا مگس بلر شاہی میز کا ایک خلال ساتہ لے آئے اسپر لکہا تہا۔ شاہین ا تو ہمیشہ زندہ رہ"

---

[51] مینو وہ کارڈ ہے جو میز پر رکہا جاتا ہے جس مین دعوت کی اقسام کہانون کے نام ترتیب وار لکہے ہوتے ہین۔

[52] پنچ فارسی لفظ پنج۔ یا ہندی پانچ سے ماخوذ ہے۔ یہ ایک قسم شربات سے ہے جسکے اجزا پانچ حسب ذیل ہوتے ہین۔ عرق[1] (Arrack) چاء[2]۔ شکر[3]۔ پانی[4]۔ اور لیمون[5]۔

[53] یہ لفظ عربی الکحل ہے۔ ال۔ معرفہ۔ کحل یعنی۔ باریک سرمہ۔ اسوجہ سے ہر ایک صاف اور باریک چیز کو انگریزی مین الکہل کہنے لگے۔ بعد کو صرف روح شراب (یا اسپرٹ) پر اطلاق ہونے لگا۔ اور اب اوس شے مایع کو کہتے ہین جو تمام انگور اور اسپرٹ سے بنی ہوئی شرابون مین جزو نشی ہے۔ یہان مراد جزو نشی سے ہے۔ مترجم

ڈز تمام صورتون مین بالکل فرنچ ڈز معلوم ہوتا ہے - مینو کی عبارت ترکی اور فرنچ مین تھی - جسمین ۱۳ احسب تفصیل بالا چیزین لکھی ہوئی تہین - کھانے کی تقسیم نہایت عمدہ طریقہ پر ہوئی - تاریخ دعوت ۲۳ - ۲۴ - جون لکھی تھی - مگر دعوت ہماری جنتری کے مطابق چہارم جون روز سہ شنبہ کو ہوئی -

دو کھانے یعنی - اناناس آلا وکٹوریہ - اور پوٹیج وِنڈسر خاص انگریزی مہمانون کی رعایت سے رکھے گئے ہونگے کوئی ترکی دعوت بغیر پلاؤ کے نہین ہوتی - ہمارے لڑکے - نے بیان کیا کہ جسطرف شاہ وہ بیٹھا تھا اوس جانب بالکل سکوت وخاموشی تھی البتہ جو لوگ اوس جانب شریک دعوت تھے اونہون نے خوب کھایا - دوران دعوت مین سلطان نے منیر پاشا سے ملکہ معظمہ کو یہ مبارک پیغام بھیجا کہ ہز مجسٹی مجھکو نشان شفقت بھیجنے سے جو مخصوص عورات کے لئے ہے اپنی شاہانہ عطوفت کا اظہار اور زیادہ فرمائین گے - تھوڑے روز بعد ایک شاہی افسر تمغہ لے کر آیا - یہ تمغہ قرمزی رنگ کے مخملی خانہ مین رکھا تھا اور اوسپر طلائی ہلال اور ستارہ بنا ہوا تھا مجھکو معلوم ہوا کہ میرا تمغہ بہ نسبت اس قسم کے تمغون کے جو ہز مجسٹی دیا کرتے ہین سب زیادہ پر تکلف اور بیش قیمت ہے - یہ پانچ شعاعون کا طلائی ستارہ ہے - ہر شعاع کے آخری نوک ایک ہیرے پر ختم ہوئی ہے - اور باقی شعاع کے حصہ مین نہایت باریک اور خوبصورت سبز مینا کار ہے - اور اس مین یاقوت کے باریک پھول بنے ہین - یہ پورا ستارہ ایک اور پانچ شعاع کے ستارے پر رکھا ہے جس مین سرخ مینا کار ہے - ان دونون ستارونکے وسط مین ایک گول طلائی تمغہ ہے - اسکے اندر سلطان کا طغرا کندہ ہے - اور اوسکے کنارے پر حاشیہ مین سبز مینا ہے جسکے اندر تین مکرر لفظ شفقت طلائی عربی حرفون مین کندہ ہین - تمغہ کا فیتہ سفید ریشمی دریاموج کپڑے کا ہے - جسکے دونون

سے دہنیر سرخ رنگ کی باریک دہاری دو سبز دہاریون کے وسط مین ہے نشان اوس
فیتہ سے ایک سرخ میناکار ہلال وستارہ کے ذریعہ سے باندہا جاتا ہے - کہانیکے بعد تمام
انگریز مہمان اور جلیل القدر عہدہ دار سلطان کے ہمراہ ایک دوسرے کمرے مین کافی اور
سگاریٹ پینے کی غرض سے گئے - سلطان نے صرف سگاریٹ ہی اپنے ہاتہ سے نہین
تقسیم کئے بلکہ اپنے ہاتہ سے دیا سلائی کہینچ کر میری خاطر کردی - بڑے متصل کمرے مین
جو پہولون اور پتون سے آراستہ تہا باجے کے ساتہ کچہہ تماشے بہی ہو رہے تہے - اور
سلطان نے کسی قدر غرور کے ساتہ کہا کہ تمام باجا بجانے والے تماشا کرنے والے
انگلیچی وغیرہ سب ترک ہین - باجا بہت اچہا تہا اور آوازین عمدہ اور باقاعدہ تہین ہز مجسٹی
کو باجے سے خود بہی بہت شوق ہے - اور بعض وقت اپنے لڑکے کے ساتہ
جو اس فن مین بہت ماہر ہے باجا بجاتے ہین - دیر بہت ہو گئی تہی - اور اس سبب سے
شاہزادہ اوسوقت موجود نہ تہے - مگر ہمنے انکو سلاملق مین خوبصورت عالی گہوڑے پر سوار دیکہا تہا
بہت نازک خوش اندام اور تندرست معلوم ہوتے تہے سلطان نے اپنے مہمانون
کو دیر مین رخصت کیا - اور جب مہمان دوسرے کمرے مین آ گئے اوس وقت وزیر اعظم
نے بیان کیا کہ اب ہز مجسٹی ڈو یا تین بجے تک بیٹہکر کام کرین گے اور پہر سو رہین گے
اسی طرح وہ اپنے کو اور اپنے وزیرونکو بہت کم آرام دیتے ہین - وزیر اعظم نے یہ بہی بیان
کیا کہ سلطان تمام کاغذات کو نہایت ترتیب کے ساتہ رکہتے ہین اور جس کمرے مین وہ
کام کرتے ہین اوسمین سے تاریکی مین بہی جس کاغذ کی ضرورت ہوتی ہے جاکر نکال لیتے
ہین - تمام جزئی اور کلی امور خود سلطان طے کرتے ہین آخر پہر انسان ہین اور اوسکے
ساتہہ ہی اورون کی طرح چوبیس گہنٹہ سے زیادہ نہین رکہتے اسی سبب سے بے انتہا

جزئی اور حقیر کامون کی بہی جو بغیر اونکے حکم کے تصفیہ نہین پا سکتے - اسقدر کثرت ہو جاتی ہے کہ بعض وقت امورات عظیمہ مہینون تک بدون تصفیہ پڑے رہتے ہین - اوسکی ایک مثال یہی موجود ہے کہ برٹش سفیر نے یہ درخواست دی کہ انگلش[۵۱] گوارڈ شپ (حفاظتی جہاز) تہراپیا مین جس بوائی[۵۲] سے بندہا ہوا ہے - ایک اتہلی چٹان سے بہت قریب ہے جس کے سبب بعض وقت تموج سمندر کے باعث جہاز کے ٹکرا نیکا خوف ہے - اور چونکہ اوسکا ہٹانا بغیر حکم سلطانی ممکن نہ تہا - اور اوسکی اجازت ہمارے داخلہ قسطنطنیہ سے قبل چاہی گئی تہی - ہم تقریباً تین ماہ تک ٹرکی مین رہے - اور ہمارے سامنے تک معاملہ کا تصفیہ نہین ہوا تہا -

دعوت یلدیز کے بعد جمعہ کے روز سلاملق مین نشان عزت سمجھکر ہم ہی شریک ہوئے - اور جب منیر پاشا سلطان کا سلام لے کر آئے اسوقت مین نے اپنا اظہار مسرت اور شکرگذاری نشان شفقت کے عطا ہونیکی نسبت حضور سلطانی مین ادا کی جس روز یہ نشان عطا ہوا اسی شب مین مینے اوسے نہایت مسرت اور فخر کے ساتھ ایک بڑی سفارتی دعوت مین پہنا مین اپنے دوران قیام مین دو بارہ سلاملق مین شامل ہوئی -

---

۵۱ انگریزی حفاظتی جنگی جہاز - سفارت کی حفاظت کی غرض سے قسطنطنیہ مین ہر سلطنت کی طرف سے ایک ایک جہاز جنگی متعین تہا - مگر واقعہ آرمنیا کے بعد سے بجاے ایک کے دو جہاز متعین کر دیئے گئے - اس طرح جب کبہی ٹرکی سے کسی معاملہ مین یورپ سے نزاع ہو اوسوقت سلاطین یورپ ہر دم ۱۲ جنگی جہازونکی متحدہ طاقت دباؤ کی غرض سے رکہتے ہین - مترجم

۵۲ سواحل اور بندرگاہون پر ایک آہنی تیرنے والا آلہ ہے جس سے جہازات باندہ دیے جاتے ہین - مترجم

ایک مرتبہ اوسوقت جبکہ نوجوان[۵۱] خدیو موجود تھے - اور اونکے سامنے جب سلطان ایوان مین تشریف لے گئے - ایک بہت بڑی فوجی اج پاسٹ کی قواعد ہوئی تھی - اس قواعد مین بعض بہت سے نوجوان افسرونکو باقاعدہ پریڈ مارچ کی قواعد کرتے ہوئے دیکھکر جسکو اونہون نے برلن مین سیکھا تھا بہت ہی لطف آتا تھا - اسکے ساتھ ہی بعض ضعیف افسر ڈہالو پہاڑ پر تیز چلنے سے ازحد تھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے - اس تمام وقت مین خدیو نہایت خجالت کی حالت مین پائے جاتے تھے - اونکو امید تھی کہ سلطان اونکے ساتھ ایک خودمختار پاشا سمجھکر برتاؤ کرینگے - مگر سلطان نے انکے ساتھ بحیثیت ایک باجگزار شہزادے کے برتاؤ کیا - اور جب ایوان مین اون کی دعوت ہوئی تو وزیر اعظم کے بعد سلطنت کے رکن ثالث کی حیثیت سے بٹھائے گئے - سلاملق کے موقع پر اونکو سلطان کے ساتھ نماز پڑھنے کا اذن نہین دیا گیا - بلکہ صرف جلوس قواعد دکھانیکی غرض سے سفیر کے کوشک کے متصل ایک کوشک مین بٹھائے گئے - سلاملق مین ہماری آخری شرکت کسی قدر مشکلات کے بعد ہوئی مکس ملر کو سلطان نے اونکی کتاب[۵۲] (مشرق کی متبرک کتابین) پیش کرنے کی اجازت دیدی تھی - اور وہ کتاب انگلینڈ سے آگئی تھی - آخری جمعہ آگیا - اور ہمکو خیال نہین رہا کہ ٹرکی مین وقت کا شمار غروب آفتاب سے ہوتا ہے - اور اسی وجہ سے[۵۳] ۱۲ جون

---

[۵۱] عباس حلمی پاشا خدیو مصر -

[۵۲] مشرق کی متبرک کتابین یعنی (Sacred books of the east) چند کتابونکا مجموعہ ہے جسمین قدیم کتب سنسکرت مثل رگ وید - وغیرہ کے ترجمہ شامل ہین - پروفیسر مکس ملر پہلا شخص ہے جس نے قدیم زبان سنسکرت کی بیش بہا جواہرات کو یورپ کے بازارونمین پیش کیا - مترجم

[۵۳] یعنی ۱۲ جون کے بعد سے انگلستان مین جب ۱۲ بجتے ہین تو ٹرکی مین ایک بجکے پچپن منٹ کا وقت

کے بعد سے انگلستانکی اوقات سے سویرے ہونمین پڑھا جاتا ہے۔ اس غلطی کا
سبب تہا کہ ہم اسوقت تک تیار نہین تہے۔ جب تہراپیا سے آخری اسٹیمر سلاملق کی
غرض سے وقت پر روانہ ہوا۔ بڑی مشکلون سے ایک گاڑی پر سوار ہوکر ہم یلدیز کو چلے
پہلے ہم تہراپیا سے سرسبز گہاٹی ٹکر یوینیر وسلاب سرد تک ایک اونچی سڑک پر چڑہتے گئے
اور ایک مرتبہ اس اونچی سڑک سے علیحدہ ہوکر ایک اور دوسری سڑک سے ہم گذرے جو
بلند چوٹی سے نیچے تک باسفورس کے کنارے سیدہی بیرانک چلی گئی ہے سڑک
دریا سے اسقدر دور پہاڑون مین ہوگئی ہے کہ ہماری نگاہ سے سمندر پوشیدہ ہوجاتا ہے
مگر ایشیا کی سمت کے کنارون پر پہاڑ بہت پرلطف منظر پیش نظر کر رہے ہین۔ پہلے یہ
ریتلی سڑک اچھی ملی مگر جس قدر دارالسلطنت کے قریب ہوتی جاتی ہے اسیقدر زیادہ
خراب آتی ہے۔ آخرکار سڑک کے سوراخون اور گہرے گڑہون کے سبب سے ہمکو
مجبوراً سڑک چہوڑ کر کہیتون کے اندر چلنا پڑا۔ جب ہم یلدیز پہونچے تو تمام فوج صف بستہ
ہوچکی تہی رسالونکے اندر سے بمشکل ہم گذر کر صادق بے تک پہونچے۔ وہ سب چہوڑ کر بالکل
ہمارے ساتہہ ہوئے۔ اور ہمکو سفارتی ایوان تک پہونچا دیا۔ مکس ملر نے پہلے ہی سے
ایک علیحدہ کاغذ شرق کی متبرک کتابونکے مرتب کرنے کی غرض وغایت لکھکر جس کا
ترجمہ ایک سفارتی ترجمان سے کیا تہا سلطان کی خدمت مین بہیجدیا تہا۔ اُسی وقت
سلطان کی خدمت مین یہ بہی عرض کردیا گیا تہا کہ ہم ایک ہفتہ کے اندر رخصت ہونیوالے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲۔ ہوتا ہے۔ پس اسوجہ سے عبارت مابعد کا مطلب یہ ہوا ! اگر روانگی کا وقت
۱۰ بجے صبح کے رکہہ لیا جاوے جو قرین قیاس ہے) کہ ہم انگریزی اوقات کے مطابق سمجہتے رہے کہ ابہی
وقت باقی ہے حالانکہ وقت آچکا تہا اور اسٹیمر وقت پر روانہ ہوچکا تہا۔

ہین سلاملق کے بعد جب منیر پاشا نے سلطان کا شکریہ اُن لوگون کی نسبت جو سلاملق مین شریک ہوئے تھے ادا کیا۔ اوسوقت اونہون نے مکس ملر سے یہ بھی کہا کہ سلطان اونکے کاغذ بھیجنے سے بہت خوش ہوئے جسکا ہر مجبئی نے ہر ہر لفظ پڑہا۔ جب سلاملق کی رسم ادا ہو چکی صادق بے نے ہم کو اوس کمرے سے جس مین سب سے پہلے سلطان سے ملاقات ہوئی تہی۔ ایک اور بڑے کمرے مین جہان تمام اشخاص جن سے سلطانی ملاقات کے لئے منتظر تھے پہونچایا۔ یہان ہم سے اور حاجی علی بامین ہمایون سے ملاقات ہوئی۔ حاجی علی نہایت خوبصورت قوی ہیکل اور موقر شخص ہے وہ جس کمرے مین کہ ہم تھے اور جس مین پہلے سلطان سے ملاقات ہوئی تہی دونون کمرون مین برابر آتے جاتے تھے۔ کافی سگارٹ اور مفرح برف پڑے ہوئے بادام کے شربت کے دور ہو رہے تھے۔ اور ہم سب ایک عالم سکوت مین مودبانہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اتنے مین صادق بے جلال الدین افغانی[ف] شاعر کو اپنے ہمراہ لائے۔ یہ ایک بڑے مشہور شیخ ہین۔ ان سے تعارف کرایا گیا۔ مکس ملر اور جلال الدین افغانی مین بڑی دلچسپ بحث کردوث اور سلطنت عثمانیہ کی دیگر

[ف] یہ وہی محب و ہمدرد قوم عالم ہے۔ جسکی سرگذشت ایک عجیب و غریب قصہ ہے۔ اسکا مقصد اصلی تمام دنیا کے سلمانون مین اتحاد پیدا کرنا تہا۔ اس مقصد کی کاربراری کیلئے پیشتر حصص ہند مین اپنے مواعظ سے اثر ڈالتا رہا۔ مگر کامیابی سے غیر متوقع ہوکر وہ مصر مین رہا اور وہان بہی اخبارات و تحریرات کے ذریعہ سے لوگون کو برانگیختہ کرتا رہا۔ آخرکار مصر سے خارج کیا گیا۔ اور فرانس مین جاکر اوسنے ایک اخبار نکالا۔ آخرکار ایک پولٹیکل قیدی کی حیثیت سے نہایت عزت و احترام کے ساتھ قسطنطنیہ مین سنہ ۱۸۹۷ء مین انتقال کیا۔

اقوام کی نسبت فرنچ زبان مین ہوتی رہی - ایک اور روسی جسکو معلومات کم تھی اس بحث مین شامل ہوگیا - اور مکس ملر و جلال الدین افغانی دونون کے خلاف ایک نئے پہلو پر بحث کرنے لگا - مگر وہ دونون آپس مین متفق تھے - ہم سب خاموش اون کے اول سنتے رہے اس عرصہ مین پاشا ہمایون تشریف لائے اور اونہون نے مکس ملر سے کہا کہ حضرت سلطان المعظم کو اونکے کاغذ دیکھنے سے حد درجہ مسرت ہوئی - اور گو کہ وہ آج کام مین نہایت مشغول رہے ہین تاہم ہز مجسٹی ہماری روانگی سے قبل ایکمرتبہ اور ڈنر یا چاے نوشی کے ساتھ ملاقات فرمائین گے اور اسکے لئے ایک وقت مقرر کیا جاوے گا - حاجی علی اسکے بعد جلال الدین افغانی کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ سلطان نے اونکو ایک مکان باسفورس کے کنارے پر عطا کیا - اسکے بعد یہ مکس ملر کی طرف رجوع ہوئے اور کہا کہ سلطان نے سب سے اعلے درجہ کا نشان امتیاز تمغہ لیاقت عطا فرمایا ہے - جو شاذ و نادر کسیکو عطا ہوتا ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ مکس ملر اول غیر مذہب شخص ہین - ہز مجسٹی کے عہدہ دارون مین بھی اول جنکو یہ تمغہ عطا ہوا ہے صادق بے نے جس وقت اپنے ہاتھ سے اوس تمغہ کو مکس ملر کے زیب سینہ کیا - اونکا چہرہ مسرت سے چمکنے لگا - اس مین شک نہین کہ یہ اعلے درجہ کی عطوفت شاہانہ کی علامت تھی - یہ تمغہ ایک چھوٹے سرخ فیتے کے ذریعہ سے جس کے دونون سرے سبز ہین لٹکتا ہے اس مین ترکی زبان مین ذیل کی عبارت کندہ ہے "ان لوگون کے لئے مخصوص ہے جو لیاقت و وفاداری اور استقلال کا اظہار کرتے ہین" ہم یہان سے رخصت ہوئے - ہال کے باہر کا کمرہ ملازمین سے جو بخشش کی طلب مین مجتمع تھے بھرا ہوا تھا ہم نے مترجم سے کہدیا تھا کہ جو مناسب ہو ان لوگون کو دیدین - جو کچھ اوس نے دیا اوسکے

مطابق دو ڈر کی پونڈ یا ایک پونڈ ۱۶ شلنگ انگریزی سکہ کے برابر تھا ہم نے صادق بے
سے کہدیا تھا کہ وہ ایوانی افسرون کو مطلع کردین کہ ہم اس ہفتہ مین ضرور روانہ ہونگے (اگرچہ
ہم جان چکے تھے کہ ہز مجسٹی کے پیام شرکتِ دعوت کے بعد ہم کو منتظر رہنا ہوگا - اور
پھر خاصکر تمغہ لیاقت کے عطا ہونے کے بعد) اگر اعلیٰ حضرت سلطان المعظم ہمکو سفر وطن
سے پہلے شرف باریابی سے معزز فرما سکین -

باب نہم

فصیل کہنہ[۱]

ہمارے لڑکے نے اپنے متعدد خطوں مین پرانی فصیل کی خوبصورتی کی تعریف و توصیف کی تہی - اسی سبب سے ہم نے صادق بے سے ایک روز سہپہر کا وقت اسکے سیر دیکھنے کے لئے مقرر کرایا صادق بے نے بہی اوسے ابتک نہین دیکہا تہا - یہ دیوارین کسی زمانہ مین تمام شہر کو محدود کئے ہوئے تہین - اور بحیرہ مارمورہ کے کنارے پر سراگلیو پائنٹ سے قلعہ ہفت برج تک اوسوقت تک قایم تہین جبتک ریلوے اُس طرف سے نہین

۱ قسطنطنیہ کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ شہر تین طرف سے پانی سے گہرا ہے اور صرف ایک طرف سے خشکی کی راہ ہے پس قدیم سلاطین نے حفاظت کی غرض سے اسکو چارونطرف سے نہایت مضبوط دیوارون نے محدود کیا تہا جو دیوار سراگلیو پوینٹ سے - ایوان سرای تک شاخ زرین کی محاذی ہے وہ بندرگاہ کی فصیل کے نام سے تعبیر ہوتی ہے - اور جو سراگلیو سے یدی قلعہ یعنی ہفت برج تک جنوباً ساحل مارمورا کے محاذی ہے اوسکو دریا کی فصیل سے تعبیر کیا ہے - اور جو ہر دو دیوارون سے زاویے بناتی ہین وہ خشکی کی دیوار کہی جاتی ہے ہر دو مقدم الذکر ریل کی وجہ سے اب بجز چند نشانات کے

نکلی تہی - لیکن ریلوے کے سبب سے یہ لمبی دیوار بالکل توڑ ڈالی گئی صرف بعض بعض مقامات پر کچھہ ابتک قایم ہے - یہ دیوارین سیاح بہت کم دیکھتے ہین - کیونکہ وہان جانیکی راہ شہر کے نہایت گندہ حصہ سے نکلی ہے - سمندر کے کنارے کی دیوارین مثل اور عمارتون کے سب سے پہلے کنسٹنٹائن اعظم کے زمانہ مین بنی تہین - مگر تہیوڈوسیس ثانی (۴۰۸ء سے ۴۵۰ء تک) کے زمانہ مین اسکی پہر پوری مرمت و درستی کی گئی تہی - ان کی صورت پشتون کی سی ہے نیچے کا حصہ بڑے بڑے پتہر کی چٹانون سے بنایا گیا ہے - اور اونکے ایک مساوی خط مین ہونیکا سبب یہ ہے کہ پانی کی سیدہی لہرون کی طاقت ٹوٹ جاوے - اور اوسکو تہپیڑے سے دیوار محفوظ رہے اور دیوارون کی طرح سمندر کے کنارے کی دیوار زیادہ موٹی نہین ہے - کیونکہ سمندر کا حایل ہونا خود ایک بڑی حفاظتی چیز خیال کی گئی تہی - دیوارون مین بہت سے مقامات پر کتبہ ہین جسمین تہیوڈوسیس کا نام ابتک پڑہا جاتا ہے - اور قریبًا دس پہاٹک[۵۱] سمندر کی جانب رکہے گئے تہے جس مین سے گذرنے پر بڑے بڑے عظیم الشان گرجا گہر جو دروازونکے اوپر ہی بنے ہوئے تہے ملتے تہے - اور وسط شہر مین جانیکے راستے تہے - جو دیوارین ہمنے دیکہین وہ اکثر گندہ سڑکون اور جگہہ جگہہ پر ٹوٹ جانیکے سبب سے ضایع ہو گئی تہین - یہ وہ نہ تہین جنکی خوبصورتی کی نسبت ہمارے گائڈ نے لکہا تہا - ہم قلعہ ہفت برج[۵۲]

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷ - معدوم ہے خشکی کی دیوار کسی قدر باقی ہے - اور اسی کا ذکر زیادہ تر اس باب مین مذکور ہے - مترجم

[۵۱] ان دس پہاٹکون کے نام یہ ہین - ۱ - توپ قپوسی - ۲ - دیرمین قپوسی - ۳ - استالار قپوسی - ۴ - نامعلوم ۵ - داؤد پاشا قپوسی - ۶ - اخیر قپوسی - ۷ - جلادی قپوسی - کوچک ایا صوفیہ اسیکے متصل واقع ہے - ۸ - قنتر غالیمانیس - ۹ - نم قپوسی - ۱۰ - ینی قپو - مترجم - [۵۲] دریائی فصیل کی مغربی خاتمہ

تک ریلوے کی راہ سے گئے - یہ ایک قلعہ ہے او ٹہیک اوس زاویہ پر بنایا گیا ہے جسکا ایک خط سمندر کا کنارہ ہے - اور دوسرا خط دیوار ہے - یہ دیوار اس مقام سے شاخ زرین تک خشکی پر پانچ میل کے فاصلہ تک بنی ہے -

قلعہ ہفت برج محمد فاتح کے زمانہ کا ہے جسمین اوسوقت سلطنت کے قیدی رہتے تہے یہ قلعہ اب بالکل شکستہ ہوگیا ہے تین برج بالکل مسمار ہوگئے ہین - اور باقی چار پر گہاس اُگی ہوئی ہے - ایک تاریک پہاٹک سے گذر کر جو ہمیشہ بند رہتا ہے ہم ایک میدان مین پہونچے جس مین قدیم زمانہ مین کسی دوسری سلطنت کا سفیر بحالت جنگ چہڑ جانے کے فوراً قید کردیا جاتا تہا -

سب سے آخری سفیر جو ۱۷۹۸ء مین تہوڑے زمانہ کے لئے قید کیا گیا وہ فرنچ سفیر تہا - قلعہ ہمیشہ جان نثاریون کی نگرانی مین رہتا تہا - اسی قلعہ مین وہ لوگ جن سلطان سے ناخوش ہوتے تہے اوسے لاکر قتل کرڈالتے تہے -

ہم نے وہ کمرہ دیکہا جس مین فرنچ سفیر مقید تہا - فرش زمین کا ہے - اور روشنی وغیرہ کے لئے ایک تنگ اور مختصر روشندان ہے ایک آدمی اسکی بخوبی ایسی حفاظت کرسکتا ہے کہ بہاگنا بالکل محال ہوجاوے - اس برج کے باہر متصل ایک کنوان ہے جسکا نام چاہ خون ہے - اس کوئین مین وہ لوگ ڈالدئیے جاتے - جو ایک متصل چہوٹے کمرے مین قتل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸ - پر محمد فاتح کے زمانہ کا ایک قلعہ تہا جو اب ویران ہے - اسکا نام اصل مین یدی قلعہ ہے - قدیم زمانہ مین قید خانہ تہا جس مین بڑے بڑے درجے کے قیدی رہتے تہے -

کئے جاتے تھے۔ زبانی قصون سے سموع ہوا ہے کہ کونٹ[۵۱] اوبرسکوف سفیر کیتھرائن اعظم[۵۲] اسی کنوئین مین لٹکا دیا گیا تھا۔ اور تین روز تک اسی حالت مین رہا۔ کیونکہ دونون ملکون کے درمیان مین کچھ خفیف غلط فہمی واقع ہوگئی تھی۔ ایک سنگی زینہ پر چڑھ کر ہمنے مارمورہ کا وسیع نظارہ دیکھا جو دھوپ کی تیزی سے نہایت چمکدار ہوگیا تھا اسکی پر لطف کیفیت سیاح کے دل سے کبھی مٹنے والی نہین۔ گرمی بہت زیادہ تھی صادق بے نے بہت ہی مصر ہوکر ایسی بلند اور ڈھالو جگہہ پر جانے کی معذرت کی۔ اور وہ اوسی تاریک کمرے مین بیٹھے رہے۔ مین خیال کرتی ہون کہ انکی نہایت چست وردی جسکا کچھ حصہ غالباً پاجامہ کے اندر تھا اوسنے اونکو معمولی چال سے زیادہ کسی جگہہ چڑھنے اوترنے سے بالکل معذور کر دیا تھا۔ اس تاریک قلعہ سے ہم نکلکر بہت خوش ہوئے۔ اور جلد اپنی گاڑی پر سوار ہوکر پرانی دیوار کے ایک وسیع شگاف مین جو اور دروازون کی طرح نمایان طور پر معلوم

---

۵۱ Count Obrescoff

۵۲ کیتھرائن (Catherine the great) اوسکی ملکہ تھی۔ پیٹر اعظم زار روس ستوفی ۱۷۲۵ء کی بی بی تھی۔ اسکی اصل یہ ہے کہ پیٹر نے سویڈن والون کو ۱۷۰۹ء مین کامل زک دی۔ اس شکست مین جو لوگ قیدی تھے اوسمین کیتھرائن بھی تھی جو ایک سپاہی کی بی بی تھی۔ پیٹر نے اوسکو داخل محل کیا اور بعد مین اوس سے شادی کرلی۔ یہ عورت اپنی فہم و فراست کی وجہ سے بہت کچھ حاوی ہوگئی اور آخر کار ۱۷۲۵ء مین پیٹر کے مرنے کے بعد خود ملکہ ہوگئی۔ اور دو برس حکمرانی کی اس عرصے مین اوس نے لڑکی۔ فارس اور سویڈن سے بہت کچھ معرکہ آرائیان کین۔

مسبحہ

نہین ہوتا تہا داخل ہوئے - اور یہان سے اب پرانی[۵] فصیل کا خوبصورت مگر ویران سین نظر آنے لگا جہانتک ہماری نظر پہونچتی تہی دیوار ایک لمبی قطار مین جسکی جگہ جگہہ برج بنے ہوئے ہین - معلوم ہوتی تہی - تمام دیوار پر گہاس اُگ آئی ہی ہر طرف انگور اور دیگر مختلف جنگلی بیلین شگافدار دیوارون پر پہیلی ہوئی ہین - جہانتک ہم نظر دوڑا سکتے ہین ہماری سامنے فصیل کہنہ برباد و شکستہ حالت مین معلوم ہو رہی ہے - گہاس پہوس جنگلی خودرو انگور اور مختلف قسم کی بیلین اوسکی خوبصورت شگافون کو چہپا رہی ہین - خندق چار صدی گذشتہ سے برابر خودرو نباتات کے اُگ آنے سے بالکل بند ہوگئی ہے - اور اب اوسکی شکل فصیل کے مورچہ کی دیوار اور اندرونی اور بیرونی دیوارون کے سامنے ایک تیسری حفاظتی خط کی صورت مین آگے نکلی ہوئی قطعہ اراضی کی طرح تمام فصیل کی طول مین

۵ یعنی خشکی کی جانب کی فصیل - اس دیوار کی عمومی حالت مختصراً یہ ہے - طول اسکا شاخ زرین کے شمال سے بحیرہ مارمورہ اور قلعہ ہفت برج یا یدی قلہ کے زاویہ تک ۷۰۲۲ گز ہے اپنی ویرانہ خوبصورت منظر مین تمام عالم مین نظیر نہین رکہتی - تاریخی اعتبار سے اسکو چار حصون مین منقسم کردیا ہے - اول تہیوڈوسیس ثانی کی دیوار - دوم - مینول کامنینس کی دیوار - سوم ہرقل کی دیوار - چہارم - لیوار مینی کی دیوار - اسکی تفصیل ساخت یہ ہے - کہ اول ایک خندق ہے جو ۶۵ فیٹ عرض مین اور ۲۲ فیٹ گہرائی مین ہے - اسکے کنارہ ہی پر ایک بلند منڈیر ہے - اور پہر اوسکی پشت پر ایک خالی مسطح جگہہ کئی ذراع عرض مین سڑک کی طرح چہوڑ کر بیرونی فصیل ہے جو ۳۱ فیٹ بلند اور ۱۳ فیٹ عرض مین ہے - اور اسی دیوار مین کل ۹۰ برج مربع مدور اور ہشت پہل وضع کی ہین - اس کی پشت پر پہر ایک عریض راستہ چہوڑ کر اندرونی دیوار شروع ہوتی ہے - جو ۳۶ درعہ بلند اور ۱۴ درعہ عریض ہے - اور کل ۱۱۶ برج ہین اس دیوار کی پشت پر شہر کی سطح تہی - شہر سے باہر جانے کے ۱۴ راستے تہے جسمین سے ۷ عام شاہراہ تہین اور ۷ فوجی راستے تہے -

اس سرے سے اوس سرے تک بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے ٹھیک ہمارے داہنے
ہاتھہ کی طرف طلائی پھاٹک ہے جسکے بازوؤنمین دو سنگ مرمر کے برج ہین - یہ محراب ظفر
تھی جس مین سے قدیم بادشاہ بڑے بڑے موقعون پر شہر مین ٹریمفالیس (Triumphalis)
کی راہ سے پھاٹک کے قریب سمندر کے کنارے اوتر کر جایا کرتے تھے یہ دروازہ اب
بالکل چن دیا گیا ہے - جس سڑک سے ہم گذر رہے ہین اسپر بجز عربی گھوڑون کے اور کوئی
نہین چل سکتا - پہلی سڑک پر کنکر بچھے ہوے تھے مگر اب کنکر بالکل نکل گئے ہین - اور گڑھے
اسقدر ہو گئے ہین کہ ہم نے دور تک اپنے قدم سے چلنا بہتر سمجھا - بائین جانب کھلے میدان
مین ہمنے آرمنین اسپتال اور یونانی یتیم خانے اور دیگر یادگارین دیکھین مگر ہمارا خیال
سب سے زیادہ مسلسل دیوار اور اوسکے برجون اور پھاٹکون کی طرف جو دیوار کے تسلسل
کو توڑتے تھے - رجوع تھا - ہر مقام پر کوئی تاریخی قصہ یادگار یا کوئی عبارت یونانی یا لاطینی
زبان مین کندہ تھی - جس پھاٹک کا نام اب سلیوری قپوسی ہے وہ قدیم زمانہ کا پھاٹک
تھا جس مین سے یونانی - لاطینونکو شکست دیکر فاتحانہ داخل ہوئے تھے - ٹھیک اس
دروازے کے باہر درختون کی جھاڑی مین متبرک چاہ بلوکلی ہے - مجھکو اسکے نہ دیکھنے
کا افسوس ہوا - کیونکہ یہ وہی جگہہ ہے جس کی نسبت مشہور حکایت ماہی نیم بریان کی کہی
جاتی ہے - اس مقام پر چشمے بکثرت ہین - قدیم زمانے مین اس مقام کا نام دالیس[۵]
میری - اڈ - فانٹم تھا - وہ حکایت یہ ہے کہ جسوقت سلطان محمد نے قسطنطنیہ کی
فصیلوپر دھاوہ کیا اور ترکون کی فتح کی خبر گرم ہوئی تو اوس وقت ایک پادری اطمینان سے
اس مقام پر مچھلی بھون رہا تھا - اوسنے اس خبر کو سنکر کہ ترک شہر مین داخل ہوگئے نہایت

S. Mary ad Fontem :

غصہ سے اِس بات کو غیر ممکن سمجھکر اِنکار کیا - اور کہا کہ "مین اوسوقت مان لونگا اگر اِس کڑہائی سے یہ نصف بریان مچھلیان کود کر سمندر مین چلی جاوین -" چنانچہ وہ مچھلیان چلی گئین ان مچھلیون کی نسل مین ابتک جس قدر دیکھی جاتی ہین - انپر کچھہ روشن اور کچھہ سیاہ مثل ماہی نیم بریان کے نشانات معلوم ہوتے ہین - بلوکلی (Balukli) کے حسن و فضا قدیم شعراے بازنطیم کو نہایت عزیز تھی -

قریباً ہر ایک برج پر کتبے ہین - جو یا تو اپنی بنا کی تاریخ بتاتے ہین - یا بعد مین مکرر مرمت و درستگی کی تاریخ - توپ قپوسی کے پہاٹک کے دونون طرف ہمنے دیکھا کہ دیوار بالکل مسمار ہوگئی ہے - توپ قپوسی اسکا نام اسلئے رکھا گیا ہے کہ اس مقام پر ترک نہایت بہاری توپین حملہ کے وقت گولہ باری کے لئے لائے تھے لیکن [۵۱] ندی کے ڈہالو راستہ پر ابتک وہ وسیع [۵۲] شگاف معلوم ہوتا ہے جسکی بہت کم مرمت کی گئی ہے جس مین سے ترک پہلی مرتبہ شہر مین داخل ہوئے - اِسی مقام کے نزدیک وہ جگہہ ہے جہاںنے جنگ صلیبی کے وقت لاطینی شہر مین داخل ہوئے تھے - یہی وہ جگہہ ہے جہان پر اخیری [۵۳] محاصرہ کے وقت جنیوا کا گسٹینانی (Gustiniani -) زخمی ہوا تھا - اوس سخت معرکہ جنگ مین اوسکے قتل ہونے کے بعد اسکی تمام کرایہ کی فوج بھی قتل ہوئی - توپ قپوسی کے اندر وہ مقام ہے جہان قسطنطین (Constantine) گھمسان لڑائی مین دشمن کی امنڈتی ہوئی فوج کے مقابلہ مین نہایت جرات و دلیری کے

[۵۱] ایک ندی کا نام ہے جو فصیل کے نیچے سے بہکر شہر مین ہوکر مارمورہ مین گرتی ہے -

[۵۲] توپ قپوسی اور اودرنہ قپوسی کی وسط مین کسی مقام پر یہہ شگاف ابتک موجود ہے -

[۵۳] محاصرہ سنہ ۱۴۵۳ء جب محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کیا -

ساتھہ مارا گیا۔ محاصرہ کرنیوالون کی فوج قریب دو لاکھہ کے تھی اور باقاعدہ محصور مقابلہ کرنیوالی فوجکی تعداد صرف آٹھہ ہزار تھی۔ مگر ترپن روز تک یہ بہادر مختصر فوج نہایت مضبوطی سے مقابلہ کرتی رہی۔ بہادر قسطنطین کی نعش کشتون کے ڈہیر کے نیچے دبی ہوئی ملی تھی۔ اور اوسکے اس بیباکانہ دلیری سے سلطان محمد کے قلب پر ایسا اثر پڑا کہ اوسنے فورًا اسکے دفن کرنے کی نسبت حکم دیا۔ اور جب ہم قسطنطنیہ مین تھے تو ہمنے سنا تھا کہ ایک چراغ ہر وقت اوس مقام پر روشن رکھا جاتا ہے۔ جہان مشہور ہے کہ قسطنطنیہ کا آخری عیسائی حکمران سورہا ہے کسی گائڈ بک (رہبر کتاب) مین اسکا ذکر نہین ہے۔ لیکن غالبًا یہ صحیح ہوگا۔ قسطنطنیہ کا وہ مقام اس قدر گندہ اور ویران ہے کہ ہم خود اس امر کی تصدیق کرنے کی غرض سے اوس مقام تک نہ جاسکے۔ ایک ایسے عبرتناک مقام کا سین دیکھنا جسکا اثر اسکول کے کمرہ مین رہنے کے زمانہ سے دلپر ہو ایک عجیب بات ہے اور پھر ایک ایسے شخص کے ساتھہ جو فاتح قوم کی نسل سے ہو۔ جس قوم کا باسفورس کے اس جانب رہنا عیسائی دنیا پر ایک بہت بڑا داغ سمجھا جاتا ہے۔ صادق بے اس سین کے دیکھنے سے بہت کم متاثر معلوم ہوتے تھے۔ شاید وہ اس مقام کی نسبت اور توپ قپوسی کے متعلق پوری تاریخی حالات سے واقف نہونگے۔ ہم کو یہ جاننے سے افسوس ہوا کہ انکو اس سے کچھہ دلچسپی نہین ہے۔ ہم نے شہر اور اوسکے حوالی واطراف کی تمام خوبصورتی پر نظر کرکے اپنے ذہن مین صادق بے کو اسوقت کسیقدر معذور خیال کر لیا تھا اگر وہ اسموقع پر اپنے آبا و اجداد کی بہادری پر کسی قدر فخر آمیز ہمدردی کا اظہار کرتے۔ اس دروازہ سے تمام میدان مین سڑک کے بائین جانب دیوارونکے باہر ایک بہت وسیع قبرستان ہے۔ پہاڑ کے اوپر اور دامن کوہ مین جہانتک ہماری نظر جاتی تھی نہایت بلند اور پتلے قبر کے پتھر معلوم ہوتے تھے۔ اور سرو کے درخت

جس قدر یہان ٹہری دیکھے ایسے کہین نظر سے نہین گذرے۔

توپ قپوسی سے قریب وہ دلچسپ اور عجیب وغریب برج ہے جس کا نام ریون ٹاور (Rewan Zower) ہے جو ایک بہت بہاری سنگ مرمر گولہ کی ضرب سے جسکو ترکون نے مارا تہا نیچے سے اوپر تک شق ہوگیا ہے گو کہ وہ نیچے سے اوپر تک شق ہوگیا ہے مگر ابتک یا ہمارے زمانہ قیام تک بدستور اوسکے دونون ٹکڑے الگ الگ قایم تہے۔ ہم نے سنا کہ سنہ ۱۸۹۴ء کے زلزلہ مین وہ بالکل مسمار ہوگیا مگر میرے لڑکے کو وقت نہین ملا کہ اسکی آنکہہ سے دیکہکر تحقیق کرتا۔ لیکن یہ ایک معجزہ معلوم ہوتا ہے کہ ۴۰۰ برس سے اسی حالت پر کہڑا رہا۔

اسکے بعد ہم اورنہ قپوسی یا دروازہ اڈریانوپل مین جزیہ جامع جو پہلے ایک عیسوی چرچ تہا دیکہنے کی غرض سے داخل ہوئے۔ یہ چرچ بارہوین صدی مین ایک بڑی عالیشان محل کی جگہہ پر تعمیر ہوا تہا اوس زمانہ مین یہ حصہ شہر جو اب اس قدر ویران وتباہ حالت مین ہے بلاچیرنی پالیس (Blachernae Palace) کے قریب ہونے کے سبب سے بہت آباد اور بڑا پر رونق تہا۔ یہ محل قدیم بازنٹیم پادشاہون مین لاٹین پادشاہون کا پایہ تخت تہا۔ اور انکے بعد پہر یونانی پادشاہون کا بہی مقر الخلافہ رہا۔ اسی محل سے محاصرہ کی اوس رات مین جب کچہہ امید نہ رہی تہی قسطنطین اخیر وقت تک لڑنے کیلئے آمادہ ہوکر نکلا تہا۔ مین جانتی تہی کہ اِس جگہہ سے اس محل کے کہنڈر کچہہ زیادہ فاصلے پر نہونگے۔ مگر صادق بیے کو اوس سے واقفیت نہ تہی۔ اب اوس محل کا پتہ نہین۔ صرف جگہہ باقی ہے۔ ترک کبہی اس حصہ مین نہین رہے۔ اونہون نے اوسکے تمام بیش قیمت پتہر وغیرہ نکال لئے۔ ان پتہرون سے اونہون نے اپنے مساجد اور مقابر تیار کئے۔ اور

وہ جگہہ جو کسی زمانہ مین مشرقی سلطنت کا مرکز تہی اور تمام جرایم و اسباب تعیش و راحت پسندی کی سیرگاہ اب ایسی خراب و تباہ ہے کہ تمام شہر کے مقامات مین سب سے بدتر حالت مین پڑی ہوئی ہے۔

منبت[۵۱] کار مسجد کے ذکر کا پہر اعادہ کرتی ہون۔ مسجد کے اندرونی و بیرونی دونون دالانون مین ابتک منبت کار ریختہ ویسا ہی ہے۔ اور بہت خوبصورت و نفیس ہے۔ اس مین گاسپل[۵۲] کی ورجن کی تاریخی[۵۳] قصہ کا سین کہنچا ہے۔ پلاسٹر پر تصویرون کے سر ابتک کچہہ معلوم ہوتے ہین جو کسی زمانہ مین تمام چرچ کے اندر بنے ہوئے ہونگے۔ مگر تعجب ہے کہ یہ کام و تصاویر ابتک کیونکر نقصان پہونچنے سے محفوظ رہے۔ کیونکہ چرچ کی تعمیر سے تہوڑی ہی زمانہ بعد مین ترکون نے اسکو مسجد بنا لیا۔ اور اسی طرح کی اور مسجدون مین حتی کہ سینٹ صوفیہ مین منبت کار کی بہت کم علامتین باقی رکہی ہین ہر جگہہ تصویرونپر سفیدی پہیر دی ہے۔

اڈریانوپل کے پہاٹک سے پہر گذر کر ہم دیوارونکے باہر مقام ایوب کی طرف چلے تہیوڈوسیس کی دیوار ٹہیک اُس مقام پر ختم ہوتی ہے جہان ایوب کی طرف ڈہال شروع ہوتا ہے اور اوسکے خاتمہ سے جو دیوار معلوم ہوتی ہے اوسکی نسبت خیال ہے کہ مینول کمنینس نے بنائی ہے۔ اس حصہ دیوار کے بنوانے سے جو تہیوڈوسیس کی ویران شدہ دیوار پر اضافہ

---

[۵۱] جزیہ جامع جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

[۵۲] گاسپل (Gospel) کے لغوی معنی خوشخبری کے ہین۔ مذہبی اصطلاح مین حضرت عیسیٰ کی سوانح عمری کو کہتے ہین۔ یا اون چار کتابون مین سے ایک جو آپکے حالات مین آپ کے چار حواریون نے لکہی ہین۔

[۵۳] انہین چارونمین سے کسی مین حضرت مریم کا تاریخی قصہ بہی ہے جسکا سین اس چرچ کے گنبد مین منقوش تہا۔ مترجم۔

کی گئی ہے۔ مینوں کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ قصر بلاچرنی کی حفاظت اچھی طرح ہوسکے
اس حصہ دیوار مین صرف ایک پہاٹک دلچسپی کی چیز ہے۔ جس مین سے کہا جاتا ہے
کہ ترک فتح کے بعد شہر مین یونانیون کے عقب فوج پر جب بالکل امید نرہی تہی حملہ آور ہوئے
اسکا نام اگری قپوسی ہے۔ دروازہ بند رہتا تہا۔ مگر اوسوقت شاہنشاہ کے حکم سے
فوج کے نکلنے کے لئے کہولدیا گیا تہا۔ اور اسی سبب سے ترکون نے راستہ فوراً معلوم
کرلیا۔ کچہہ ترکی فوج اس مین سے داخل ہوئی ہوگی مگر زیادہ حصہ اسی راستے سے شہر مین
داخل ہوا جو اونکی توپون کی گولہ باری سے بنا دیا تہا۔ اور وہ ابتک ادرنہ قپوسی کے قریب
معلوم ہوتا ہے۔ اوس زاویہ کے نزدیک جہان تہیوڈوسیس کی دیوار کمنینس[۵۱] Comnenus
کی دیوار سے ملتی ہے بلیساریس[۵۲] پالیس یا تکفور سرائی کی ویران علامات معلوم ہوتی
ہین مجکو بعد مین افسوس رہا کہ مین دیوارون کے اندر پہرجا کر اسکی تحقیقات نکرسکی۔ اس
محل کا کچہہ حصہ باقی ہے۔ اور یہ اس سبب سے قابل توجہ ہے کہ بازنٹیم کی عمارتون
مین برج کے علاوہ اب صرف یہی ایک عمارت رہگئی ہے۔ قدیم وینس (Venice)
کے باشندون کے محل اوسکے دیکہنے سے یاد آتے ہین۔ اس محل کے نام کو جنرل[۵۳]
مذکور کے نام سے کوئی تعلق نہین۔ بلکہ صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ صرف لفظ بلاٹا کو
جو قدیم زمانہ مین اس حصہ شہر کا نام تہا بگاڑ دیا ہے۔ اس محل کا دوسرا نام پالیس آف کنسٹان

---

۵۱) Comnenus - جس مقام پر تہیوڈوسیس کی دیوار ختم ہوتی ہے۔ اوسکے بعد سے کمنینس
کی دیوار کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

۵۲) Belisarious - ایک رومی جنرل کا محل۔ بلیساریس (۵۰۵ء سے
۵۶۵ء) ایک مشہور رومی جنرل تہا جسٹینینس کی فتوحات شرقی اسیکی بدولت ہوئین۔

یہی ہے کیونکہ یہ کنسٹائن پورفیرو جنیٹیس[51] کے عہد مین بنا تہا۔

اِس مقام سے سڑک سب سے بدتر اور ڈہالو ہے اور شاخ زرین پر موضع ایوب[52] تک چلی گئی ہے۔ تمام قسطنطنیہ کی اعلیٰ ترین سیرگاہون مین سے یہ مقام ہی ہے اِس جگہہ کو

---

[51] (Constantine Porphyro - genetus.)

[52] موضع ایوب کے تفصیلی حالات حسب ذیل ہین۔ شاخ زرین کے شمال جانب فصیل کے باہر ایک قطعہ اراضی ہے جو اپنے لطیف منظر اور دلکش موقع کی وجہ سے سیرگاہ ہے۔ چونکہ حضرت ایوب انصاری کا یہان مزار مبارک ہے اسلئے اسکو عرف عام مین ایوب ہی کہنے لگے ہین۔ اس مقام پر خواب مین قبر دیکہنے کا واقعہ مصنفہ سلطان محمد کے ساتہ منسوب کرتے ہین مگر اصل مین محاصرہ کی سخت ترین وقت مین شمس الدین نے خواب مین دیکہا جسکی وجہ سے دل شکستہ سپاہ مین تازہ روح آگئی اور جوش مذہب نے اونہین فتح شہر پر جان نثار کرنا آسان کر دیا۔ سلطان محمد نے نہایت عالیشان درگاہ تعمیر کی اور ایک جامع مسجد بھی تعمیر کی اور اب یہ درگاہ اور مسجد بڑے احترام کی نظر سے دیکہی جاتی ہین۔ اس مین سلاطین ترک کی رسم تاجپوشی عمل مین آتی ہے۔ ملا چلبی آفندی جو صوفیہ کرام کی فرقہ مولویہ کے خلیفہ کا لقب ہے شہر قونیہ مین رہتے ہین وہ اپنے ہاتہ سے اِس رسم کو ادا کرتے ہین۔ مسجد سنگ مرمر کی ہے۔ وسط مین بڑا گنبد ہے اور اوسکے اطراف مین چہوٹے گنبد اور نصف گنبد ہین اس مسجد کے مغربی سمت روضہ ہے۔ جو بیش قیمت سامان آرائش و زیبائش سے مزین ہے متبرک مقام ہونے کی وجہ سے اکثر عمائد سلطنت شیوخ الاسلام اور ممبران خاندان شاہی یہان مدفون ہوتے ہین۔ منجملہ اور قبور کے دو قبرین سلطان عبدالعزیز متوفی کی ہمشیرہ عادلہ سلطانہ کی دو بیٹیون کی ہین جس مین سے ایک پر حسب ذیل پر درد کتبہ لکہا ہے۔ جو سادگی الفاظ کے ساتہ دلی درد و غم کو ظاہر کرنے کی وجہ سے قابل نقل ہے۔ "ایک کلی جو ابہی اچہی طرح کہلی بہی نہ تہی اپنی مراد پر پہونچنے سے پہلے شاخ سے توڑلی گئی وہ اوس سایہ دار سرسبز مقام پر منتقل کردی گئی ہے جہان پہول کبہی نہین کملاتے۔

کو جمعہ کے روز ایک مرتبہ قبل ہم نے اوسوقت دیکھا تھا جب صادق بے نے ہم کو ایشیا
کے آب شیرین کی ایک سلطانی دس ملاحون سے چلنے والی کشتی مین سیر کرائی تھی ۔ سامنے
کی خوبصورت مسجد اوس مقام کا حوالہ دیتی ہے جہان ۶۶۸ء مین عربون کے پہلے حملے
قسطنطنیہ مین حضرت ایوب محمد صاحب صلعم کے صحابی شہید ہوئے تھے ۔ اس واقعہ
کے ۸۰۰ برس کے بعد یہ مقام سلطان محمد نے خواب مین دیکھا ۔ اور اوسی جگہہ مسجد تعمیر
کرائی ۔ کسی عیسائی کو نہ اوسکی زیارت کی اور نہ اوسکے بیرونی قرب مین رہنے کی اجازت ہے
اس مسجد مین سلاطین آل عثمان کی تخت نشینی کے موقع پر عثمان بانی سلطنت عثمانیہ کی
تلوار باندہی جاتی ۔ اسکے قریب ایک بہت بڑا کارخانہ ترکی ٹوپی کا ہے ۔ جہان تمام فوج
کے لئے ٹوپیان تیار ہوتی ہین ۔ مشرقی منظر کا نظارہ اسوقت اپنی حقیقی حالت کیساتھ
دوبالا ہوگیا تھا کیونکہ ایک بڑی لمبی اونٹون کی قطار جسمین بار لدا تھا سبز پہاڑون کی
بلندیون سے جو شاخ زرین کے کنارون سے شروع ہوجاتے ہین مقام ایوب کے
اوس پار آہستہ آہستہ جارہے تھے ۔

دیوارونکا تذکرہ رہگیا ۔ اب سواے اوہر اودہر چند پہاٹکون یا برجون کے اور کوئی چیز قابل
بیان نہین ہے ہم دیوارونکے باہر اوس سڑک سے جو شاخ زرین اور فصیل کے وسط
مین ہے فانار یا یونانی محلہ مین سے ہوکر آگے چلے اس سمت مین بجز چند وینیشن
(Venetian) عمارات کے اور کچھہ نہین ۔ جو اوس زمانہ کے مختصر محلونکو یاد دلاتی
ہین جب وینس والونکا دباؤ زیادہ تہا ۔ شہر کے اس حصہ مین یونانی اور یہودی زیادہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸ ۔ اوسکی والدین کی آنسو ہمیشہ اوسکو سرسبز کرنیوالی تراوٹ پہونچاتے رہینگے یہان اوسکی مغفرت کیلئے ۔ فاتحہ
پڑہتے جاؤ ۔ ۱۸۵۵ء دلشکستہ مان اس واقعہ کے دو ہفتونکے بعد راہی دار البقا ہوئی ۔ مترجم

آباد ہین - سڑک اس قدر خراب ہے کہ ہم بمشکل اندرونی پل تک پہونچکر جہان آہن پوش جنگی جہاز لنگر زن ہین - اوس سڑک پر پہونچے جو سینٹ جمیس پیپ ڈی مارٹس کے عقب سے پہاڑ پر چلی گئی ہے - اور وہان سے ٹرام لائن کے متصل سڑک سے انگریزی سفارتخانہ مین داخل ہوئے قسطنطنیہ مین ہمنے جو کچھہ دیکھا اسمین یہ فصیلین شہر کی اصلی تاریخی حالات کا مرکز ہین - قدیم بازنٹیم کے عہد مین شہر گلیہ پوئینٹ سے آگے آباد نہ تھا - اور مسطح میدان اوسکے عقب مین تھا - صرف قسطنطین تھا جسنے شہر کو اُن حدود تک پہونچا دیا جو موجودہ استنبول کے حدود ہین - تمام شہر فصیل سے محدود تھا جو بعد مین دیگر سلاطین اوسکو مضبوط کرتے رہے - جسکو اب ہم بھی دیکھتے ہین - ان دیوارونپر اہل ہنگری اہل فارس - عربون - اور صلیبی جنگ آورون نے حملے کئے ہین بعد ازان مفتوح یونانیون نے شہر پر قبضہ کیا - جنکو دو ڈنسو برس کے بعد پہر عثمانی ترکون نے زیر کیا - ان تمام واقعات کے آثار دیوارون پر اب تک معلوم ہوتے ہین - جو چار سو برس سے مسلسل تباہ حالت مین زوال پذیر ہو رہے ہین کیونکہ ترک اچھی طرح جانتے ہین کہ وہ شہر کی حفاظت فصیل کے ساتھہ) موجودہ جنگی معرکون مین بالکل نہین کر سکتے - سیاح ان دیوارونکو دیکھکر اس وسیع شہر کی قسمت اور ہلال کے سامنے صلیب کی کمزوری اور ضعف کو بخوبی معلوم کر سکتا ہے - مگر اب تمام برجون اور پھاٹکون پر جو کسی زمانہ مین ایسے سخت معرکۂ کارزار رہے ہین - جلی حرفون مین "امن بربادی" لکھا ہے سیاح جنگ و جدل و نیز امتداد زمانہ کے سبب سے جو شگاف و گڈھے ہو گئے ہین انکو فرن عشق پیچان کی بیلون اور مختلف پودونکو اپنی سبز پوششون سے چھپاے ہوئے دیکھکر دل مین یہ کہتا ہوا پھر واپس جاویگا کہ ایسا مرکب سین شان و شوکت تباہی کا دنیا مین سواے اسکے کہین اور دیکھنا مشکل ہے -

باب دہم

باسفورس پر دعوتون کے جلسے

صرف نام ہی کانون کو بہلا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اسکا لطف وہی شخص خوب جانتا ہے جس نے باسفورس کے خوبصورتی پرلطف جلسے اور تعجب خیز سمان دیکھا ہے۔ نوین جون میرے لڑکے کی سالگرہ کا دن تہا۔ ہم نے اوس روز کی یادگار مین اوسکے تمام دوستونکو جو بیرا مین اسپر مہربانی کرتے رہے ہین مدعو کرنا چاہا۔ ہمارے دوست صادق بے نہایت گرمجوشی کے ساتہہ اس تجویز مین شامل ہوئے۔ پرنکو یو جو جزائر پرنس مین سب سے بڑا جزیرہ مارمورہ مین واقع ہے۔ اور جہان سے قسطنطنیہ کا دہندلا سمان بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ اس دعوت کے لئے منتخب کیا گیا صادق بے نے وعدہ کیا کہ وہ ضرور سلطان سے سواری کے لئے ایک شاہی دخانی کشتی کے لئے عرض کرینگے سفارت کی منتظمہ نے کہانے وغیرہ کے انتظام کا ذمہ لیا اور نہایت خوبی سے اوسے پورا کیا۔ ہم نے دوستونکو اطلاع دی۔ اور جب سب انتظامات ہوگئے۔ صادق بے

آئے اور کہا کہ سلطان جو جزوی اور کلی امور سے بخوبی واقف ہین۔ اپنا اسٹیم لانچ دینا نہین چاہتے ہین۔ کیونکہ سال گذشتہ مین ایک بہت ناگوار واقعہ پیش آیا جسمین سلطان کا ایک اسٹیم لانچ جس مین تمام سنہری کام تھا دریا مین غرق ہو گیا۔ اسکے معاوضہ مین اعلیٰ حضرت نے نہایت مہربانی سے دو دس ملاحون والی کشتیان اور ایک سلطانی کوشک باسفورس پر دعوت مین استعمال کے لئے عطا فرمائی ہین۔ یہ کوشک کنڈیلی[51] کے اوپر ہے اور ایشیا کے آب شیرین[52] کے دہانہ پر رومیلی حصار[53] کے قریب جو سب سے تنگ باسفورس کا راستہ ہے واقع ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہان سے زرزیس[54] [illegible]

[51] قسطنطنیہ کی ایک سیرگاہ ہے۔

[52] ایک ندی کا نام ہے۔

[53] دہانہ باسفورس کے تنگ مقام پر دو قلعہ نہایت زبردست ہین۔ یورپ کی سمت جو قلعہ ہے اوسکا نام رومیلی حصار ہے جسکو سلطان محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ نے سنہ ۱۴۵۲ء مین محاصرہ کے ابتدا کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ اور جو قلعہ اوس کے مقابل ایشیائی سمت ہے اوس کا نام اناطولی حصار ہے جس کو بایزید اول نے تعمیر کیا۔ ان ہر دو قلعون کے وسط سے قسطنطنیہ کا بحری راستہ ہے جنگ کی حالت مین جہازات کا گذر تنگی دہانہ کی وجہ سے غیر ممکن ہے۔ قلعہ رومیلی کی نسبت متعلق یہ امر دلچسپ ہے کہ اس قلعہ کا بیین یا وضع تعمیر بلفظ (محمد) ہے۔ ہر ایک میم بجائے خود ایک عظیم الشان برج ہے۔ تینون میمون کے تین زبردست برج ہین۔ اور قدرتی طور پر جنگی ضرورت کے بالکل مطابق واقع ہین۔ ہر ایک برج اور اوسکے متعلقہ عمارت کی ساخت کے لئے ایک ایک جنرل مقرر تھا۔ جس کے تحت دس ہزار معمار تھے۔ اس طریقہ کے ساتھ یہ قلعہ کل تین ماہ کے عرصہ مین مکمل ہو گیا۔ مترجم۔

[54] زرزیس دارا کا بیٹا تھا جس نے سنہ ۴۸۰ قبل مسیح مین قریب ستائیس لاکھ فوج کے ساتھ یورپ

اترا تھا اور باسفورس کی خوبصورت مقامات مین شاید اس سے زیادہ کوئی خوبصورت مقام نہوگا-

گو ہم دسے پہلے پر نکو یومین دعوت کرنا اور سکے گنجان درختوان مین پیرنا چلنا چاہیے تھے- مگر چونکہ سلطان نے مہربانی سے ایک سلطانی کوشک عطا فرمائی اسلیے مجبوراً شکر گذاری کے ساتھ اسی کو قبول کرنا بہتر سمجھا گیا- مقررہ گھنٹہ پر تمام ہم دوست توپخانہ کے بندرگاہ پر مجتمع ملے- جہان دو سلطانی کشتیان تیار ملین- ہر ایک کشتی پر دس دس قایق جی سفید اور سنہری پاجامے اور سفید بروصہ کی ریشمی جاکیٹین جسکی سنہری قور تہی- اور ایک ترکی ٹوپی پہنے ہوئے- تھے ہماری پارٹی مختلف اقوام سے شامل تہی مگر زبان عموماً انگریزی رکہی گئی تہی- ان تیز چلنے والی کشتیون پر سوار ہو کر ہم روانہ ہوئے- اور راہ مین کنارے پر پہلے خوبصورت طولمہ باغچہ کی سنگ مرمر کی عمارت نظر آئی- اسکے بعد قصر چراغان ملا جہان سلطان عبد العزیز قتل کیے گئے تھے اس قصر مین اب سلطان حال سے سابق سلطان[۵] اپنی زندگی کے دن بسر کر رہے ہین- کوئی جہاز یا کشتی اسکے قریب سے نہین گذر سکتی- کیونکہ ہر وقت سنتری پہرے دیتے رہتے ہین- اور ذرا سے کھٹکے پر فوراً گولی مار دیتے ہین- اسکے بعد سب سے خوبصورت قصر بیلربے ملا موسم گرما کے محلون مین اس سے بڑھکر کوئی خوبصورت قصر نہین ہے- اس قصر کو بدنصیب سلطان عبد العزیز خان نے بنوایا تہا- ایک گھنٹہ سے کچھ کم مین ہم سمندر کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۲- پر حملہ کیا- جس مقام سے فوج نے عبور کیا تہا وہ وہی مقام ہے جہان قلعہ رومیلی حصار اب موجود ہے- جو یہاڑی متصل کنارہ دریا ہے اوسکو عرصہ تک اسی مناسبت سے تخت دارا کے نام سے منسوب کرتے رہے- مترجم

[۵] سلطان مراد خامس جو اب بہی مقید ہین- مترجم

بھیانک موجون سے مقابلہ کرتے ہوئے شاہی قصر مین جو بالکل سنگ مرمر کا ہے پہونچے
یہ قصر سلطان عبد المجید خان (۱۸۳۹ء سے ۱۸۶۱ء) کی والدہ نے بنوایا تھا۔ اپنے ملازمون
کو چھوڑ کر جو قبل سے ایک اور کشتی مین کھانے کا سامان لائے تھے۔ اور انتظام کر رہے
تھے۔ ہم اس قصر کی سیر کرنے لگے۔ ہر ایک منزل پر چار کمرے ہین اور ایک نہایت
عمدہ وسط مین ہال ہے جسکے گرد متعدد آفس کے کمرے ہین۔ کمرون مین نہایت عمدہ
جڑاؤ میزین اور کرسیان رکھی ہین دراز دار لکھنے کی میزین جس مین کھداؤ اور جڑاؤ
کا کام ہے متعدد موجود ہین۔ پردے نہایت مغرق کام کے پڑے ہین اور فرش بجاے
قالین کے چمکدار پتھر کا ہے۔ جس مین پھول۔ بوٹے کھود کر بنائے ہین۔ صرف قصر
ہی کی دیوارین بالکل مرمر کی نہین ہین۔ بلکہ مربع باغ کی ہر چہار طرف دیوارین بھی سنگ مرمر
کی ہین۔ دیوار کے ہر چہار سمت وسط مین ایک ایک سنگ مرمر کا نہایت خوبصورت
کھداؤ کے کام کا پھاٹک ہے منجملہ اور مکانات کے یہ قصر بھی ایمپرس یوجینی کو عاریتاً نہایت
آراستہ کر کے دیا گیا تھا۔ ہم سب نے تسلیم کیا کہ یہ مقام بہ نسبت کھلے ہوئے پرنکیپو
کے ٹرکی مین دعوت کے لئے بہت ہی مناسب تھا۔ دعوت کے کھانے ایک
بیش قیمت میز پر جو بڑے کمرے مین بچھی ہوئی تھی چنے گئے۔ اس قسم کے اور بہت
باسفورس پر شاہی کوشکین ہین جو وقتاً فوقتاً شاہی معزز مہمانون کو عاریتاً قیام کے لئے
دیجاتی ہین۔ اور ہمارے قصر کی طرح تمام قصر اور کوشکین نہایت آراستہ اور صاف
اور ستھری رہتی ہین۔ قصر بلربے مین اکثر یورپ کے شاہی خاندان کے لوگ ٹھیرائے
جاتے ہین۔ کھانے سے فارغ ہو کر نوجوان مہمان باہر جا سنگر اسبات پر مصر ہوئے
کہ اندر بجایا جاوے۔ ایک اٹالین اندر ارگن بجانے لگا اور اوسکے ساتھ نہایت چکنے

فرش پر سب ناچنے لگے ۔ صادق بے نے چونکہ برلن مین رہکر رقص کی اچھی طرح تعلیم پائی تھی ۔ بہت گرمجوشی کے ساتھہ اور نہایت عمدہ طریق پر سب کیساتھہ رقص کرنا شروع کیا ۔ اکثر مہمان ٹہلتے ہوئے باغ کے باہر سنگ مرمر کے فوارہ کو دیکھنے چلیگئے اسپر نہایت خوشخط عربی کے کتبے لکھے ہین ۔ یہ فوارہ اس لمبی اونچی سڑک پر واقع ہے جسکے دو رویہ سایہ دار درخت ہین ۔ اور جو گیوگ صو[51] یا ایشیا کے آب شیرین کے کنارے کنارے دور تک چلی گئی ہے ۔ افسوس کہ جمعہ کا دن نہ تہا کیونکہ موسم گرما کے مہینون مین جمعہ کے دن سبز پہاڑ ترکی لیڈیون سے جو اپنے اپنے قالینون پر بیٹہکر چاء اور سگاریٹ پیا کرتی ہین ۔ بہرا ہوتا ہے ۔ رقص کے بعد پہر ہم اپنی کشتیون پر سوار ہوئے اور ایشیا کے آب شیرین کی ندی کی راہ سے ایاز مایا چاہ متبرک کی طرف عربی باجا سننے کے لئے جو سہ پہر کے وقت پبلک باغ مین بجتا ہے گئے ۔ یہ مقام کچہہ زیادہ دلچسپ نہین ہے ۔ نہ انگلنڈ کی ندیون سے کچہہ زیادہ پرلطف ہے ۔ مگر ہمکو معلوم ہوا کہ ترکی شعرا یہان کی خوبصورتی کو اپنے اشعار مین بہت ذکر کرتے ہین ۔

چاہ متبرک پر پہونچکر ہم خشکی پر اُترے ۔ بندر گاہ ایک ڈہلو وضع کی زمین ہے ۔ جو ندی تک تک ڈہلوان چلی گئی ہے ۔ کرسیان فوراً لائی گئین اور ہم ایک لمبی قطار مین باجا بجانے والون کے سامنے بیٹھے ۔ باجا ہمکو کچہہ وحشیانہ آواز مین ہونے کے سبب سے پسند نہ آیا باجا بگل اور ڈہول وغیرہ سے شامل تہا ۔ اور عربی مین اوسکے ساتھہ کچہہ گاتے بہی تہے ۔ آوازین بہت خراب تہین ۔ اور مکس ملر نے بیان کیا کہ جو آوازین اونہون نے قصر یلدیز مین

[51] گیوگ صو کے لفظی معنے "نیلی ندی کے ہین ۔ مگر مشہور" ایشیا کی آب شیرین" کے نام سے ہے ۔ مترجم

دعوت کے وقت سنی تہین اون سے اوسکو کچہہ نسبت نہ تہی - ہمارے پشت پر بلند ٹیکری پر ایک خنجری دار مقام ہے جس مین ترکی لیڈیان بیٹہکر باجا سنتے ہین - کافی پینے کے بعد ہم نے اونکے دیکہنے کی خواہش ظاہر کی - اور ہماری پارٹی کی لیڈی جو ترکی زبان جانتی تہی ہم کو ساتہہ لے چلنے پر آمادہ ہوئی - ہم چڑہائی پر چڑہے اور خنجری دار پہاٹک مین داخل ہوکر ایک بڑی لمبی گیلری مین جس کے چارونطرف خنجریان لگی تہین پہونچے گو اون کو باہر سے کوئی نہین دیکہہ سکتا تہا - مگر وہ اندر سے جو کچہہ باہر ہوتا تہا بخوبی دیکہہ سکتی تہین - ہماری پارٹی کے پہونچنے سے سبکو ہمارے ساتہہ ایک خاص دلچسپی ہوگئی تہی - کیونکہ ہمارے ساتہہ ایک ترکی شاہی ایڈیکانگ تہا - ان عورتون نے ہماری پارٹی کے لوگون کی نسبت جس مین نوجوان لڑکیان - اور مرد اور بڈہے تہے حالات دریافت کیے - ان مین سے ایک نہایت خوبصورت لیڈی ہماری طرف متوجہ ہوکر ہم سے گفتگو کرنے لگی - اوس کو ہمارے کہلے چہرون پر کسیقدر رشک معلوم ہوتا تہا - اوس نے کہا کہ "یشمک[۵] "نہایت دبیز ہے (یہ یشمک نہایت عمدہ ریشمی کپڑے کی تہی") اور چونکہ ناک اور منہ سے بالکل بند ہی ہوئی ہے - اسلئے گرمی مین تکلیف معلوم ہوتی ہے" گرمی زیادہ تہی - اور پردہ بہی تہا - اسلئے اوسنے اپنی یشمک اوتار ڈالی - وہ ہمین آزاد دیکہنے سے کچہہ متحیر نہ معلوم ہوتی تہین - بلکہ ہماری آزادی پر کسیقدر رشک کے ساتہہ نظر ڈالتی تہین ہماری ملاقات سے ان کو فی الحقیقت بہت مسرت ہوئی -

شام قریب تہی - اور صادق سب نے واپس چلنے پر اصرار کیا - کیونکہ تنگ آبنائے مین

---

۵ یشمک ایک قسم کا برقعہ ہے - جو ترکی لیڈیان سر اور منہ سے ٹہدڑی تک لپیٹ لیتی ہین نہ صرف آنکہین کہلی رہتی ہین - مترجم

کشتیون کی کثرت سے ہمارے بڑے بڑے بوٹون کے لیے راستہ کے مسدود ہوجانے کا اندیشہ تہا۔ ہم نے بیدلی کے ساتہ منظور کیا۔ اور ایک مرتبہ اور گیوک صو سے گذر ہوا مگر اب ہماری کشتی بہ نسبت بیشتر کے تیز چل رہی تہی۔ کیونکہ دریا کی موجونکا رخ ہی اُسی جانب تہا ہم نے اسوقت باسفورس کے سطح آبی پر سیکڑون ہلیکوون (ایک قسم کی سیاہ دریائی چڑیا جو ہر وقت سطح کے اوپر اُڑتی رہتی ہے) دیکھی جو اپنے پرونکو خفیف پانی مین ڈبوتی ہوئی اوڑ رہی تہین۔ انکی نسبت کہا جاتا ہے کہ کسی نے انکو خشکی پر بیٹہا ہوا ندیکھا ہوگا۔ انکی ہر دم اُڑنے سے اُنکا نام (ضایع شدہ روحین) مشہور ہوگیا ہے رات کے وقت وہ غالباً بحر اسود کے دہانے پر سنگ موسیٰ کی چوٹیون پر پناہ لیتے ہونگے۔ ہم بہت جلد بندرگاہ توپخانہ پر پہونچکر اپنے دوستون سے رخصت ہوئے۔ یہ دن ہمارا اسطرح خوشی سے گذرا ٹرکی مین ہماری دوسری دعوت پہلے سے بالکل مختلف تہی۔ باسفورس پر ہم تہراپیا مین اسوقت منتقل ہوکر ہوٹل مین مقیم ہوئے۔ جب سفارتخانہ بہی وہان اُٹہ گئے تہے۔ ابتدائی جولائی مین قایم مقام سفیر برطانیہ (کیونکہ سفیر رخصت کے باعث غیر حاضر تہے) نے بلگریڈ[۱] کے جنگل مین باغچہ کوئی کے قریب بند پر ایک مشترکہ دعوت کا جلسہ تجویز کیا۔ بند بڑے بڑے حوضون کے ہین۔ جن مین موسم سرما کی بارش کا پانی جمع کیا جاتا ہے۔ اور یہ پانی شہر مین تقسیم ہوتا ہے۔ جن حوضون کے قریب ہم نے دعوت تجویز کی تہی وہ سلطان محمود بند اور

---

[۱] بلگراڈ (Belgrad) ایک جنگل ہے جو ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ اور اپنے حسن وخوبصورتی مین نظیر نہین رکہتا۔ بڑے بڑے حوض جنسے قسطنطنیہ مین آب رسانی ہوتی ہے اسی مین واقع ہین انہین حوضون سے تحفظ کی وجہ سے اسکی ایک شاخ تک کاٹنے کی اجازت نہین۔ مترجم

والدہ ہند کے اسماسے موسوم ہین - یہ حوض اس طریقہ پر بنے ہین کہ دو پہاڑیون کے بیچ
مین ایک بہت بڑا ٹھوس بند سنگ مرمر کا بنا کر پانی روک دیا ہے - تین طرف سے جو
پہاڑ اونکو محدود کرتے ہین - وہ شاہ بلوط - صنوبر وغیرہ درختون سے بالکل سرسبز ہین -
ان جنگلون کی بڑی ہوشیاری سے حفاظت کرنے پر حوضون مین پانی جمع ہونا
منحصر ہے -

ہماری پارٹی انگلش اور جرمن سفارتون اور ہم لوگون سے شامل تھی - پارٹی کے
اکثر لوگ گاڑی پر سوار ہوکر چلے گئے - اور باقی دیسی سواریونپر سوار ہوئے - گاڑی کے
اندر چار آدمی بیٹھ سکتے ہین - اور اوسپر ایک قسم کی چھت شامیانون کی قطع پر سایہ کی غرض
سے لگا دیتے ہین - اور گاڑیون مین کسائی ہونے اور سڑک کے خراب ہونے کے
سبب سے عرب گھوڑے اکثر ٹھوکرین کھا جاتے ہین - جس سے گاڑی کے اندر
لوگونکو بہت تکلیف ہوتی ہے مگر تاہم حوضون تک سڑک اچھی ہے - یہ سڑک
باسفورس کے کنارے سے بالکل ملحق ہوکر گئی ہے - راہ مین کرج بورنو ملا - اسکے
متصل درختون کی جھاڑی مین ایک ایازما یا متبرک کنوان ہے - بویکدرے کے قریب سے
گذر کر گاڑی تیزی سے خشکی کے سمت مڑ کر گھاٹی ٹکلان کے نیچے پہونچی - یہ گھاٹی ہر ایک
درجہ کی ترکی لیڈیون کے خاص دلچسپ سیر گاہ ہے - ہر ایک سیاح پر لطف دنون
مین سہ پہر کے وقت متعدد گروہ عورتون کے قالینون پر بیٹھی ہوئے دیکھیگا - اس مقام
پر ہم نے قریباً بیس عرابات یا چھکڑے جن مین سفید بیل جتے ہوئے تھے - اور جن مین
برقع پہنے ہوئے عورتین بیٹھی ہوئی تھین اسی پہاڑ سے واپس آتی ہوئی دیکھین
ان عورتون نے اپنا تمام بدن اسی پہاڑی پر بسر کیا تھا - قالین چھکڑون مین لپٹے

ہوئے بہرے ہین - بعد کو معلوم ہوا کہ یہہ بارات تہی - گاڑیان تہرابیا کی راہ سے بنی کوی کی سمت (باسفورس سے دوسرے موضع پر) جارہی تہین - وقت تنگ ہوتا جاتا تہا اور اسی سبب سے گاڑیان نہایت وحشیانہ طریق پر گہبرائی ہوئی آواز سے بیلون کو ہانک رہے تہے - کیونکہ ترکی عورتون کو اپنے مکانون مین قبل شام کے ضرور پہونچ جانا چاہیئے - تیرگی بالکل پہیل گئی تہی - جب یہ طویل سلسلہ گاڑیون کا اُس گوشہ سے گذر کر نگاہ سے غائب ہوگیا - جونہی کوئی کوتہرابیا سے پہپانا ہے - تو گاڑیون مین لالٹینین جلائی گئین سب نے پٹاخے اور ہوائیان چہوڑنی شروع کین - ان گاڑیون کا سلسلہ دور سے اندہیری رات مین ایک بڑی عظیم الشان کرم شب تاب کی طرح معلوم ہوتا تہا - بیل باوجود گاڑی بانون کے شور وغل اور کوڑے مارنے کے اپنے قدمون سے آہستہ آہستہ رینگ رہے تہے - گہاٹی کلان کے ادہر دو بہت بڑے درخت ہین جنکے تنے بالکل خالی ہین اُن مین سے ایک تنہ اسقدر وسیع ہے کہ اچہا خاصا چہوٹا سا کمرہ معلوم ہوتا ہے - یہ کمرہ ترکی لیڈیان قہوہ خانون کی طور پر استعمال کرتے ہین اور اس پہاڑی پر چار زانو بیٹہکر اپنا تمام دن سیر وتفریح مین صرف کرتی ہین - بعضون کا قیاس ہے کہ یہ درخت گارڈفری[۵۱] آف بولین کے عہد کے ہین - سڑک سے تین میل کی

---

[۵۱] گارڈفری آف بولین (Godfrey of Bouillon) بلجم کا ایک ڈیوک تہا سنہ ۱۰۶۱ء مین پیدا ہوا - پہلی جنگ صلیبی مین وہ اعلی سپہ سالار فوج تہا - جس وقت عیسائیون نے بیت المقدس پر تسلط حاصل کرلیا - اوس وقت یہی شخص حاکم اعلی یا بادشاہ تجویز کیا گیا - جسنے ازراہ انکسار اپنا لقب حامی بیت المقدس مشہور کیا اسنے سنہ ۱۱۰۰ء مین انتقال کیا -

سب جسم

فاصلہ پر گہاٹی کلان محمود اول کی کمیری یا (گندرگاہ آب[۵۱]) سے منقطع ہوتی ہے جوان حوضون کے پانی کو پیرا اور غلطہ کی طرف لیجاتا ہے اور قدیم بازنطیم سلطنت کے کمیریون کی طرح نہایت خوبصورت اور عالیشان ہے سڑک کمیری کی ایک محراب سے نکلی ہے جس مقام پر وہ گہاٹی کلان کے خاتمے پر پہونچتی ہے اوسی مقام پر داہنی سمت مڑکر کسی قدر فاصلہ سے وسیع اور عمدہ سڑک کی صورت مین پہر دائین طرف مڑکر ڈہالو راستہ سے نیچے اوترکر موضع بلگریڈ مین پہونچتی ہے ۔

جس مکانمین لیڈی میری وورٹلی مانٹاگو[۵۲] رہتی تہین وہ اب بہی یہان سے معلوم ہوتا ہے بند کلان بلگریڈ کے متصل ایک مختصر صنعتی جہیل معلوم ہوتی ہے جسکے چارون طرف جنگل ہے ہم نے اس بند کو تہوڑی دیر کے بعد دیکہا اگرچہ پانی روکنے کے لئے ایک خوبصورت پشتہ اور ایک طرف پانی نکلنے کا دروازہ بنا ہے تاہم محمود بند و والدہ بند کی طرح خوبصورت نہین ہے ۔ ہم سب محمود بند سے گذرے جو گہنسان جنگل مین بالکل پوشیدہ ہے اور والدہ بند کے قریب گاڑیون سے اوترکر چاء نوشی کے لئے کوئی جگہہ

---

۵۱ گذرگاہ آب کو ترکی مین کمیری اور انگریزی مین اکویڈکٹ (Aqueduct ۔) کہتے ہین ۔ یہہ ایک قسم کی محرابدار بالائی نہرین ہین جو حوضون کے پانی کو شہر مین پہونچاتی ہین ۔ مترجم

۵۲ ۔ Lady Mary Worley Montague

چارلس مانٹیگو آف ہالیفکس کے چچازاد بہائی کی بی بی تہی جو ۱۷۱۶ء مین قسطنطنیہ کا سفیر تہا ۔ اسنے شہر کی خوشسوادی ہونیکے سبب سے اوسے اپنا مسکن بنالیا ۔ اور بہت سے خطوط اوسکی پرفضا حالت پر اپنے دوستون کو لکہے ۔ مترجم

تجویز کرنے لگے۔ سب سے عمدہ آرام کے مقامات پر بند کی بہت قریب ترکی لیڈیان بیٹھی ہوئین تھین اور اسلئے ہم سب مردون کی موجودگی کے باعث بغیر کسی قسم کے ان کو تکلیف دیئے ہوئے جلد جنگل کے گنجان درختون مین اپنے نوکرے گسیٹتے ہوئے چلے گئے اور جلد ایک سبزہ زار میدان ملگیا وہان پہونچکر تمام سامان کہولا گیا اسوقت تک جرمن ساتھی نہین پہونچے تھے جنہون نے اپنے ذمہ کیک وغیرہ کا مہیا کرنا قرار دیا تھا اسی طرح انگلش ساتھیون نے تمام مشروبات روٹی مکھن اور کچہہ فواکہات اپنے ذمہ لئے۔ ہماری پارٹی مین سے بعض اونکی تلاش مین نکلے اور یہہ گم شدہ گروہ بند کلان پر ملا۔ ہر ایک گروہ نے اتفاقی طور پر اپنی اپنی جگہہ یہی خیال کیا تھا کہ دوسرا بھی اوسی مقام پر آوے گا۔

چار پینے کے بعد ہم نے والدہ بند کو پہر اچھی طرح غور سے دیکھا۔ اس وقت اکثر ترک لیڈیان اپنے مکان پر واپس جارہی تھین اور اب ہم آزادی سے اودہر اودہر گشت کر سکتے تھے۔ جنگل مین ہم نے دعوت کے لئے ایسی جگہہ منتخب کی جس کی سطح بستہ پانی اور اوسکے بڑے سنگ مرمر کے پشتہ کی سطح کے برابر تھی جو گھاٹی کے دونون سرونکو پورا کرتا اور پانی کو روکتا ہے۔

ہم اس دیوار کی بلندی پر چلے۔ اوپر سے بالکل پل کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اور دونون طرف سنگ مرمر کے خوبصورت سینہ تک کی دیوار ہے۔ اکثر مقامات پر کتبے ہین جنمین پشتہ کی بنا اور مرمت کی تاریخین لکھی ہین۔ یہہ اسقدر وسیع ہے کہ تین گاڑیان ساتھ ساتھ بخوبی گذر سکتی ہین۔ ہم جنگل مین پانی سے ملے ہوئے کنارے پر اور آگے بڑہے۔ لوٹتے وقت ہم ٹہلتے ہوئے گھاٹی سے نیچے اتر گئے اور نیچے پشتہ کے سنگ مرمر کی بڑی بڑی

چٹانون کے قریب پہنچے - نیچے سے اوسکا ارتفاع کم سے کم ساٹھ فٹ ہوگا - موسم بہار
مین سرما کی برف باری اور باران کے بعد بند بالکل پر ہوجاتا ہے - اور دیوارونکے بلند
کنارے سے پانی کی سطح قریب ملجاتی ہے - مگر چونکہ ہم نے جولائی مین اوسے دیکھا اسی
سبب سے اوسکی سطح آبی کئی فیٹ نیچی تہی - یہ خیال مین آنا مشکل ہے کہ یہ صنعتی بند
ایسے خوبصورت اور دلکش کیونکر ہوسکتے ہین - جیسے کہ درحقیقت وہ ازحد دلکش و
دلچسپ معلوم ہوتے ہین - مگر اون کی خوبصورتی کی بہت بڑی وجہہ وہ ملحقہ جنگل ہین جو
اون کو چارون طرف سے گہیرے ہوئے ہین - اور درختون کی کثرت سے بالکل سبز
ہین - ان جنگلون کی جیسا کہ قبل لکھا گیا ہے بہت حفاظت و نگرانی کی جاتی ہے -
افسوس کہ ہم کو سیر کرتے ہوئے زیادہ عرصہ نگذرا تھا کہ شام قریب ہوگئی - ترکی مین شفق بہت کم
رہتی اور ہم کو بہت دور اپنے مکان پر جانا تہا ہماری واپسی کے وقت ایک ناگوار واقعہ پیش
آیا - جرمن سفارت کا ایک سیکرٹری تہرا پیا کی خراب سڑک کی وجہ سے گہوڑے سے گر پڑا
افسوس کہ اس غیر مبارک سوار نے ہماری مسرت بخش تفریح کی مہم مین ایک مدت تک
اس ناگوار یادگار کو قایم کر دیا - جو ہر طرح سے لطف و تفریح کے ساتہہ انجام کو پہونچی -

باب یازدہم

دربار قربان بیرم

(یعنی دربار عید قربان)

صادق بے نے ہم سے کہا کہ "بیشک آپ کو عید بیرم کا دربار ضرور دیکھنا چاہیے آپکے سفیر آپکو اس دربار مین نہین شریک کرسکتے مگر چونکہ آپ مہمان سلطانی کی حیثیت رکھتے ہین اس لئے اس کا انتظام بآسانی ممکن ہے" پیرا سے تھراپیا کو منتقل ہونے کے قبل ہم نے قسطنطنیہ کی سڑکون پر ہر روز لوگون کو مینڈھے اور بکریان لیجاتے ہوئے دیکھا۔ انمین سے بعضون کے پاس نہایت قوی اور خوبصورت بڑے بالون کی بکریان تہین اور بعض نہایت ضعیف اور دُبلی۔ یہ جانور عید کے روز قربانی کی غرض سے لائے گئے تہے۔ اسدن تمام اسلامی دنیا خوشی مناتی ہے۔ بارہوین قمری مہینے کی ۱۰ تاریخ اسکے لئے معین ہے۔ جب ہم ٹرکی میں تہے تو یہ عید شمسی مہینون کے حساب سے چوبیس جون کو واقع ہوئی ہر ایک صاحب خانہ کو اپنے اعزا کے اندازہ کے مطابق اپنے ہاتھ سے

مینڈہون کی قربانی صبح کی نماز کے بعد کرنا چاہیے - بعد مین کچھہ گوشت گھر کے صرف کے لئے رکھا جاتا ہے اور کچھہ غربا کو تقسیم کر دیا جاتا ہے - یہ عید حضرت اسحٰق[۵۱] کی قربانی کی یادگار مین منائی جاتی ہے چونکہ دربار علی الصباح ہوتا ہے اسلئے ہم بیرا مین رہے شام کو آٹھہ بجکے تیس منٹ پر غروب آفتاب کے وقت ایک بہت بہاری آواز کی توپ چلی جس سے عید کی شروع ہونے کی خبر ہوگئی اس وقت سے بندوقون گھنٹون - شور و غل اور گانے بجانے کی آوازین بند نہین ہوئین ہم سویرے سے سونیکو گئے مگر نیند کب آتی تہی تمام رات بندوقون اور آتش بازی کی آوازون سے کتون نے معمولی شب کی مہمون مین فرق پڑجانے سے اسقدر شور مچانا شروع کیا کہ نیند حرام ہوگئی - دو بجے شب کے متعدد رجمٹین اپنے بینڈ علیحدہ علیحدہ بجاتی ہوئین اور ہماری کہڑکی کے نیچے پہاڑ سے اترتی ہوئین قصر یلدیز اور طولما باغچہ کے درمیانی سڑک پر جہان سے سلطان گذرینگے دو رویہ صف بستہ ہونی کی غرض سے جاتی نظر آئین سڑکون پر روشنی نہونے کی وجہ سے ہر ایک رجمنٹ کیساتھہ سیکڑون لالٹینین تہین - دور سے یہ قطارین لالٹینون کی روشنی کے ساتھہ کرم شب تاب کی طرح چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہین - پانچ بجکے ۴۰ منٹ پر صبح کے ناشتہ کے بعد ہی گاڑیان پہونچ گئین اور ہم سب سوار ہوکر نیڈر یو کی سڑک سے پہاڑ کے نیچے جرمن سفارت مین ہوتے ہوئے ٹہیک چہہ بجے قصر تک پہونچ گئے آج کے دن نہایت شان و شوکت معلوم ہوتی ہے مگر گرمی زیادہ ہے ہمارے صادق دوست صادق بے

---

۵۱ مسلمانون کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کرنی چاہی تہی نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی - مگر کتب عیسوی مین حضرت اسحٰق علیہ السلام کا نام ہی لکھا ہے -

مترجم

اسپنے اعلیٰ درجہ کی مغرق وردی پہنے ہوئے اور تمغے وغیرہ سینے پر لگائے ہوئے تیار ہمارے انتظار مین کھڑے ستے اونہون نے جلد ہم سب کو اسپنے ہمراہ سفیرون کی ملاقات کے کمرے مین جسمین قبل سے لوگ مجتمع ہو رہے تھے پہونچا دیا۔ اس کمرے مین صرف ہم دونون ایسے تھے جنکو کسی سفارتی گروہ سے تعلق نہ تہا۔ باقی کمرے مین تمام دنیا کے سفارتی اشخاص بیٹھے تھے۔ ہمین بعد مین معلوم ہوا کہ ہماری خوش نصیبی پر بیرامین بیشتر انگلش اشخاص کو ایک طرح کا حسد تہا ساڑھے سات بجے ایک دوسرے وزیر تقریبات آئے اور اونہون نے ہم سبکو اطلاع دی۔ اسکے بعد ہی تمام سفارتی اشخاص وغیرہ باغمین جلد جلد دوڑتی ہوئی اور اون بیشمار سیڑہیون پر چڑہکر دنیا مین سب سے بڑے ہال کی گیلری مین مجتمع ہونے لگے۔ باغ مین پہونچکر معلوم ہوا کہ سلطان قبل سے پہونچگئے تہے۔ اور ہم سلطان کی پرشکوہ سواری کا نظارہ جو اس جشن مین ایک بڑا پر لطف سین ہے نہ دیکھ سکے سلطان مرصع ساز و سامان سے آراستہ سفید عربی گھوڑے پر بیٹھکر تمام اعلےٰ درجہ کے امرا دربار کے ساتھ جو سب حد درجہ پر تکلف وردیان پہنے ہوئے گھوڑون پر سوار ہوتے ہین قصر یلدیز سے طولما باغچہ[۵۱] تک آتے ہین۔ چونکہ سلطان اس موقع پر اپنے دست مبارک سے

---

[۵۱] یہ قصر سلطان عبدالمجید مرحوم نے ۱۸۵۳ء مین تعمیر کیا۔ سلطان عبدالعزیز تک یہ شاہی محل رہا۔ اوس کے بعد سے اب صرف اس مین دربار وغیرہ منعقد ہوتے ہین۔ یہ قصر دنیا بھر مین سب سے زیادہ وسیع بلند اور آراستہ مسلم ماناگیا ہے کنارہ باسفورس پر بلندی پر واقع ہے اور سطح آبی تک نہایت خوبصورت سنگ مرمر کی سیڑہیان ہین اس کا منظر بینظیر و بےعدیل ہے۔ خشکی کی سمت اونچی دیوارون سے محدود ہے جنمین دو اعلیٰ درجہ کی صنعت کے سنگ مرمر کے پہاٹک ہین۔ ۱۹۔ مارچ ۱۸۷۷ء مین اول ترکی پارلیمنٹ کا اجلاس اسکے تخت کے کمرے مین منعقد ہوا تہا۔ مترجم

اپنی بہیڑ خود ذبح کرتے ہین اور غیر مذہب والا اوسکو دیکہہ نہین سکتا۔ اسلیے ہم ہی دیکہنے سے محروم رہے۔ جس کمرے مین سلطان تشریف لیجاتے ہین اوسکی سیڑہیون کے قریب جب ہم باغ سے گذرے اسوقت ایک بہت بڑے انگورا کی نسل کی بہیڑ جسکا اون برف کی طرح سفید تہا قربانی کی ہوئی پڑی تہی۔ ہال کی گیلری مین پہونچکر ہم نے دیکہا کہ یہ گیلری اسقدر بلندی پر واقع ہے۔ اور ہال اسقدر وسیع ہے کہ ہم بمشکل نیچے کے لوگون کی صورت پہچان سکتے ہین اسوقت تک بجز چند لوگون کے جو ادہر اودہر نظر آتے تہے تمام ہال بالکل خالی تہا۔ داخلہ کی دروازہ کے مقابلہ پر اور ہال کے بلند سرے پر تخت رکہا ہے تخت ایک بڑی کرسی اور ایک پا انداز سے جو بالکل سنہری کپڑے سے منڈہا تہا شامل ہے تخت کے مقابل کے آمد و رفت کے دروازہ پر ایک اور گیلری ہے۔ جسپر بینڈ باجا قایم کیا گیا ہے۔ جو دربار کے شروع ہونے کے قبل تک نہایت عمدگی سے بجتا رہا۔ ہماری گیلری گو ہال کے نصف طول تک تہی۔ تاہم اس قدر وسیع تہی کہ ایک عمدہ بال[1] روم کے قابل تہی۔ لیڈیان سامنے کی قطار مین گیلری کے نازک ستونون کے مقابلہ مین۔ اور جنٹلمین اونکی پشت پر بیٹہے۔ ہماری پشت کی کہڑکیون کے نیچے ایک بڑی میز آراستہ تہی جسپر تکلفات و مشروبات لذیذ اعلیٰ درجہ کی سنہری پلیٹون مین چنے ہوئے تہے۔ اس عرصہ مین ہال بہر چکا تہا۔ اور چونکہ ہر ایک شخص کرنیل کے درجہ کا اس سے زیادہ درجہ کا اس دربار مین شریک ہو سکتا ہے۔ اسلئے بہت کثیر افسران فوج و سول موجود تہے۔ یہ سب افسران تین قطارون مین ایکدوسرے کے پیچہے مربع شکل مین ایستادہ تہے۔ صرف ایک طرف تخت کے سامنے وسط ہال بالکل خالی رہا۔ شاہنشاہی

[1] رقص کا کمرہ۔

خاندان کے اشخاص چیف خواجہ سرا کی ماتحتی مین ہال کے عرض مین تخت کے پشت
پر پیشقدمی کی غرض سے کہڑے تہے - تمام لوگ نہایت عمدہ وردیان پہنے ہوئے تہے
اور بیشتر لوگون کے سینون پر تمغے لگے تہے - دوسرا خواجہ سرا جو لمبے قد کا دبلا سا آدمی تہا -
تیرہوین ۱۳ درجہ پر سلطان کے دو دامادون سے قبل کہڑا تہا - اسوقت تمام درباری اشخاص
اپنی اپنی جگہہ پر ایستادہ تہے - اور جو پُر شکوہ و عالیشان سین اسوقت ہال مین پیش نظر تہا
وہ خیال مین بہی لانا مشکل ہے - حضرت سلطان المعظم کی تشریف آوری کی دیر تہی - اس
وقت ہر قسم کی وردیان پہنے ہوئے لوگ موجود ہین - دشت کے شیوخ اپنی بڑی بڑی
عبائین اور پگڑیان باندہے ہوئے - امام - علما - وزرا سب کے سب جگمگاتے ہوئے تمغے
لگائے ہوئے حاضر ہین - مینے صادق بے سے سبب تاخیر دریافت کیا - کیونکہ آٹہہ
بج چکے تہے - اونہون نے جواب دیا کہ سلطان صبح سے عبادت و نماز مین مشغول ہونیکے
سبب سے کسی قدر کسلمند ہوکر آرام کر رہے ہین - اب اس وقت ہز امپیریل مجسٹی
کو کوئی شخص جگانے کی جرأت نہین کر سکتا ہے - دفعتاً بینڈ بند ہوگیا - اور ایک پستہ قد
پر شکوہ اور موقر شخص تخت کے پشت پر ایک دروازہ سے صرف عثمان غازی کے
ساتہہ نمودار ہوا - سلطان ایک سادہ فوجی فراک[۵۱] کوٹ اور تمام حاضرین دربار کیطرح
ترکی ٹوپی پہنے ہوئے ہین - اور ہاتہہ مین ایک خمیدہ طلائی قبضے کی تلوار ہے - اسکے سوا
کسی قسم کی آرایش و زیبایش نہین معلوم ہوتی - اونکے داخل ہونے پر تمام حاضرین زمین
کے قریب تک جہک گئے - اور اسی طرح جبتک سلطان تخت پر جلوہ افگن نہین ہوئے

۵۱ فراک کوٹ انگریزی وضع کا ایک کوٹ ہے جو گہٹنون تک نیچا اور پس دریدہ ہوتا ہے۔

مترجم

جھکے رہے - عثمان غازی تخت سلطانی کے داہنی طرف کھڑے ہوئے اونکے داہنے بازو پر ایک نہایت طلائی سنرق اسکارف[۱] پڑا ہے اس اسکارف کو وہ لوگ بوسہ دیتے ہین جو مراتب مین کم ہین اور جو سلطان کو نہین چھو سکتے -

جیسے ہی سلطان تخت پر بیٹھے تمام درباری علما سلطان کے بائین جانب کھڑے ہو گئے اور آہستہ سے دعا پڑہنے لگے - تمام حاضرین اپنے ہاتھون کو اٹھائے ہوئے دعا مانگتے رہے علما اسکے بعد پشت پر چلے گئے اور دفعتاً رسم سلام نہایت خموشی اور سکون کے ساتھ شروع ہوئی تمام پاشا سلطان کے داہنی طرف سے تعظیماً خمیدہ ہو کر اسکارف کو بوسہ دیتے ہوئے اور اسی حالت مین ہاتھ سے زمین اور قلب اور پیشانی کو چھو کر سلام کرتے ہوئے پشت سے بائین طرف جانے لگے - جن پاشاؤن کو دربار کے آداب و قواعد کا تجربہ ہو چکا ہے - انہون نے ان تمام مراتب تعظیم کو بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا - لیکن جو پاشا کہ اضلاع سے حاضر ہوئے تھے اور جنکو تجربہ نہ تھا انہون نے بہت بری طرح ان مراتب تعظیم کو ادا کیا اور ہر ایک سلام مین کسی قدر توقف کرنیکے بدلے وہ اپنی جگہہ پر پہونچنے اور سلطان کی نگاہ سے پوشیدہ ہو جانے پر بھی برابر ہاتھ چلاتے جاتے تھے - جو پاشا کہ سلطان سے ذاتی دوستی رکھتے تھے اونکو قدمبوسی کی اجازت نہ تھی - شاہنشاہی ہاتھ کی خفیف جنبش ظاہر کرتی ہے کہ اونکو صرف جھکنا کافی ہے - رؤف پاشا جو بہت ضعیف ہین اور اونکا ایک پاؤن جنگ پلونیا مین ضایع ہو گیا ہے - وہ اس کی پوری عرض مین جھکر چھو نہین سکتے تھے اسلئے اون کو اجازت تھی کہ وہ تخت کی پشت سے گذرتے ہوئے جائین - سوائے رؤف پاشا کے اب تک سب کمرے مین موجود رہے دو واقعون کے جانب لوگون کے خیالات بہت متوجہ تھے - اول یہ کہ بلگریا کے ایلچی سے روسی سفیر نے کچھہ روز دربار کے منعقد ہونیسے

---

[۱] کاندہون کے اوپر ڈالنے کا ایک لباس ہوتا ہے - مترجم

پہلے بہت حقارت و بداخلاقی کا برتاؤ کیا تہا - اسپر سلطان نے فرمایا تہا کہ ڈپلومیٹک گیلری
مین (دربار مین) حقارت و کج خلقی کی بات ہونا چاہیے - اسی سبب سے شاہی اہل خاندان
کی قطار مین بلگیریا کے ایلچی کو جگہہ دیگئی - تمام دربار کے لوگون مین وہ اپنے سادہ صبیح
کے لباس مین بالکل علیحدہ معلوم ہوتا تہا - دوسرا مشہور واقعہ اسمٰعیل پاشا سابق خدیو مصر
کا سلام تہا - خدیو مصر کے ساتہہ بسبب چند شادی کی سازشون کے جن مین وہ سابق
مین مبتلا رہے تہے نہایت حقارت و ذلت کے ساتہہ برتاؤ کیا جاتا ہے - اسمٰعیل پاشا
کے آنے پر سلطان کے چہرہ پر کسی قسم کی امتیازی کیفیت نہ محسوس ہوتی تہی - اسمٰعیل کو
اجازت تہی کہ وہ سلطانی قدمون پر جہک کر تخت کی پشت پر چلے جاوین - سلطان کی نظر
اوسپر کچہہ مہربان نہ معلوم ہوتی تہی - اسی طرح تمام حاضرین دربار سلام کرکے اور پشت
تخت کی طرف جا کر بدستور سابق اپنی قطارون مین کہڑے ہوگئے اب یہہ عالم خموشی پہلی
مرتبہ اس طرح ٹوٹا کہ منیر پاشا گرینڈ ماسٹر آف سرمینیز (وزیر تقریبات) ہال کے وسط مین آئے
اور زور سے آواز دی کہ "شیخ الاسلام" دفعتًا ایک دراز قد موقر و محترم ضعیف شخص نہایت لمبی
سفید عبا پہنے ہوئے اور سفید عمامہ باندہے ہوئے وسط ہال کی بالکل خالی جگہہ مین نمودار
ہوا سینہ گرینڈ کارڈن آف (تمغہ مجیدیہ کے مرصع ہار) مجیدیہ سے مزین تہا - جیسے
شیخ الاسلام تخت سے قریب ہوئے سلطان سروقد کہڑے ہوگئے اور اپنا سر تعظیمًا جہکا دیا
شیخ الاسلام نے اپنے ہاتہہ اوپر اوٹہائے اور ایک دعا پڑہی - تمام پاشاؤن نے شیخ الاسلام
کی تقلید مین اسی طرح دعا مانگتے ہوئے ہاتہہ اوٹہائے - شیخ الاسلام سلطان کی ایک
جانب کہڑے ہوگئے - اور سلطان اپنی جگہہ پر بیٹہہ گئے - اسکے بعد تمام علما وسط ہال
مین آداب و تعظیم بجا لائے - انکے لباس نہایت زرق برق سیاہ سفید سبز قرمزی اور نیلی

ساٹھن کے تھے۔ انمین سے اکثر علما تمغے لگائے ہوے تھے جس وقت یہ آخری گروہ علما کا گذر گیا سلطان سروقد کھڑے ہوے اور بغیر کسی قسم کے سلام کر جب تمام حاضرین زمین تک تعظیم کے لئے جھکے ہوئے تھے۔ صرف عثمان غازی کے ساتھہ ہال سے دوسرے کمرے مین چلے گئے۔ ہال بہت جلد خالی ہوگیا۔ جب ہم ہال سے واپس ہوکر بندرگاہ پر جارہے تھے۔ راہ مین بیشمار قہوہ خانے ملے جنمین بیشتر پاشا سلام ادا کرنے سے تھکے ہوے قہوہ اور سگریٹ پی رہے تھے۔ صادق بے دروازہ پر ہم سے رخصت ہوئے کیونکہ ایک اور دربار تمام قصر کے افسرون کے لئے خاصکر منعقد ہوگا جسمین اونکو شریک ہونا ضرور تھا ہم نے صادق بے سے پوچھا کہ "وہ دربار کب ہوگا" انہون نے جواب دیا کہ "وقت معین کرنا غیر ممکن ہے" کیونکہ ہز مجسٹی آرام فرماتے ہین۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ ہز مجسٹی کب بیدار ہونگے اسٹرن لانچ مین ہمکو جگہہ ملجانے سے بڑی مسرت ہوئی اور گو ہم دس بجے سے کچھہ قبل تھراپیا مین ہوپنچگئے۔ لیکن ہمین محسوس ہوتا تھا کہ ہم نے تمام دن مین ایک عجیب پر اثر کیفیت دیکھی ہے۔

باب دوازدہم

جدید عجائب خانہ

اور

سیڈن کی سارکوفیگی[1] یا تعویذ قبور

مین قسطنطنیہ کی کوئی گائیڈ بک کتاب رہبر شہر نہین لکھنا چاہتی نہ مرے (Murray)

[1] سارکوفیگی (Sarcophagi) جمع ہے سارکوفیگس (Sarcophagus) کی اسکے معنی اصل مین ایک خاص قسم کے پتھر کے ہین جنکی قبر کے تعویذ بنائے جاتے تھے۔ بعد کو اون سنگی صندوقون کو کہنے لگے جسکے اندر نعش رکھدیجاتی تھی اور اوپر سے ایک ڈھکنے سے پوشیدہ کرکے زمین مین دفن کردی جاتی تھی۔ مترجم۔

اور بائیڈیکر (Baedeker) کی طبع آخر کی گائیڈبکس[۵] سے انتخاب کرنا چاہتی ہون - مرے (Murray) کا پہلا اڈیشن (طبع آخر) نہایت عمدہ ہے اور بائیڈیکر (Baedeker) کی کتاب کا مسافر کیساتھہ ہونا ہمیشہ مفید اور کارآمد ہے علاوہ ان کتابون کے قسطنطنیہ کے مشہور مناظر کی تصویرین اور باسفورس کے فوٹو - بکثرت دستیاب ہوتے ہین - یہہ نقشہ اور قسطنطنیہ کی شفاف ہوا مین جیسی نفیس اور عمدہ عبداللہ فوٹو گرافر نے اُتاری ہین - وہ صفائی اور پاکیزگی کے لحاظ سے بے نظیر ہین نہ اون کی اصلی کیفیت قلم سے ادا ہوسکتی ہے نہ پنسل سے تاہم مین ہر طرح ناظرین کو ترغیب دینا چاہتا ہون کہ وہ خود جا کر قسطنطنیہ کی سیر کرین جس طرح مین نے اس کے پرلطف و نہایت دلکش نظارون سے لطف حاصل کیا ہے ہر ایک سیاح کو قسطنطنیہ کی گائیڈ بک پہلے اچھی طرح دیکھہ لینا چاہئے - یہی ضرور ہے کہ سیاح بدون ایک قاعدہ دان گائیڈ (Guide) یا انٹرپریٹر (Interpreter)

۵ گائیڈبکس (Guide Books) اون کتابون کو کہتے ہین جس مین شہر کے حالات عمارتون کی تفصیل سڑکون کے حوالے تاریخی خاکہ وغیرہ وغیرہ لکھے ہوتے ہین اس سے مسافر کو کسی شہر کی سیر کرنے مین بہت سہولت اور آسانی ہوتی ہے - بغیر کسی رہبر کے خود دیکھہ سکتا ہے ہر دو کتب مذکور قسطنطنیہ کی گائیڈ بکس مین - جو فی الحقیقت نہایت عمدہ لکھی ہوئی ہین ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک کوئی بات نہین چھوڑی گئی ہے - سیاحان قسطنطنیہ کو اپنے پاس ضرور رکھنا چاہئے - بہتر ہو اگر کوئی عالی ہمت ان ہر دو کتب کا اُردو ترجمہ چھاپ کر ملک کو ممنون منت فرمائین - علاوہ ان کے دیگر مشہور بلاد یورپ و امریکہ کی گائیڈ بکس قابل ترجمہ ہین - جیسے لندن - اڈنبرا - پیرس - برلن وغیرہ وغیرہ - مترجم -

مترجم کے اپنے حسب دلخواہ سیر نہین کرسکتا لیکن گائیڈ و مترجم کے منتخب کرنے مین بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے خوش نصیبی سے ہمارے قیام قسطنطنیہ مین ہم کو ایک نہایت شائستہ و مہذب ترک (یا عرب) جو ایک سلطانی اڈیکانگ ہے اور جس کو ہز امپیریل مجسٹی سے ہمارے ساتھ رہنے کے لئے مقرر کیا تہا بطور گائیڈ و مترجم کے بہت کچھہ مدد ملی اس مین صرف یہی خوبی نہ تہی کہ متعدد السنہ مین بے تکلف کلام کرسکتا تہا بلکہ اوسکے صرف وردی اس درجہ کی تہی جسکے دیکہنے سے تمام دروازے ہمارے سیر کے لئے کہولدیے جاتے تہے حتی کہ خزانے جو شاذو نادر دکہائے جاتے ہین فوراً دکہا دیے گئے۔ صادق[ف] بے۔ فرینچ۔ جرمن۔ ٹرکش۔ اور عربی زبانون سے بخوبی واقف تہے اور چونکہ وہ برلن مین تہوڑے دن رہے تہے اسی لئے ہم یورپین سیاحونکو مشرق کے متعلق جن تحقیقات کی خواہش ہوتی ہے اور جو ہماری دلچسپی کا باعث ہوتے ہین اوس سے بہت جلد آگاہ کردیتے تہے۔ وہ ایک ترکی افسر تہے اور ہر حیثیت سے ایک محب وطن اپنے شاہنشاہ کے دل سے وفادار اور ہر طرح ضرورت کے وقت اپنے مالک کی طرف سے لڑنے مرنے اور اوسکے ذات ملک اور مذہب پر جان دینے کو مستعد پائے جاتے تہے اونہون نے ہم کو بغیر زیادہ کوشش کے جو چیز دیکہی جاسکتی تہی دکہائی۔ مین قسطنطنیہ کو تاریخانہ اور محقق حالات سلف ہونے کی حیثیت سے نہین گیا تہا بلکہ صرف راحت و آرام کی غرض سے اور اسی سبب سے گو بیشتر تاریخی یادگارین اور اجاڑ و ویران مقامات مجکو اپنے حالات قدیم یاد دلاتے رہتے تہے۔ اور گو اونکے

[ف] پچہلے دنون جو کمیشن مظالم اور قتل ارمنیا کی تحقیقات مین سلطان کی جانب سے بہیجے گئے تہے اوسکی ارکان مین صادق بے بہی ایک رکن تہے۔ مصنف

حالات اور تاریخین میرے دماغ مین بجلی کی روشن شعاعون کی طرح دفعتاً گذرجاتی تھین - تاہم فوت مطلب کے سبب مجکو نظرانداز کرنا پڑین -

موجودہ زمانہ مین تھوڑے وقت کے ساتھہ اجنبی بخوبی خاص خاص قسطنطنیہ کے قدیم یادگارین دیکھہ سکتا ہے بخشش ضرور دینا پڑتی ہے - مگر یہہ خیال کہ ترک اجنبیون کے مساجد کی سیر کرنے پر درشت وغضبناک ہوتے ہین - بالکل گھڑت ہے - ترک ہمارے سیر پر مضحکہ کرتے ہین - اور نہ چڑہاتے ہین - بلکہ بعض کینہ پرور سیاحون کا ترکون پر یہ الزام کہ وہ تمام عیسائی کتون کو قتل کرنا چاہتے ہین محض سرتاپا غیرمنصفانہ اور جہوٹا الزام ہے - بعض مقامات پر سیر کرنے کی بیشک ممانعت ہے - اور اگر کوئی اجنبی لاعلمی یا فرط اشتیاق مین وہان داخل ہونا چاہتا ہے - تو اسوقت ترک اوسے آگاہ کردے گا کہ اسکا جانا وہ پسند نہین کرتا ہے - مگر اپنی غیرپسندیدگی کو تلوار کے زور سے ظاہر کرنا اوسکے خواب وخیال مین بھی نہین ہوتا - قسطنطنیہ مین ہرایک مقام کی طرح باقاعدہ پولیس ہے - اور ہرایک امر کا ایک قانون - کوئی مذہبی دیوانگی کی حرکت کسی ظالمانہ سختی کے لئے عذر نہین گردانی جاسکتی ہے - ایک ٹرکش - کاب مین (Cabman . ایک گھوڑہ کی گاڑی کا کوچمین) جو کسی عیسائی کے ساتھہ کسی فعل ناجائز کا مرتکب ہوا ہو تو وہ اسپنے جرم کا اعادہ نہین کرسکتا - وہ فوراً لائسنس ضبط ہوجانے کے بعد جیلخانہ مین بہیجدیا جاوے گا - بعض اوقات ترکی مین زیادتیان ہوجانا ممکن ہین - جیسا کہ اگویس مارٹیس[۵] (Aigues Mortes) واقع فرانس مین ہوجاتے ہین - مگر (کیا یہ کم حیرت کی بات نہین ہے) کہ ان زیادتیون پر ترکی مین فرانس سے زیادہ مستعدی اور جلدی سے

---

۵ جنوبی فرانس مین ایک مقام ہے جہان اکثر سیاح سیر وتفریح کی غرض سے جاتے ہین - مترجم

سزا دیجاتی[5] ہے۔
قسطنطنیہ کی سیرگاہون مین جن مین جانے کے لئے پبلک آزادی تہوڑے عرصہ سے دیگئی ہے۔ سب سے زیادہ قابل قدر عجائب خانۂ آثار قدیمہ ہے۔ ابتک گائیڈ بکس مین بہی اسکی بیش قیمت خزائن کی نسبت بہت کم حالات لکہے گئے ہین۔ اور بیشتر سیاح قسطنطنیہ سے بغیر اوسکے سیر کے واپس جاتے ہین۔
عرصہ سے استنبول مین آثار قدیمہ کا عجائب خانہ قایم تہا۔ مگر بہت کم سیاح اسکے دیکہنے کی تکلیف گوارا کرتے تہے۔ اور اوسوقت تک وہ اس قابل بہی نہ تہا کہ سیاح اسے جا کر دیکہتا۔ سب قدیم زمانے کی یادگارین یا تو ضایع ہوجاتی تہین یا غیر ممالک کے اشخاص عجائب خانون مین لیجاتے تہے ان خرابیون کو دفع کرنے کا پہلا خیال فتحی احمد پاشا کو پیدا ہوا جسنے سنہ ۱۸۵ء مین سنٹ ارین کے چرچ مین کچہہ قدیم سکے اور بعض قدیم اشیا محفوظ کین سنہ ۱۸۷۵ء مین صبحی پاشا منسٹر آف پبلک انسٹرکشن نے (وزیر معارف عامہ) جو خود ایک بڑا تجربہ کار نیومسماٹسٹ (Numismatist) ماہر علم نقود قدیمہ تہا) اوسنے ان تمام سکہ جات کو سنٹ ارین سے چینیلی کوشک مین منتقل کردیا یہ کوشک اسلامی عمارات قسطنطنیہ مین نہایت قدیم عمارت ہے اور اس سبب سے زیادہ دلچسپ ہے کہ اسلامی طرز عمارت کا ایک نمونہ ہے دیوارونکے پتہر ابتک نہایت خوبی کے ساتہہ

[5] مین اب بہی (جبکہ یہہ کتاب شایع ہورہی ہے) اپنی راے مین ترمیم نہین کرتا کیونکہ یہہ اس وقت بالکل صحیح تہا جیسا کہ اسوقت بہی ہے کہ نفس عیسویت کو مسلمان تحقیر کے ساتہہ نہین دیکہتے۔ ارمنیونکی ساتہہ جو کچہہ حقارت کا باعث ہے وہ وہ اختلاف نسلی اور پولٹیکل اسباب کی وجہ سے ہے۔

مصنف

بے لگے ہین بہت جلد اس مکان کے کمرہ عجائبات قدیمہ سے بہر گئے اور تہوڑے عرصہ سے حمدی بے اور دیگر علماء آثار قدیمہ کی جستجو اور تلاش نے ترکی مین ایک جدید تحریک پیدا کر دی ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسقدر قدیم اشیاء مہیا ہو گئین کہ اسکے لئے جدید عمارت کی ضرورت پیش آئی - ترکی زمین معدن آثار و فنون قدیم ہے - اور ایسا معدن ہے جس کی ابتک بہت کم تلاش ہوئی ہے - اور خاصکر اہل یورپ اُس سے بہت کم مستفید ہوئے ہین - شیلیمن (Schliemann) کی محنت کی روشن کوششون سے اور فرینچ جرمن اور انگلش گورمنٹون کی علمی مہمات کے نتائج سے جو آثار قدیمہ کی تلاش مین مختلف بلاد یورپ مین بہیجی گئی تہین ہر شخص بخوبی واقف ہے کاش اگر ٹرکش گورمنٹ نہایت انتظام و سلسلہ کے ساتہہ ان خزاین قدیمہ کو زمین سے کہود کر نکالنا اپنے ذمہ لیتی تو ٹرکی کے عجائب خانے تمام بلاد یورپ کے عجائب خانون پر فوقیت لیجاتے - مگر اسکی ابتدا عمدہ طریقہ کے ساتہہ ہو رہی ہے - یورپ حمدی بے کے آثار قدیمہ کی نسبت حفاظتی کوششون اور جدید اکتشافات پر اور اوسکے ساتہہ سلطان عبدالحمید موجودہ فرمانروا کی روشن اور فیاضانہ امداد پر شکر گذار ہے جو انہون نے اوسکی فراہمی مین مبذول فرمائی جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ قسطنطنیہ ایک ایسا میوزیم رکہتا ہے - جسپر ہر ایک ترک اگر فخر کرے تو بجا ہے - یہ جدید میوزیم سابق میوزیم چینیلی کوشک کے مقابلہ مین ولاری آفندی کے اہتمام اور تجویز سے بنایا گیا ہے - یہ عمارت بالتخصیص اُن سارکوفیگی (سنگی تابوتونکی) محفوظ رکہنے کیلئے مخصوص ہے - جن کو حمدی بے نے ۱۸۸۷ء مین اول مرتبہ زمین سے برآمد کیا - یورپ مین اسکی خبر بہت جلد پہیل گئی - اور اوسکی نسبت نہایت مبالغہ کے ساتہہ اخبارات مین لکہا گیا - گو کہ اسوقت تک کسی نے حمدی بے

کے اکتشافات کو جو انہون نے سیڈن مین کیئے کسی نے نہ دیکھا تھا حمدی بے پر ملامت کی گئی کہ اوسنے اب تک ان خزائن کو قفل کنجی مین بند رکھا اس سے بڑھکر یہ امر بہت بیجا خیال کیا گیا کہ اوسنے ان سنگی تابوتون کو کسی عظیم یورپین طاقت کو کیون نہ دیدیا اور یورپ والون نے (مدورجہ حسد کے باعث) خیال کیا کہ ترکون کو ان علمی خزائن قدیمہ کے رکھنے کا کوئی استحقاق نہین ہے بجاے اسکے کہ یورپ کی سلطنتین شکرگذار ہوتین کہ ترکی نے ایک ایسا محب خالص فنون قدیمہ کا پیدا کیا۔ جو اپنے دلی فائدہ بخش کوششون کے باعث معرض عطوفات وہمدردی سلطانی ہوا محض ازراہ حسد یہ خیال کیا کہ کیا ٹرکی ان خزاین کو اپنے موروثی شے کہنے کی جرأت کر سکتی ہے؟ اب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی مین ان خزائن پر تصرفات کرنیکی کچھہ روک ٹوک نہین ہے۔ چوری سے اور بعض اوقات خرید و فروخت کے ذریعہ سے اشیاے قدیمہ نکل جاتی ہین۔ حمدی بے نے یہ دیکھکر کہ غیر محتاط ہاتون سے کیسے برے طریقے سے یہ قدیم صنعتی نمونہ کی چیزین نکالی جاتی اور بعد مین فروخت کر ڈالی جاتی ہین سلطان کو اسبات پر آمادہ کیا کہ ایک فرمان جاری کیا جاوے جس سے ان چیزون کی تجارت خلاف قانون اور قابل سزا شمار کی جاتی ہے۔ یہی قانون تمام بلاد یورپ مین رائج الوقت ہے۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ صرف ٹرکی مین ایسا قانون جاری ہونے پر نفرت بلکہ حقارت کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ آرکیولوجیکل سینس (علم آثار القدیمہ) کے لئے یہہ قانون ازحد غیر مفید ہوگا مگر دراصل ایسا کہنے کا سبب نہایت نفرت انگیز حسد و تعصب ہے۔ موجودہ سلطان بیشک فخر کرتے ہونگے۔ جب وہ خیال کرتے ہونگے کہ جو شاہانہ الطاف و امداد انہون نے حمدی بے کو سیڈن کے اکتشافات کی نسبت دی۔ اسکا نتیجہ کیسا قابل قدر اور عمدہ

ظاہر ہوا - اسوقت بہی قسطنطنیہ کے ایمپریل میوزیم یعنے عجائب خانہ شاہی مین جس قدر سارکوفیگی یا قدیم سنگی تابوت مجتمع ہین اونکے برابر دنیا مین کسی عجائب خانہ مین ایسا اجتماع نہوگا - باوجود اس ترقی یافتہ حالت کے ہرایک حالت اسکی مقتضی معلوم ہوتی ہے کہ آیندہ اور ترقی ہوگی - سیاح بلاد یورپ کے محنتی طلبا کو ہر وقت میوزیم مین دیکھیگا جو خاص سیڈن کی سارکوفیگی دیکھنے کے لئے دور دور سے آتے ہین - اور اگر یہ حیرت انگیز اشیا زیادہ مشہور ہوجاوینگی تو اوسوقت بڑے بڑے علما اور عقلا اوسکی زیارت کو اسی طرح اشتیاق کے ساتھہ آوینگے جیسا کہ برٹش میوزیم مین بارتھینن ماربل[۵۱] (Parthenon marble) کو یا لوور آف پیرس Louvre of Paris مین وینس آف میلو[۵۲] کے دیکھنے کو آتے ہین - سب سے پہلے ان سارکوفیگی کے اکتشافات کا حال جیسا کہ معمول ہے اتفاقی طور پر واقع ہوا -

---

۵۱ برٹش میوزیم یا انگریزی شاہی عجائب خانہ مین بارتھینن ماربل یا ایلجن ماربلس منجملہ نوادرات قابل دید ہین - ایلجن ماربلس ان کو اس لئے کہتے ہین کہ لارڈ ایلجن سابق وایسراے کشور ہند کی دادا نے ان کو قریباً دس لاکہ روپیہ کے صرف سے قدیم یونان کے کھنڈروں سے سنہ ۱۸۱۲ء مین برآمد کرایا - اور بعد مین گورنمنٹ کے ہاتھہ کچہہ کم قیمت پر فروخت کردیا - یہ سنگ مرمر کے ٹکڑے اصل مین بارتھینن کے ہین جو سنہ ۴۴۴ ق م مین تعمیر ہوا تہا - مترجم

۵۲ لوور آف پیرس - فرانسیسی عجائب خانہ کا نام ہے - جس مین منجملہ نوادر الوجود اشیا کے وینس آف میلو ایک ہیکل رومی دیوتا کا بت ہے جو اپنی قدامت اور عمدگی کے لحاظ سے تمام عجائب خانہ کی روح کہا جاتا ہے - اس عجائب خانہ مین وہ ہدایا جو شارلمین کو خلیفہ ہارون الرشید عباسی نے بہیجے تہے محفوظ ہین - مترجم

۱۸۹۷ء مین ایک شخص محمد شریف نامی موضع ہلالیہ کا رہنے والا (sidon, or saida) سڈن یا سعیدہ مین بحر روم سے کئی سو گز کے فاصلہ پر ایک میل شمال مشرق مین اپنی ملکیت کی ایک قطع اراضی پر مکان وغیرہ بنانے کیلئے زمین کھود رہا تھا اوسکو معلوم نہ تھا کہ جس اراضی کو وہ کھود رہا تھا وہ ایسی متبرک زمین تھی - اس مقام کے اطراف وجوانب کی نسبت ایک قول لوگون مین چلا آتا تھا کہ یہان ایک قدیم نیکروپلیس[۵۱] (necropolis) (مقبرہ) تھا رنیان (Renan) اسکے اطراف مین اکتشافات آثار قدیمہ کر رہا تھا اوسکو اور خاصکر فرانس کو کیسی ناموری اور فتحمندی حاصل ہوتی اگر اوسے ان بیش بہا اشیار کے معلوم کر لینے مین کامیابی ہو جاتی - فرانس کو کیسا فخر ہوتا اگر اوسکی کامیابی پر یہ سارکوفیگی (تعویذ قبر) عجائب خانہ مین اشمینذار (Eshmunezar) کی سارکوفیکس کے قریب رکھی ہوتین اشمینذار کا سارکوفیکس ہلالیہ سے دو کیلومیٹر[۵۲] جنوب مین مارگرت البون مین دستیاب ہوا تھا جو فرانس کے عجائب خانہ کی چیزون مین سب سے زیادہ مشہور چیز ہے اوسکے قدمون کے نیچے ہی اشمینذار کے باپ ٹینیتہ (Tabnith) شاہ سڈن (sidon) کا تابوت سنگی رکھا تھا - یشمینذار کا تابوت سنگی ۱۸۵۵ء سکہ فرانکس[۵۳] مین ڈیوک ڈی لوین (Duc de Luynes) نے

---

۵۱ نیکروپلیس اصل مین وسیع مقبرہ کو کہتے ہیں جو ایک شہر کے برابر ہو یعنی شہر خموشان - مترجم

۵۲ کیلومیٹر ایک فرانسیسی طولانی پیمایش کا پیمانہ ہے - ایک فرانسیسی میٹر برابر ہے ۳۹ ۳۷/۱۰۰ انگریزی انچہ کے اور ایک کیلومیٹر برابر ہے (۱۰۰۰) میٹر یا ۵/۸ ایک انگریزی میل یا ۳ ۶ ۳ ر ۱۰۹۳ انگریزی گزونکے

۵۳ فرانک ایک فرانسیسی سکہ ہے ایک فرانک برابر ہے ۹ ۳/۵ پنس - ۱۵۰۰۰ فرانکس = ۶۰۰ پونڈ اگر ۶۰۰ پونڈ روپیہ مین تحویل کئے جاوین بحساب فی پونڈ = ۱۵ روپیہ - تو ۱۵۰۰۰ فرانکس یا ۶۰۰ پونڈ کے ۹۰۰۰ روپیہ کے ہوئی مترجم

خریدا تہا۔ حمدی بے نے جو تابوت سنگی نکالا ہے وہ ایشمینذار کے باپ ٹینبتہ (Tabnith) شاہ سیڈن کا ہے حمدی بے کی اس کامیابی پر رینان (Renan) سے زیادہ کسی کو خوشی نہین ہوئی۔

رینان حسد و رشک سے بالکل پاک تہا اور اسی سبب اوس نے سب سے پہلے حمدی بے حرکش سیونٹ (Savant) (فاصل) کو اوسکی کامیابی پر مبارک باد دی ٹینبتہ کے تابوت سنگی پر غور کرنے سے دو کتبہ پائے جاتے ہین۔ ایک کتبہ ہیرو گلایفک[۵۱] یا نقش یا تصویرون کے حرفون مین لکھا ہے اور دوسرا قدیم فنیقی خط مین ہے۔ تصویرون کے حرفون کے خط سے پایا جاتا ہے کہ اس سنگی تابوت مین پہلے ایک مصری جرنیل کی نعش محفوظ تہی جسکا نام پنیفٹاہ (Penephta) تہا اور فنیقی خط کی کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سنگی تابوت مین بعد مین ٹینبتہ شاہ سڈن کی نعش رکہی گئی۔ فرانسیسی عجائب خانہ مین جو سنگی تابوت رکہا ہے اوس پر بہی یہی نام لکھا ہے۔ ایشمینذار اپنی کو ٹینبتہ (Tabnith) اور اماشتورتہ (Amashtoreth) کا بیٹا کہتا ہے ٹینبتہ کے سنگی تابوت کے بہت قریب ایک اور سنگی تابوت پایا گیا جو اوس وقت نہین کہولا گیا تہا لیکن اوسکے کہولنے پر اوسمین سے ایک طلائی پٹی ایک شاہی تاج بالونکی لٹ۔ ہڈیان۔ اور دانت۔ اور کچہہ ریشمی تہہ نہون کے نشانات برآمد ہوئے۔ یہ تابوت سنگ موسی کا ہے اور چونکہ آدمی کے جسم کے خاکہ کو ظاہر کرتا ہے اسلئے اوس کو اینتہروپوئیڈل (Anthropoidal) (زیادہ تابوت جس مین نعش

---

۵۱ ہیروگلائیفک (Heiroglyphic) قدیم مصری خط کو کہتے ہین جس مین مطالب پرندون اور اشیا کی صورتون سے ادا کئے جاتے تہے۔ مترجم۔

کا خاکہ اوپر بنا ہو) کہتے ہین - چونکہ ایشمینذار کے سنگی تابوت کے کتبہ سے اوسکا ٹمینتہ
اور اماشٹورتہ کا بیٹا ہونا ثابت ہوتا ہے - اسلئے یہ نتیجہ بڑی عقلمندی سے نکالا گیا ہے
کہ اس اینتھروپوئڈل (Anthropoidal) یا آدمی اینتھروپوئڈل
سارکوفیگس (قریب قریب ایسا تعویذ جس کے اوپر نعش کی تصویر بہی ہو) مین غالباً
اماشٹورتہ ٹمینتہ کی بی بی ایشمینذار کی مان کی نعش ہوگی - ان تابوتہائے سنگی
کا ابتدائے زمانہ یا غالباً وہ زمانہ جب کہ نعشین اوس مین محفوظ کی گیئن پانچوین صدی
قبل مسیح یا ماسپیرو کے موافق چوتھی صدی ق م ہے - حمدی بے اسکے مخالف
ہین کہ یہ قطعہ اراضی کبھی نیکروپولس (necropolis) یا قدیمی مقبرہ رہا ہوگا
جہانتک اون کی دلیل سے اوس سے دعویٰ کی صداقت ہوتی ہے - اونکی دلیل
یہ ہے کہ اہل فنیشیا اپنے مردونکو کسی خاص مقام پر جو اسی لئے مخصوص کیا گیا ہو نہین
دفن کرتے تہے بلکہ بلاتخصیص جہان چاہتے تہے دفن کرتے تہے - اب بہی وہ مقام
جہان یہ سنگی تابوت برآمد ہوئے ہین مردون کے دفن کرنے کیلئے بہت مناسب
سمجہا گیا ہے - ہلالیہ کے پہاڑ کے نزدیک بوستان المگارہ (غالباً - مغارہ) کے نام
سے جو باغ موسوم ہے وہ خود مکتشف اور مجسس کو اوس مقام کی رہبری کرتا ہے -
۱۸۸۰ء مین بعض عیسائیون کی قبرین اوسکے اطراف مین پائی گیئن اور اسی بنا پر
حمدی بے نے بہت ٹہیک خیال کیا کہ اور قبور برآمد ہونگی اوسی وقت سے انہون
نے اپنی تحقیقات ایک مسلسل طریقہ پر شروع کی - فی الحال اونکو اوس معدن کی
حفاظت کا بہت خیال ہے جسکے وہ مکتشف ہین - اور اون بیش بہا نادرات کے
تلف ہونیکے مانع ہین چاہے یہہ اتلاف بغرض تجارت ہو یا بحیلہ تحقیقات علمی کے علاوہ

علمامجلس صنایع قدیمہ مقام سعیدہ مین سنگی تابوتون کے برآمد ہونے کے اول اول
خبر سنکر اوسکے معاینہ کرنے کی اور مکتشف کے قلم سے لکہے ہوئے حالات دیکہنے کے
لیے فطرۃً طور بہت بیچین تہے۔ مگر ایسی بے صبری بالکل غیر منصفانہ او بیجا تہی۔ ۱۸ اپریل
سے ۲۰ جون تک صرف کہدائی کا کام ہوا جب قسطنطنیہ مین سعیدہ سے یہ عظیم و قد آور
تابوت منتقل کیے گئے اوسوقت اون کے درست کرنے مین ایک عرصہ صرف ہوا۔ اور
گو ان تابوتون کو کہودنے نکالنے اور لانے مین بہت کم نقصان پہونچا تہا تاہم سیکڑون
ٹکڑے ایسے تہے جنکو حمدی بے نے تابوتونکے حجرون مین برآمد کرکے جمع کیا تہا اور جن کو
اونکے اصلی مقر اور صحیح جوڑون پر اوسی طرح قایم کرنا پڑا اس سے بڑہکر تعویق کا سبب
یہ ہوا کہ یہ تابوت قدیم میوزیم مین جگہہ نہونے کے سبب سے پبلک کی نظرون سے ایک
جدید عجایب خانہ کی تعمیر تک مجبوراً مخفی رہے۔ اب وہ جدید میوزیم تیار ہو گیا ہے جہان
ہر شخص اون کو بآسانی دیکہہ سکتا اور اون سے عظیم فواید حاصل کر سکتا ہے حمدی بے
کی رپورٹ سنہ ۱۸۹۲ء مین شایع ہوئی دو نمبر اسوقت تک شایع ہو چکے ہین اور تیسرے کے
شایع ہونیکا اشتہار دیدیا گیا ہے رپورٹ کے فرانسیسی نام یہ ہین۔

(Une necropole Royale á Sidon, Fouilles de Hamdy Bey, par O. Hamdy Bey et Theodore Reinach. Paris: E. Leroux 1892.)

اگر کوئی شخص اون دقتون پر خیال کرے جو ایسے روشن نتایج کے حاصل ہونے
مین قسطنطنیہ مین پیش آیا کرتے ہین اور ایسے کامون کے لئے وہان کس قدر کم مدد ملتی

سے ملنے کی امید ہے اور پہر جبکہ برٹش میوزیم اور لووری مین ان کامونکے لئے ایک باقاعدہ اسٹاف معین ہے تو ہر ایک جج اور منصف مزاج اقرار کرے گا کہ یہ تاخیر کچہہ بیجا اور غیر مناسب نہ تہی - ٹرکی مین اور مقامات کی طرح علمار کو اوسوقت بڑی دقتین پیش آتی ہین جب وہ کوئی بیش بہا کتاب اور پہر تصاویر کے ساتہہ طبع کراتے ہین - مگر فرانسیسی وزیر معارف عامہ از حد درجہ عزت کا مستحق ہے کہ اوسنے نہایت مہربانی کیساتہہ ان رپورٹون کے طبع مین مدد دی کیا کوئی انگریزی وزیر کبہی ایسا کرنے کی جرات کرتا؟ حمدی بے کے اکتشافات اور رپورٹونکے نتائج بہت کچہہ اطمینان بخش ہین - حمدی بے نے ابتک صرف دو عظیم الشان زمین کے نیچے دبے ہوئے تہخانون مین سے اکیس تابوت ہائے سنگی برآمد کئے ہین جنمین اٹہارہ اعلیٰ درجہ کے قابل قدر اور قابل غور ہین - پہلے تہخانہ مین جو سب سے نیچے اور بہت قدیم ہے اوسمین مصری تابوت جسمین دراصل مصری جنرل کی نعش محفوظ تہی اور جس مین بعد مین ٹینبتہ شاہ سیڈن کی نعش رکہی گئی برآمد ہوا - دوسرے تہخانے مین سے جسمین سات علیحدہ علیحدہ کمرے تہے سترہ تابوت نکلے -

یہ بات یاد رکہنا چاہیے کہ اول تہخانہ کے وسط کا کمرہ کہودا گیا تہا اور اوسکے اندر سے مشرق مغرب جنوب شمال کی طرف کے بڑے کمرونکی راہین ملین جنمین بیشتر تابوت رکہے تہے شمالی کمرہ مین دو تابوت برآمد ہوئے - اسی شمالی کمرہ کو صاف کرنے سے دو بڑے بڑے دروازے نکلے جو مشرقی اور مغربی کمرونکی راہ بتاتے تہے - مشرقی کمرہ مین ایک سادہ تابوت بغیر کسی زیبائش کے برآمد ہوا - اور مغربی کمرہ مین چار بہت بڑے بڑے مرمر کے تابوت جس مین نہایت خوبصورت کام تہا نکلے ان چارون مین سب سے بڑے کا نام لی سارکوفگی ڈو سیٹریپ (Le sarcophage du satrape) ہے

اس تابوت کے ایک جانب عرض مین نہایت ابہرے ہوئے کہدائی کے کام مین
ایک سین کہچا ہے۔ کام مین کسیقدر رنگ کی بہی علامتین پائی جاتی ہین نقشہ یہ ہے
کہ ایک آدمی مشرقی سر کی پوشش اور نہایت ڈہیلے لباس مین معلوم ہوتا ہے۔ بائین
ہاتہہ مین ایک پیالا لئے ہوئے ہی اور داہنے ہاتہہ سے ایک جام ایک عورت کو
جو اوسکے سامنے کہڑی ہے پیش کر رہا ہے۔ یہ عورت ایک ظرف سے کچہہ لے کر
اوسکو بہرتی ہے اوسکی پشت پر ایک اور عورت بیٹہی ہے جو اپنے آنچل سے اپنا سر
ڈہکے ہوئے ہے اور اوسی بڈہے آدمی کی داہنے طرف ایک اور عورت کہڑی ہے۔
تابوت کے دوسرے عرضی جانب چار نوجوان آدمی دکہائے گئے ہین جو مختصر ٹونکس
(tunic) (چہوٹا کرتہ) کی وضع کا پہنے ہوئے ہین۔ اور اونکے ہاتون مین
ڈنڈے ہین۔ اوسی تابوت کی ایک طولانی سمت مین ایک بڈہا آدمی تخت پر بیٹہا ہے
اوسکے سر پر ایک ٹیارا (Tiara) (ایک طرح کا تاج جو قدیم اہل فارس کے
بادشاہ پہنتے تہے) ہے اور اوسکے داہنے ہاتہہ مین ایک سپیٹر (Scepter)
عصاے سلطنت ہے یہ بڈہا بادشاہ ایک کواڈریگا (Quadriga.)
(قدیم رومی عہد مین ایک قسم کی گاڑی جسمین چار تیز دوڑتے ہوئے گہوڑے جتے ہوئے
تہے) کو جو اوسکے سامنے ہے دیکہہ رہا ہے اوس پر ایک نوجوان سوار ہے جو سینہ پر کچہہ لباس
اور ایک ڈہیلی پوشش سر پر پہنے ہوئے ہے۔ ایک نوکر جو لکڑی پر ٹیک لگائے
کہڑا ہے گہوڑون کو روک رہا ہے۔ تخت کے پشت پر کچہہ ظاہر مین صورتین ہین مگر اچہی
طور پر ممیز نہین ہوتین۔ اسی تابوت کی دوسری طولانی سمت پر یہی بڈہا بادشاہ گہوڑے پر
بیٹہا ہوا ایک شیر سے لڑ رہا ہے۔ ایک دوسرا سوار اوس شیر پر اپنے نیزہ سے حملہ کر رہا ہے

داہنے ہاتھ کی طرف ایک اور سوار ہے جو اپنے گھوڑے کی باگین پکڑے ہوئے اوسپر چڑھ رہا ہے - بڑے بادشاہ کی تصویر کے نیچے ایک زخمی ہرن پڑا ہے جسکو ایک سوار اپنے گھوڑے پر رکھنے کی کوشش کر رہا ہے ان سب تصویرون سے ایشیائی سادہ طرز زندگی کا ایک اصلی خاکہ جنگ یا شکار مین تعاقب کرتا معلوم ہوتا ہے - لیکن اوس بڑے بادشاہ کی تصویر جو تخت پر بیٹھا ہے اور گاڑی کو دیکھ رہا ہے کسی ہومر[ا ۵] کے سین کی خبر دیتا ہے - کیا عجب کہ وہ نوجوان جو اڑتے ہوئے گھوڑونکی گاڑی پر سوار ہو رہا ہے ہکیڑ یا پیرس (Hector or Paris) ہو جو اپنے باپ پریام (Priam.) سے اوس جنگ مین شریک ہونے کے لئے رخصت ہو رہا ہے جو ٹروی (Troy) کی دیوارونکے نیچے ہو رہی تھی - یہ کل نقشہ مجموعی حیثیت سے جولبانی (Gjolbaaulu) کے سنگی نقشہ سے مشابہ ہے - فرق صرف اس قدر ہے کہ اوسکی نسبت بڑے اسکیل پر بنایا گیا ہے - تابوت کے عرضی جانب ایک اور نقشہ ہے جس سے مرنے کا سین عیان ہے مردہ کے بستر کے نیچے ایک عورت مرنے والے آدمی پر روتی ہے - اس قابل قدر تابوت کے برآمد ہونے پر اور بہت سے عجائبات کا پتہ معلوم ہوا -

---

[ا ۵] سنہ ۸۵۰ ق - م - مین یونان کا ایک بڑا جلیل القدر شاعر تھا جسکی تصنیفات مین الیڈ (Iliad) اور اوڈیسی (Odyssey) دو بڑی مشہور رزمیہ نظمین ہین -

الیڈ کا اردو ترجمہ میرے دوست منشی باسط علیخان صاحب نے کر کے شائع کر دیا ہے - جو قابل دید ہے - ہومر کے سین سے مراد یہ ہے کہ ہومر نے ان کتابون مین جو جنگ کے نقشے کھینچے ہین وہ پتھر پر نقش کئے گئے ہین - ہومر فارس کا فردوسی اور ہند کا مصنف مہابھارت تھا -

مترجم

وسطی کمرہ کے مشرقی سمت دو مرمر کے تابوت دستیاب ہوئے۔ بائین سمت کا تابوت
بالکل صاف تھا اور داہنے جانب کے تابوت پر نہایت بیش بہا صنعتی نمونے بنے ہوئے
تھے۔ کتبہ مین ایک ایونکؔ[1] (Ionic) طرز کا معبد معلوم ہوتا ہے جسکے
ستون دار کمرے۔ اٹھارہ در و نیز منقسم ہین۔ ستون نالیدار ہین۔ ہر در مین ایک ایک عورت
یونانی لباس مین دکھائی گئی ہے اس کتبہ مین دو رنگونکے نمونہ بھی دکھائی دیتے ہین۔
اس تابوت کا نام سارکوفیگی ڈی پلیورسیس (Sarcophage des Pleureuses)
ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آیا یہ مختلف تصویرین ایک ہی شخص کے مختلف رنج و الم کی حالتون
کی ہین۔ یا صرف غم کے اظہار کی مختلف صورتین ظاہر کی گئی ہین۔ اور کیا فی الواقع
اس تابوت کا نام لی سارکوفیگی ڈیز پلیورسیس (یعنی تابوت نوحہ خوانان) ہے یا لی سارکوفیگی
ڈیز لا پلیورسیس (یعنی تابوت نوحہ خوانی) تابوت کا سرپوش معبد کی چھت ہے جسے ایک
ہی پتھر مین تلے اوپر کھپرون کی صورت کھود کر بنایا ہے۔ ستونون کے اوپر کے آگے
کے رخ پر بہت سے گروپ کی تصویرین ہین۔ اور تابوت کے دونون سمت کی کارنس
کے اوپر ایک جلوس میت کا بیس[2] انچ کی بلندی مین بنا ہے تابوت کے اندر کی

---

[1] یونک (Ionic) مشتق ہے یونیا (Ionia) سے جو ایشیائے
کوچک کے سواحل پر ایک قدیم شہر تھا۔ سنہ ۱۰۴۴ ق م مین یونین نامی ایک فرقہ نے جو یونان
کے باشندے تھے اسے آباد کیا۔ یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے۔ یونک طرز تحریر۔ اور یونک طرز عمارت کے
موجد بھی تھے۔ قربت کی وجہ سے یا جزائر یونین جو یونان مین ملحق ہین اون کی وجہ سے مسلمان گریس
کو یونان کہنے لگے۔

مترجم

چیزون مین چند انسانی ہڈیان اور سات کتون کے سر آمد ہوئے تھے - جو ابتدا ہی مین ضایع ہو گئے کوئی ایسی علامت یا پتہ نہین ہے جس سے مردے کا نام یا درجہ معلوم ہو ابتک تابوت کے اندر سات کتونکے سر پائے جانیکی نسبت کوئی تحقیق نہین کی گئی -

جنوبی کمرہ کے تیسرے حجرہ مین کھودنے والون کو ایک سفید مرمر کا تابوت ملا جس کی صورت و وضع سے فوراً معلوم ہو گیا کہ لیشین ([illegible]) ہے اوسکی قطع قریباً لیشیا کے تابوتون کی سی ہے جو برٹش میوزیم اور وایناکے عجائب خانہ مین رکھے ہین - مختصر وضع یہ ہے کہ پتھر کی جڑ مین لکڑی کی وضع کا کام بنایا ہے لوکہنا بمنزلہ لکڑی کے کمانی دار چھت کی ہے - جسکے دونون طرف دو سرے ہوتے ہین - پتھر مین ابھری ہوئی تصویرین بہت سادہ اور قدیم وضع کی ہین جن مین یونانی تابوتون کی طرح زیادہ تکلف نہین پایا جاتا - لیکن یہ کہنا غیر ممکن ہے - کہ آیا تاریخ کی حیثیت سے کسکو تقدم ہے اغلب یہ ہے کہ وہ پانچوین صدی قبل مسیح سے بھی اول کی ہین اور یہی تاریخ اہل فنیشیا کے تابوتون کی ہے - اور یہ تیسری صدی سے بعد کی ہین کیونکہ تیسری صدی کے یونانی تابوت اوسکی نسبت بہت زیادہ پر تکلف ہین -

باوجود ان تابوتونکے ابتک سب سے زیادہ تعجب خیز تابوت دریافت ہونا باقی تھا - اوس کمرہ مین جو مغربی سمت کے حجرہ مین ہے ایک نہایت عالیشان تابوت سنگ مرمر کا بر آمد ہوا - جسکے ساتھ تین اور تھے - انمین سے ہر ایک تابوت کا ملنا مکتشف آثار قدیمہ کے لئے ایک اعلے کامیابی اور خوش نصیبی کا باعث تھا - وہ تابوت طول مین ۱۱ فٹ بلندی مین ۴ فٹ آٹھ انچھ ہے - اور اوسپر ایک سرپوش قریباً تین فیٹ اونچا ڈھکا ہوا ہے

اسکانام لی سار کوفیگی دی انگزنڈر (یعنی تابوت سکندر فیلقوس رکہا گیا ہے۔ اور کیا عجب
کہ اسی نام سے عرصہ تک موسوم رہے۔ گو کہ بمشکل کوئی دلیل اس امر کی ملسکتی ہے
کہ یہ تابوت سکندر کا ہو علاوہ اسکے اور ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے۔ تابوت کے
ایک سمت مین شکاری منظر عیان ہے اور دوسرنا سمت پر ایک جنگ کا نقشہ ہے
جس مین دکہایا گیا ہے کہ یونانی وحشیون سے (جو یقینی اہل فارس ہین) لڑرہے ہین
یونانیونکو ہر شخص یا برہنہ یا باریک قمیصون مین اور ہلمٹ[۵۱] یا مقدونیہ کے کاسیا[۵۲]
(Causea.) پہنے ہوئے پہچان سکتا ہے اور اہل فارس کو چست پاجامون
مین اور سینہ تک کے مختصر ٹونکس (چہوٹے کوٹ مین جو اونکے سر اور ٹہوڑی کو بہی چہپاتی
ہین پہنے ہوے جان سکتا ہے یونانیون اور اہل فارس کے گہوڑونکے ساز و سامان
کے اختلاف کو بہی دیکہکر ہر شخص امتیاز کرسکتا ہے پس بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر یہ
تابوت ہمیشہ سکندر اعظم کی طرف منسوب رہا بحیثیت اوس عجیب و غریب صنعت کے جو اوس
سے عیان ہے یہ سکندر اعظم کی طرف منسوب کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ لیکن بہت
سی تاریخی شہادتین اس خیال کی تردید کرتی ہین۔ زیادہ تفصیلی بحث کا یہ موقع نہین۔
صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ سکندر اعظم کی موت بابل[۵۳] (Babylon.)

---

۵۱ ہلمٹ خود نما پیتل کی ٹوپی ہوتی ہے۔

۵۲ یہ بہی ایک قسم کی سر کی پوشش ہے۔ مترجم

۵۳ بابل عراق عرب مین ایک اجاڑ شہر ہے۔ جسکے کچہہ کہنڈر اب بہی باقی ہین توریت مقدس مین
اسکانام شمار ہے۔ بابلو مین حکومت دو ہزار قبل مسیح تک رہی تین سو ترانوے سال قبل مسیح مین یہ سکندر اعظم کا پایہ
تخت تہا۔ اسی شہر مین سکندر نے ۳۲۳ ق۔م مین انتقال کیا۔ اسلامی دور مین اس کا نام ہلہ

مین واقع ہوئی اور اوسکی نعش مصر مین اول ممفیس[51] (Memphis) اور سکندریہ (Alexandria.) مین منتقل کی گئی۔ سکندریہ ہی مین اگسٹس[52] (Augustus.) سنے اوسے دیکھا۔ تاریخ بتارہی ہے کہ اوس کی نعش کو کسی نے سوائے وہان کے اور کہین نہین دیکھا۔ یہ بہی قصہ مشہور ہے کہ کالیگولا[53] (Caligola.) سکندر کے سینہ بند کو خود پہننے کے لئے روم (Rome) لیگیا اوس زمانہ مین سکندر اعظم کی قبر سکندریہ مین تہی۔ یہ کسی نے نہی نہین کہا کہ اسکی قبر سیڈن (Sidon.) مین تہی۔ صرف ایک علامت ہے جس کی بنا پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ تابوت سکندر اعظم کا ہے۔ وہ علامت یہ ہے کہ ایک سوار کی تصویر ہے جسکے سر پر شیر کی کہال ہے صرف اسی سبب سے یہ تصویر سکندر اعظم کی بتائی جاتی ہے۔ مگر صرف سکندر اعظم ہی ایسا بادشاہ نہین تہا جسکی تصویر کے سر پر شیر کی کہال معلوم ہوتی ہو۔ اور بادشاہون کی تصویرونکی پوشش سر ایسی ہی ظاہر کیگئی ہے۔ خیر فرض کرلو کہ تابوت سکندر اعظم ہی کا ہے مگر اسکا کیا جواب ہوگا کہ کیا کسی صناع نے جان بوجہہ کر بادشاہ کی تصویر کو ایک کونہ مین بدون کسی شاہی امتیاز کے بنایا ہے

بقیہ صفحہ ۱۵۸۔ المیدان ہوا اوسکے بعد اب کوفہ کے نام سے مشہور ہے۔ مترجم

[51] ممفیس قدیم مصریونکا بسایا ہوا ایک شہر تہا جسکو مینیس (Menes.) نے ۲۰۰۰ ق۔م مین آباد کیا۔ مترجم

[52] اگسٹس روم (Rome) کا بادشاہ تہا سنہ ۶۳ ق۔م۔ مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۴ء مین فوت ہوا۔

[53] کالیگولا قیصر رومی بادشاہ تہا سنہ ۱۲ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۴۱ء مین فوت ہوا۔ مترجم

اور وہ صناع (خلاف واقعہ) نقشہ مین ایسے سین کھینچتا جس مین یونانی زیادہ تر مفتوحانہ حیثیت سے اہل فارس کی نسبت ظاہر کئے گئے ہون اسی طرح یہ دعوی بھی بلاثبوت کے ہے - کہ یہ تابوت کلیٹس (Kaleteus) کا ہے - وہ قصہ جو سکندر اعظم اور کلیوپیٹرا (Cleopatra) کی اصلی قبرونکی تحقیقات کی نسبت پرچون مین شایع ہوا ہے بالکل دہوکا دینے والا اور غلط معلوم ہوتا ہے - مجکو ہز اکسلنسی طغرانی پاشا نے یقین دلایا ہے کہ سکندریہ مین بھی اوسکی قبر کی نسبت کچھہ دریافت نہین ہوا - اس امر کے اقرار کرنے مین کیا نقصان ہوگا اگر یہ مان لیا جاوے کہ اس تابوت اور دیگر تابوتون کی نسبت ابتک کچھہ تحقیق نہین ہوسکا کہ انمین کسکی نعشین محفوظ تھین صرف ایک تابوت کا پتا لگا ہے جو یقینی ہر کہ ٹیبنتہ (Tabnith) اشمنیزار (Eshmunazar) کے باپ شاہ سیڈن کا ہے - ہر ایک تابوت اپنی اپنی طور پر نہایت خوبصورت ہے اور تاریخانہ نگاہ سے ایک بڑا دلچسپ اور قابل قدر خزانہ ہے -

مگر اس امر کے فیصلہ کرنے مین بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ یہ یادگارین گو سب ایک ہی مقام پر برآمد ہوئی ہین - سب نہ متحد العہد خیال کرنا چاہیے اور نہ صرف یہی کہ کل اہل فنیشا کی صنعتون کے نمونہ ہین اس دلیل کی صداقت کی روشن

---

۵۱ کلیوپیٹرا سنہ ۶۹ ق - م - مین پیدا ہوئی اور سنہ ۳۰ ق - م مین فوت ہوئی - مشہور مصر کی ملکہ تھی - جولیس سیزر اسکے حسن وجمال کی شہرت سنکر اسکا دلدادہ ہوگیا تھا اور آخر کو اوس کے ساتھہ اوسنے تعلق زوجیت پیدا کر لیا - سیزر کے بعد اوسنے مارک انیٹونی سے تعلق پیدا کیا اور اوسکے فوت ہونے پر پہر اوسنے خودکشی کر لی - یونانی بادشاہونکا خاتمہ مصر مین اسی ملکہ پر ہوا -

مترجم

دلیل شاہ ٹبنتہ کا تابوت ہے جو دراصل مصر سے لایا گیا ہے مگر بعد مین اوس مین ٹبنتہ
(Tabnith) کی نعش محفوظ کی گئی - کوئی شک نہین کہ فنیشیا کے دولتمند امرا اور
تجار اسنے اپنے تابوت مصر اور دیگر مقامات سے خریدا کرتے تھے - گو اون تابوتو مین
پہلے اور لوگون کی نعشین قبل مین محفوظ رہی ہون - یہہ ہی ایک قطعی دلیل اس امر کی
ہوسکتی ہے کہ ایک ہی مقام پر اہل مصر اہل فنیشیا اور یونانیون کے صنعتی نمونہ دیکھے جاتے
ہین - یونانی تابوت عمدگی صنعت کی حیثیت سے اول درجہ ہین گو وہ اوس زمانہ کے
نہین ہین جب یونانیون کی ترقی کے شباب کا زمانہ تہا - وہ تابوت جسکا نام لیس پلیوریسیس
(Les Pleureuses) ہے اوسمین ایک ہی عورت رنج والم کی مختلف
حالتون مین ظاہر کی گئی ہے - پہلی ہی تصویر ایسی بنائی ہے جسکے دیکھنے سے دوسرونکے
دلمین اوس عورت سے ہمدردی اور دلسوزی پیدا ہوتی ہے - مگر نگاہ آگے بڑہانیسے وہ
بات باقی نہین رہتی - اور ایک عمومی کیفیت قلب پر محسوس ہونے لگتی ہے جس سے
صناع کی قوت متخیلہ کی خوبی مین فرق معلوم ہوتا ہے - جو پر اثر اور حیرت انگیز صفائی قدیم
تابوتون کی اون تصویرونسے ظاہر ہوتی ہے جس مین رخصت ہونیوالا اپنی بی بی اور بچون
سے آخری ہاتھ ملا رہا ہے اور نہایت حسرت کیساتھ اپنے کتے کی طرف دیکھہ رہا ہے -
کوئی شک نہین کہ ایسا اثر کسی دوسری قدیمی مورتونکی یادگارون سے دلپر نہین پڑسکتا
ہم اوس عورت کو یہان بھی اظہار غم والم کے مختلف طریقون مین دیکھتے ہین - اوسکی تصویر
زبان حال سے کہہ رہی ہے "دیکھو مین کس طرح آہ وزاری اور نالہ و درد کر رہی ہون" رخصت
ہونے والی کا حسرت بھری نگاہ سے اپنے کتے کی طرف دیکھنا اور کتے کا اوسی طرح اپنے
مالک کی طرف دیکھنا اوس حسرت بھری بیقرار بیوہ کے آنسوؤن اور اظہار رنج والم کے

مختلف طریقون سے بہی بہت زیادہ خوبصورتی اور پورے کمال کے ساتہہ تصویر
مین ظاہر کیا ہے۔
جس تابوت کی نسبت کہا جاتا ہے کہ سکندر اعظم کا ہے وہ بالکل نگر Fugger
کے تابوت کی وضع کا ہے جسے مین نے وانیا (پایہ تخت آسٹریا) مین دیکہا تہا۔ صرف
اسکی حالت ظاہری اوسکی نسبت اچہی ہے۔ گروپ یا مجمع کی تصویرین عمدہ ہین اور تنہا
تصویرین ایسی پاکیزہ بنائی ہین کہ صرف روح اور جان ڈالنی باقی ہے۔ مگر بعض موقعون پر
تصویرین بہت زیادہ گنجلک ہوگئین ہین جس سے اعلیٰ درجہ کے یونانی کام کی صفائی
اور خوبصورتی باقی نہین رہی۔ اسکی صنعت و دستکاری عہد سکندریا اوسکے مابعد کے
زمانہ کی معلوم ہوتی ہے۔ تمام تصاویر قصص وحکایات اور ایک پر جوش کیفیت کا اظہار کرتی
ہین لیکن اعلےٰ ترین یونانی صنعت کی سادگی کے ساتہہ متانت کا اظہار نہین کر سکتین
الیشیا کا سارکوفیگس اوس ملک کی ہنرمندی اور صنعت کا ایک اعلےٰ ترین نمونہ ہے۔
برٹش میوزیم مین بہی اس سے زیادہ عمدہ صنعت اور ہنر کی حیثیت سے زیادہ نفیس نمونہ
کوئی نہوگا۔ تابوت سٹریپ کو ہر شخص دیکہتے ہی پہلے پہل ضرور غیر مکمل اور بہدا کہدے گا
مگر پہر بہی یونانی بت تراشی کے اعلےٰ نمونہ کے قریب قریب پہونچ جاتا ہے۔ افسوس ہے
کہ ان جدید برآمد کئے ہوئے خزائن سے انگلش علمار آثار قدیمہ ابتک محض ناواقف ہین
مین یقین کرتا ہون کہ انگریزی مین یہہ تحریر اون خزائن کے حالات مین بالکل پہلی ہے۔
ان تابوتون کے اور جو لوگ انمین مدفون ہوئے اونکی تاریخین معین کرنا ماہرین فنون قدیمہ
یونان کا کام ہے۔ خیر بہر حال جو کچہہ آخری تصفیہ اونکی نسبت قرار پاوے ہر شخص ان عالیشان
انکشافات کی قدر کرے گا۔ اور ہر قسم کے شرف و احترام کا ان تابوتون کے برآمد کرنے

مین حمدی بے کو مستحق سمجھیگا۔ جسنے تمام مشکلات کے ساتھہ جو ہر طرف سے اُسکو پیش آئین
مقابلہ کیا اور بے انتہا صعوبتین اوٹھائین۔

اس سے بحث نہین کہ یہہ یادگارین کن لوگون کی غرض سے بنائی گئی تہین۔ مگر اب
اون سے زیادہ حمدی بے اور اونکے روشنضمیر مربی و مددگار سلطان عبد الحمید کے نام علمی
دنیا پر ثبت ہو گئے۔ علاوہ انکے اور بیشتر یادگارین جدید عجائب خانہ کی فرش پر پائی جاتی ہین
اور کچہہ ابتک باہر کمین ہین۔ انہین مین ایک لیشین تابوت ہے۔ جو جگہہ تجویز ہونیکے
بعد اندر رکہا جاوے گا۔ اوپر کی منزل مین وہ چیزین محفوظ ہین جو شیلمین
(Schliemann) اور دیگر محققین نے ٹرکش گورنمنٹ
(Turkish Government) کو سپرد کی ہین۔ بیشتر بابل اکادیا۔ اور ہٹی ٹی
نئی طرز املا کی کتبے مجتمع ہین اور اگران اشیا کے عمدہ طریقہ پر ترتیب دیگئی اور اوسپر نامونکے
پرچے لکہکر لگا دیے گئے تو اوسوقت ان محققین کی محنت کا پورا انعام ملیگا۔ یہ سب خزائن
بلا کسی روک ٹوک کے کہلے ہوئے رکہے ہین۔ حمدی بے اور اونکے بہائی سچے ترکی اخلاق
و نوازش کے ساتھہ ہر وقت سخت محنتی طلبا اور محققین علم آثار قدیمہ کو اونکی تحقیقات مین
ہر طرح کی مدد دینے کیلئے مستعد و آمادہ ہین۔

مرقومہ۔ ایف۔ میکس ملر

باب سیزدہم

سیر مقام بروصہ[۱۵]

ہم سب بروصہ دیکھنے کے بہت مشتاق تھے۔ لیکن قسطنطنیہ مین ہم کو اسقدر سیر کرنا پڑی کہ جولائی کے پہلے ہفتہ تک ہم اوسے نہ دیکھہ سکے خوش نصیبی سے ہمارے ساتھہ

---

[۱۵] بروصہ۔ قسطنطنیہ سے چہار گھنٹے کے فاصلہ سے ایشیا کی سمت دامن کوہ اولمپس مین واقع ہے۔ ولایت خداوندگار کا صدر مقام ہے۔ ٹرکی مین اعلی درجہ کی خوش فضا اور سبز سیرگاہون مین سے ایک یہہ بھی ہے۔ ہرچہار طرف پہاڑ نیلوفر۔ شمشاد اور شہتوت کے درختون سے چھپے ہوئے ہین۔ دامن کوہ مین آباد ہونے کی وجہ سے پہاڑون کی اونچی چوٹیان برف سے ڈھکی ہوئی ہر وقت معلوم ہوتی ہین۔ آب وہوا نہایت معتدل اور خوشگوار ہے۔ سیرگاہین اور مساجد اس کثرت سے ہین کہ سال کے ہر دن مین اگر کوئی سیاح روز سیر کرنا چاہے تو وہ ہر روز ایک نئی سیرگاہ اور ایک نئی مسجد دیکھہ سکتا ہے۔ مردم شماری ۷۰۰۰۰ ہزار ہے جس مین ۲۵۰۰۰ مسلمان ہین۔ شہر سے ایک ندی نہایت زور شور سے بہتی ہے جس کے کنارونپر سیر وتفریح حاصل ہوتی ہے۔ سٹرکین نہایت صاف اور عمدہ ہین۔ ہوٹل کثرت سے ہین قابل دید مقام ہے۔

مترجم

صادق بے تھے جنسے ہمکو سفر مین بہت آرام ملا۔ ایوانی اڈیکانگ کے ساتھ سے نے
ہمارے سیئے ہر ایک راہ کہولدی تہی مگر صادق بے بہی بروصہ مین ہمارے قیام کا عمدہ
انتظام نکر سکے جیسا کہ پہلا خیال تہا کہ وہان عمدہ ہوٹل ہوگا مگر ہوٹل اور خاصکر اوس کا
کہانا بہت کثیف اور خراب تہا۔ صادق بے ہمارے اس ارادہ سفر سے اس قدر خوش
ہوئے کہ جبتک سلطانی اجازت نہین حاصل ہوئی اوس وقت تک بچونکی طرح
بیقرار رہے۔ صادق بے کے ساتھ ہونے سے ہمکو "یول تذکرہ" یا دستخط کیا ہوا پروانہ
راہداری لینے کی بروصہ کی سیر کیلیئے ضرورت نہ تہی تاہم ہمارے جہاز پر سوار ہونے مین
وقت پیش آئی کیونکہ ہم نو بجے بندرگاہ پر پہونچ گئے تہے اور نہ ہمارے پاس اجازت نامہ
تہا اور نہ اوسوقت تک صادق بے پہونچے تہے۔ مگر ہمارے لڑکے نے احکام کو اطمینان
دلایا کہ ہم سب "انجنیر سرا" سے یعنے انگریزی سفارتخانہ سے تعلق رکہتے ہین۔ اور اوسکے
اس اطمینان دہی سے ہم جہاز پر سوار ہوئے۔ بروصہ تک سفر چار گہنٹہ کا تہا دن بہت اچہا
تہا گرمی زیادہ نہ تہی اور سفر بہت دلچسپی اور مسرت کیساتہ گذرا ہم بندرگاہ مدانیہ
(Mudania) مین جو اسی نام کے خلیج پر آباد ہے اُترے۔ یہ خلیج منجملہ
اون خلیجون کے ہے جو بحیرہ مارمورا سے نکلکر خشکی مین گئے ہین۔ ان خلیجون مین سب
سے بڑی خلیج اسمد ہے جسکے دہانہ پر جزائر پرنس[۵۱] پہیلے ہوئے ہین۔ خلیج مدانیہ مین پہونچکر
سب سے پہلے سیاح کی نگاہ مین نباتات کی کثرت حیرت انگیز معلوم ہوگی جو پہاڑون کو
بالکل سبز پوشش کی طرح چہپائی ہوئی ہے۔ اکثر مقامات پر پہاڑ پانی کے
کنارے تک ڈہلوان چلے گئے ہین۔ اسی خلیج سے فاصلہ پر کوہ اولیمپس کی

[۵۱] اون جزائر کا ذکر مفصل گذر چکا۔

برف سے پوشیدہ چوٹیان معلوم ہوتی ہین۔ ہم نے یہ ہوشیاری کی کہ اپنے ساتھ جہاز پر کہانا لیلیا تہا کیونکہ ایسی اسٹیمرون پر عندا قابل اطمینان نہین ہوتی۔ البتہ کافی نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ صادق بے نے مسافرون مین سے ایک عجیب آدمی کو ہمین دکہایا۔ یہ آدمی ایک شعبدہ باز اور نقال معلوم ہوتا تہا۔ قسطنطنیہ مین بہت مشہور ہے اور تماشہ وغیرہ کرنے کی غرض سے ترک اکثر اپنے مکانو نپر بلایا کرتے ہین۔ وہ اپنے چہرہ اور اعضا کو مختلف صورتین توڑ مروڑ کر بنا لیتا تہا۔ اور ہم نے دیکہا کہ اوس نے رومال کا ایک چوہا بنا کر اپنے بازو پر رکہا اور اوس سے اس طرح کہیلتا رہا کہ بالکل یہ معلوم ہوتا تہا کہ چوہے مین جان ہے۔ ہم بروصہ مین اپنے ہوٹل کے بالاخانہ مین بیٹھے تہے کہ وہ دوسرے روز نمودار ہوا اور اوسنے ناچنا اور اپنے چہرہ کو مختلف صورتون مین توڑنا مروڑنا شروع کیا۔

مدانیہ مین پہونچکر ہم نے سواری پر بروصہ جانا چاہا۔ کیونکہ ریل کے آنے مین عرصہ تہا اور گرمی اسوقت بہت زیادہ ہو گئی تہی تہوڑی دیر تک اونچے پہاڑ پر ایک نہایت گرد وغبار کی سڑک پر چڑہتے رہے۔ گر پیچھے خلیج کا چمکتی ہوئی شعاعون مین عجیب پرلطف سما نظر آتا تہا آخر کار ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے اور یہان شہتوت کے گہنے ہوئی جہاڑی مین عمدہ سایہ ملا۔ پہاڑ کے پار اترکر بروصہ کا خوبصورت میدان دفعتًا پیش نظر ہو گیا۔ پہاڑ نیلوفر کے درختون سے چہپا ہوا تہا شہر کے پشت پر اولمپس کی برف سے سفید چوٹیان اور شہر کی سفید فصیلین گنجان اور مسجدین اور مکانات کوہ ندکور کے نیچے اور سبزہ زارون کی کثرت جو اس مقام کی ایک علامت خاص ہے ہمارے پیش نظر تہی۔ مطلع اس قدر صاف تہا کہ ہم نے خیال کیا کہ زیادہ سے زیادہ ایک گہنٹہ مین ہم شہر پہونچ جاوینگے

مگر درحقیقت شہر کے نصف فاصلہ سے بہی ہم ابہی دور تہے - پہاڑ کی چوٹی سے نیچے نیلوفر کے درخت لگے ہین راستہ بہت ڈہالو ہے اور اسقدر گرمی تہی کہ ہم نے نصف راستہ پر پہونچکر ندی کے کنارے سبز ٹہنیون کے سایہ دار درختون مین بیٹہنا غنیمت خیال کیا - موسم سرما اور ابتداے موسم بہار مین یہ ندی بہت زور سے بہتی ہے اس مقام سے بروصہ تک زمین پر سڑک ہے کے دونون جانب زراعت نہایت عمدہ ہوتی ہے اوسی شام کو ہم شہر مین ٹہلتے ہوئے چلے گئے - دیکہنے سے معلوم ہوا کہ شہر اولیمپس کی تین آگے نکلی ہوئی پہاڑیون پر آباد ہے - یہ تینون ٹیکریان بیچ سے بڑے بڑے غارون کے سبب ایک دوسرے سے جدا ہین لیکن آمد و رفت کے لئے جو پل بنا دیئے گئے ہین انہون نے سب کو ایک کر دیا ہے بیچ پہاڑی پر قدیم شہر آباد ہے - سب سے بلند مقام پر حصار شہر بہی بنے ہین - جس کے اندر قدیم سلاطین عثمانیہ کے رہنے کا محل اور سلطان عثمان اور خان کی قبرین ہین - پہاڑی کے بلند مقام کے نیچے بازار اور مسجد کلان ہے -

مشرقی پہاڑی پر جو وسط کی پہاڑی سے "گیوگ صو" یا نیلی ندی کے سبب جدا ہو گیا ہے مشہور سبز مسجد اور سلطان محمد اول کا مقبرہ ہے موخر الذکر بروصہ کا ایک بیش قیمت نگینہ خیال کیا جاتا ہے - مغربی شاخ پہاڑی پر بیشتر سلاطین قدیم کے قبور ہین بروصہ[۱] جو قدیم

---

[۱] بروصہ کا کسی قدر مفصل تاریخی خاکہ یہ ہے - اول اول یہ شاہان تہینیا کا پایۂ تخت تہا ۷۵ سنہ قبل مسیح مین نکوماڈیس آخری بادشاہ نے آدمیون کے حوالہ کر دیا - بازنطہ دور حکومت مین یہ کبہی مسلمانون کے قبضہ مین رہا - کبہی عیسائیون کے - آخر کار ۹۵۰ء مین سیف الدولہ ہمدانی نے اسپر قبضہ کر لیا - لیکن اس کے بعد ہی پہر عیسائیون کے تحت تصرف مین آگیا - گیارہوین صدی مین سلجوق

زمانہ مین پروسا (Prusa) کے نام سے مشہور تھا قدیم سلطنت تھینیہ
(Bithynia) کا پایہ تخت تھا اور تھینیین خاندان سے منتقل ہوکر رومن
(Roman) لوگون کے قبضہ مین رہا۔ پلانپی خورد " Philippe the younger "
گورنر پروسہ تھا۔ اوسکے زمانہ مین یہ شہر نہایت زرخیز اور عظیم الشان تھا اس مین حمام کتبخانہ
اور رزمگاہین بکثرت تھین عرصہ تک اوسپر کبھی مسلمان قبضہ کرتے رہے اور کبھی عیسائی
آخرکار سنہ ۱۳۲۶ء مین سلطان[۵] اورخان نے فتح کرلیا۔ اور اوسکے بعد سے عثمانیہ ترکون کا

بقیہ حاشیہ ۱۶۷۔ ترکون نے اسپر حملہ کیا۔ مگر سنہ ۱۰۹۷ء مین اونکے قبضہ سے نکلگیا سنہ ۱۳۲۶ء تک پھر
عیسائیون کے قبضہ مین رہا۔ اور اوسکے بعد آخری مرتبہ سلطان اورخان نے اسکو اپنا پایہ تخت
بنالیا۔ اس عرصہ مین بروصہ علم و حرفت و صنعت کا مخزن تھا۔ صناع۔ شعرا۔ مورخین۔ علما۔ صلحا۔
اور نامور بہادر فارس خراسان اور بخارا سے آکر آباد ہونے لگے۔ مساجد مدارس اور عظیم الشان
عمارتین تعمیر ہونے لگین۔ ایک محل صرف عثمانی مورخین کے لئے تعمیر کیا گیا۔ عثمان بانی خاندان
عثمانیہ کا مقبرہ۔ اس شہر مین قابل دید ہے۔ اورخان اور سلطان سلیمان بھی اسی شہر مین
مدفون ہین۔ سنہ ۱۴۰۲ء مین تیمور نے حملہ کیا۔ کچھ تو اس سبب سے اور زیادہ تر زلزلونکے سبب
سے یہ شہر بہت کچھ تباہ ہوا۔

مترجم

۵ سلطان اورخان سلطان عثمان بانی سلطنت عثمانیہ کا بیٹا تھا۔ اسکے بھائی اور وزیر علاء الدین نے
جان نثاریون کی فوج کی بنیاد ڈالی۔ یورپ پر ہلال کا جھنڈا پہلے اسی کے عہد مین نصب ہوا۔ اسی کے
زمانہ مین سلطنت کے قوانین و ضوابط مرتب ہوئے ملک مین فتوحات کے ساتھ امن و امان قایم
کیا گیا۔ مترجم۔

دار الخلافہ رہا۔ وسط کی ٹیکری پر اتبک رومی لوگون کی عمارتون کے نشانات معلوم ہوتے ہین۔ بلکہ اکثر مقامات پر بازنٹیم (بازنطہ) سلطنت کی دیوارون کے نمونہ بہی محفوظ رکہے گئے ہین۔ ہم صبح ہوتے ہی سیر کو نکلے کیونکہ بروصہ مین مساجد اور مقابر کثرت سے ہین۔ اور یہ مشہور ہے کہ سال کے ہر ایک دن کے لئے الگ الگ مسجد اور سیرگاہ مخصوص ہے مسجد کلان بالکل مربع شکل کی ہے اور نہایت قدیم طرز پر بنی ہے۔ قسطنطنیہ کی مساجد سے اوسکی صورت بالکل مختلف ہے جو قریبًا کل سینٹ صوفیہ کی نقل پر بنی ہین جسمین ایک مربع صحن اور تین طرف دالان ہوتے ہین۔ مسجد کلان[۵۱] مین پانچ درجے ہین۔ اور وسط چہت کا حصہ بیچ کے فوارہ پر روشنی پڑنے کی غرض سے کہلا ہوا ہے۔ بجز ممبر کے جس پر نہایت پر تکلف کہداؤ کا کام ہے تمام مسجد سادہ بغیر کسی قسم کی آرایش و زیبایش کے قسطنطنیہ کی آراستہ مسجدون سے بالکل علیحدہ معلوم ہوتی ہے۔ ہماری حیرت اوسوقت اور بڑہ گئی جسوقت ہمنے سلطان[۵۲] محمد اول متوفی سنہ ۱۴۲۱ء کی سبز مسجد[۵۳] دیکہی۔ تمام مسجد کے اندرونی دیوارون

---

۵۱ ترکی مین اسکا نام یولو جامع ہے۔ اسکو تین مسلمانون نے یعنی مراد اول۔ بایزید اول۔ اور محمد اول نے تعمیر کرایا۔ مسجد بالکل عربی طرز کی ہے بیش قیمت قالین بچہا ہے۔ رمضان مین ۷۰۰ قنادیل کی روشنی اندر کیجاتی ہے۔ تمام روغنی اور طلائی کام اب باقی نہین رہا۔ سفیدی پہیر دی گئی ہے۔ مترجم

۵۲ سلطان محمد اول کے نام کے ساتہ لفظ "پہلوان" بہی زیادہ کیا جاتا ہے سنہ ۱۴۱۳ء مین تخت نشین ہوا۔ اسکے کامیاب دور مین اول بار ترکون مین علمی ذوق اور شاعری کا مذاق پیدا ہوا۔

۵۳ سبز مسجد کو ترکی مین یشیل جامع کہتے ہین جسکو سلطان محمد نے سنہ ۱۴۲۰ء مین تعمیر کیا نفاست دستکاری کام کی وجہ سے تمام عثمانی عمارتون مین اعلیٰ ترین ہے۔

پر قدیم روغنی گلکاری کا نہایت پاکیزہ کام کیا ہے۔ لیکن اکثر پہول سبز رنگ کے ہین۔ دروازہ اور اوسکے متصل کی عمارت سفید سنگ مرمر کی ہے جس مین نہایت پاکیزہ کہداؤ کا کام ہے پہلے دو نہایت بلند مناری بہی تہے جنپر روغنی کام کیا تہا۔ مگر وہ ۱۸۵۵ء کے سخت زلزلہ مین گر گئے جسکی سبب سے شہر کو بہت نقصان پہونچا اور ایک ہزار آدمی کے قریب ہلاک ہوگئے سبز مسجد وادی بروصہ کے پرشکوہ منظر کے سامنے قایم ہے اوسی کے قریب سلطان محمد اول کی قبر ہے جو سارے شہر کا گوہر یکتا کہا جاوے تو بجا ہے۔ کسی زمانہ مین اس قبر کے اندر وباہر نہایت نفیس روغنی کام تہا۔ وفیق پاشا نے بحیثیت گورنر کے اس مقام کو بہت پر رونق کیا اور بیرونی پتہرون کو جو ۱۸۵۵ء مین ضایع ہوگئے تہے ازسر نو درست کرایا یشیل جامع کے اندرونی دیوارون کے پہولدار کام کی خوبصورتی کو ادا کرنا قدرت انسانی سے باہر ہے۔ وفیق[۵۱] پاشا کا ہمارے سیاحت سے ایک سال قبل انتقال ہوچکا تہا۔ یہ پاشا نہایت روشن ضمیر اور لایق تہا۔ ہم نے اونکا کتب خانہ بہی روملی[۵۲] حصار مین دیکہا جو اوسوقت فروخت ہونیوالا تہا صادق بے نے کتب خانہ کی سیر کا انتظام

---

۵۱ احمد وفیق پاشا یا وافق پاشا بروصہ کا ایک بڑا روشنضمیر اور لایق گورنر تہا۔ جس نے اکثر مساجد مقابر کی ازسر نو مرمت کی شہر مین سڑکین جاری کین اور خود بیشتر سیرگاہین بنائین۔ مترجم

۵۲ روملی حصار باسفورس کا تنگ ترین راستہ ہے۔ غالبًا یہ وہی مقام ہے جہان سے زرزیس کی فوجین اُتری تہین قلعہ سلطان محمد فاتح نے محاصرہ کے شروع ہی مین تعمیر کرایا۔ قلعہ کی دیوارونکا نقشہ عربی لفظ محمدؐ بناتا ہے۔ ہر ایک "میم" ایک عظیم الشان برج ہے۔ اور مجموعی حیثیت سے ایک عجیب وغریب صورت پیدا کرتا ہے۔ جو الفاظ مین ادا نہین کی جاسکتی۔

مصنف

کیا اور ایک روز سہپر کو ہم سب اونکے ساتہہ رومیلی حصار مین اوسکے دیکہنے کے لئے گئے سڑک اسقدر ڈہالو تہی کہ اوسپر زینے بنا دیئے گئے ہین - چوٹی پہاڑ پر پہونچتے ہی ہمین ولیفیق پاشا کا مکان دیوارون سے بالکل محدود ملا - اطلاع دینے پر دروازہ مکان کا کہولا گیا اور دروازہ سکے اندر جاتے ہی ایک گلاب کے پہولون کا باغ ملا - باغ مین ہم کو ترکی خدام دست بستہ ہاتہہ باندہے ہوئے ملے - یہی خاص طریقہ تمام ترکی خدام کا ہے تاکہ فوراً معلوم ہو جاوے کہ اونکے پاس کوئی آلۂ حرب نہین ہے - یہ خدام ہم سب کو ایک نیچے پست مکان مین لے گئے - اس مکان کے سب سے بڑے کمرے مین کتبخانہ ہے - جس مین مرحوم ولیفیق پاشا نے بڑی ہوشیاری سے بیشتر نہایت عمدہ عمدہ کتابین جمع کی تہین ان کتابون مین بہت سے نہایت قدیم الطبع فرنچ اور انگلش زبان کی علمی کتابین ہین جو شاذونادر دستیاب ہوسکتی ہین - بہت کتابین صرف ونحو اور لغات کی اور اکثر نہایت عمدہ قلمی نسخے بہی ہین علاوہ کتابون کے نفیس چینی اشیا رنگین کام کی خوبصورت ظروف اور مختلف قسم کے دیگر نایاب اشیا سب معرض بیع مین ہین - ہم کو معلوم ہوا کہ ایک امریکن تاجر کتبخانہ اور تمام دیگر اشیا مجموعتاً ایک معقول قیمت پر خریدنا چاہتا تہا - مگر وارثون نے اوسوقت فروخت نہ کیا اور بہت عمدہ موقع ہاتہہ سے دے دیا - ہماری روانگی کے بعد ایک عرصہ تک اون چیزون کا فرداً فرداً نیلام ہوتا رہا - اور بعد مین امریکن جو رقم دیتا تہا اوس سے بہی بہت کم قیمت ملی - میرے لڑکے نے بہی ایک نہایت کمیاب کتاب بہت کم قیمت پر خریدی -

بروصہ کا ذکر رہگیا - اوسی روز صبح کو ہم نے بایزید اول[۵۱] کی مسجد اور قبر بہی دیکہی - یہ دونون

[۵۱] بایزید اول - جسکا لقب "یلدرم" یا برق صاعقہ" ہے - اور جو یورپ مین "بجازٹ" Bajazet

عمارتین ایک علیحدہ مقام پر خراب حالت مین ہین۔ یہ اوسکا مقبرہ ہے جسنے یونان۔
سرویا۔ ولیشیا اور دیگر ممالک ایشیا کو اپنے غضبناک طاقت اور قوت سے فتح
کر لیا اور بعد مین منگولیون یا مغلون کے بادشاہ تیمور سے شکست کہا کر آٹھ ماہ تک
اوسکے زیر حراست رہکر شکستہ دلی کی حالت مین راہی ملک عدم ہوا۔ بایزید پہلا بادشاہ
تہا جسنے سلطان کا خطاب اختیار کیا۔

چونکہ اسوقت گرمی حد سے زیادہ ہوگئی تہی اسلئے صادق بے نے کہا کہ سایہ دار بازار مین
سیر کرنا چاہئے ہم نے ایسا کیا اور بازار مین چند نہایت نفیس کوتایا[۵۱] (Kutaya)
کے ظروف دیکہے۔ رنگ و روغن ان برتنون پر ایسا پاکیزہ ہے کہ ہر شخص اوسکو دیکہکر
بڑے شوق سے خریدتا ہے مگر اس قدر نازک ہوتے ہین کہ اونکا زاید لینا بالکل بیکار
ہے۔ ایک نہایت خوبصورت برتن ہم نے خریدا مگر ہوٹل تک پہونچتے پہونچتے وہ
بالکل ترخ گیا۔ ہم نے ترکی تولیہ اور بروصہ کی سلک (ریشمی پارچہ) بہی خریدے اور
صادق بے نے اپنے بہائی اور احباب کے لئے چند مختصر تحفے خریدے۔ کہانا کہانیکے
بعد سے زیادہ ہلکے لباس مین جو اوسوقت ساتہ تہا تہوڑی دیر آرام کیا اور قبل غروب
آفتاب گاڑی پر سوار ہو کر وسط شہر مین فصیل کے گرد اسپلینڈ (Esplanade)
(سطح میدان) تک سیر کی اس مقام پر وفیق بادشاہ کی بنوائی ہوئی ایک عظیم سیرگاہ ہے
جہان سے نیچے شہر واہنے بائین دور تک پہیلا ہوا نظر آتا ہے۔ سبزہ زار اور درخت بکثرت
ہین جس مین خاصکر سرو کے عظیم الشان درخت سبزہ زار بروصہ کی گہاٹی کے دور تک

بقیہ صفحہ ۱۷۱۔ کے نام سے مشہور ہے۔ بڑا زبردست سلطان گذرا ہے ۱۳۶۰ء سے ۱۳۸۹ء تک حکمران رہا۔ مترجم

۵۱ ایشیا کوچک کا ایک شہر ہے۔ مترجم

ایک عجیب و لچسپ کیفیت پیدا کرتے ہین۔

اِس سیرگاہ کے نیچے عثمان خان اور اونکے بیٹے اورخان فاتح بروصہ کی قبرین ہین جنکی ویقیق پاشا نے ازسر نو عمدہ طریقہ پر مرمت کی ہے۔ دونون قبرین نہایت چمکدار مرمر کی ہین اور اندر کی جانب شال اور خوبصورت قالینون سے استنبولی قبرون کی طرح آراستہ ہین۔ عثمان کی دستار قبر کے سرہانے لٹکی ہے جس مین عبدالعزیز خانکا سنہ ۱۸۶۰ع مین قایم کیا ہوا تمغہ آرڈر آف عثمانیہ مرصع الماس لگا ہے تمغہ کی حمایل یا ہار اور ستارہ جس مین بہت بڑے الماس لگے ہین تمغہ کے ساتھہ آویزان ہین شب کے وقت احتیاط کے لئے یہ تمغہ وغیرہ ایک محفوظ کمرے مین باوجود ہر وقت پہرہ چوکی کے رکھہ دیئے جاتے ہین۔ جب ہم سب ان تمغون کو دیکھہ رہے تہے صادق بے عثمان کی قبر پر جو تمام عثمانی خلفا[۵۱] مین سب سے پہلا اور عظیم ترین ہے فاتحہ پڑھنے لگے۔ اس سیر کے بعد ہم سلطان مراد ثانی

---

۵۱ شاید مصنف نے یہان خلیفہ کو اوسکے اصلی اور مذہبی معنی مین نہین استعمال کیا ہے کیونکہ عثمان بانیئے خاندان عثمانیہ نے اوسوقت تک نہ خلیفہ کا لقب اختیار کیا تہا نہ سلطان کا۔ سلطان کا لقب اول بایزید یلدرم نے اختیار کیا۔ اور خلیفہ کا لقب سلطان سلیم اول فاتح تبریز۔ شام اور مصر نے۔ مترجم

۵۲ سلطان مراد ثانی جسکو یوروپ والے اموراتہ کہتے ہین۔ بڑا جلیل القدر تہا کیونکہ عثمانیہ سلاطین مین یہی ایک سلطان ہے جس نے دوبار دوران حکومت مین تخت چہوڑکر کنارہ کشی اختیار کی اور مجبوراً بیٹون کی صغر سنی کی وجہ سے عنان حکومت ہاتہہ مین لی۔ یوروپ کے مشہور جرنیلون کو فاش شکستین دین۔ اور ہنگری تک توسیع سلطنت کی۔ اسکی وصیت کے مطابق مقبرہ نہایت سادہ بنا ہے۔ مترجم

کی قبر ہے گئے یہ وہی سلطان ہے جسنے ہنیاڈیس (Hunyades
اور اسکینڈربرگ (Scanderberg) ہنگری اور البانیا کے بڑے
بڑے بڑے جرنیلون کو بڑی سخت جنگون مین شکست دی اور میگنیشیا مسین
(Magnesia) عیش پرستی مین اپنے آخر وقت تک مبتلا رہا -
اسی حالت مین اوسنے وصیت کی کہ اوسکی قبر نہایت سادہ وضع کی مثل غریب کی قبر کے
بنائی جاوے اوسکی وصیت پوری کیگئی تاہم قبر مین سنگ مرمر کا حوض ہے جسکے وسط مین
خام قبر ہے صرف بیچ کے گنبد مین برف آب باران وغیرہ کیلئے ایک وسیع سوراخ کھلا رکھا
ہے - یہ قبر بروصہ کی سب سے عمدہ فضا اور تنہا مقام پر واقع ہے - تمام سلطانون کی
قبرین دیوارون سے محدود ہین جنمین گلاب کے پہولون کے اور شمشاد کے درخت لگے
ہین - موخر الذکر درخت اسقدر بڑے ہین کہ انگلینڈ مین ایسے دیکھنے مین نہین آئے -
گو یہ سب قبرین (جنکی تعداد آٹھ یا سات ہے) سادہ پتھر اور اینٹ کی ہین تاہم اکثر اونمین
نہایت عمدہ فارس کی بنی ہوئی چٹائیان لگی ہین - ایک قبر اونانی کی عیسائی بی بی کی ہر
جو ایک سرویہ کی شاہزادی تھی یہی ایک ایسی عورت تھی جسنے اپنا مذہب تبدیل نہین
کیا - کیونکہ مشہور روگزالانا (Roxalana -) نے بہی جسکی قبر ہمنے
استنبول مین دیکھی ہے ابتداہی مین اپنا مذہب گریک چرچ (کلیساے یونانی) تبدیل
کر دیا تہا - انہین سلاطین کے مقبرون مین بیشتر شعرا فلاسفرون اور علما کی بہی قبرین
ہین جن کی اون سلطانون کے دربار مین آمد و رفت تہی جنہون نے بروصہ مین حکمرانی
کی ہے - ہم عرصہ تک اس پر اثر مقام مین ٹہیرے رہے حتیٰ کہ شفق نمودار ہوگئی اور
ہوٹل مین واپس ہونے کا وقت آگیا - کہانا کہانے کے بعد ہم باغ مین آرام سے

بیٹھے۔ اور صادق بے نے حقہ پینا شروع کیا جب کبھی اونکو موقع ملتا تہا وہ حقہ پیا کرتے تھے۔

صبح کو انگریزی قنصل نے ہمین بلایا اور اپنے ساتھ بازار مین سیر کرانے لیگیا۔ یہ دن ہمنے پورا خرید فروخت مین صرف کیا۔ صادق بے خرید فروخت کے کام مین بہت کامل نکلے وہ تجار سے اونکی مذہبی قسم لیکر خرید کے دام دریافت کر لیتے تھے۔ اور اوسپر پانچ یا دس فیصدی نفع چیز کی مالیت دیکھکر زیادہ دیتے تھے ہمنے اونکی مدد سے ایک نہایت پرتکلف قالین دو نقرۂ خربوزی آدمی کے سر کے برابر دو سو برس کے پرانے جس کی نسبت عقیدہ ہے کہ یہ جسکے پاس رہین گے۔ وہ ہمیشہ مالدار اور خوشحال رہیگا۔ دو مرصع الماس مینا کار نیین (ایک مردانہ زیور) ایک نہایت عمدہ طلائی مینا کار کافی کی پیالی کچھ اور بروصہ کے ریشمی کپڑے اور دیگر اشیا خریدکین۔ بروصہ کا ریشمی کپڑا جو نہایت باریک اور نفیس ہوتا ہے مشرق مین مشہور ہے۔ ہمنے سڑکو پر بیشتر خوبصورت یونانی لڑکیان جو ریشم کے کیڑے پالتی ہین زرد رنگ کے خانہاے ریشم لئے ہوئے بیشتر پارچہ بافی کے کارخانون مین لیجاتے ہوئے دیکھین ریشم کی پیداوار قریبًا بالکل یونانیون کے ہاتھ مین ہے۔ ہماری موجودگی تک بروصہ مین ہر روز ایک لاکھ کے قریب خانہاے ابریشم گرد و پیش کے مواضعات سے شہر مین آتے تھے۔ مقام چیکرگہ[۵۱] (موضع ٹڈی) مین ہمنے بہت سی عورتین خانہانے ریشم کو بازار مین لیجانیکے لئے جمع کرتی ہوئے دیکھین۔ قایق چی یعنی ملاحونکے لئے چکنی و ہاریدار گاج یہان تیار ہوتی ہے۔

---

۵۱ چکرگہ ترکی مین ٹڈی کو کہتے ہین۔

دوپہر کیوقت کانسل کے ساتھ ہم مراد اول[۵۱] کی مسجد شکرگاہ کی سڑک پر دیکھنے گئے۔ یہ مسجد صرف اس سبب سے زیادہ دلچسپ ہے کہ بالکل عیسائی خانقاہ کی وضع پر تعمیر کیگئی ہے جو تہخانہ سوفتہ یا طلبار علم الٰہیات کیلئے بنے ہوئے ہین وہ بھی درحقیقت مسجد مین شامل ہین اور معمولاً جیسا کہ صحن مسجد کے عرض مین بنے ہوتے ہین اوسطرح نہین ہین اسی سبب سے جو طلبا اونمین رہتے ہین وہ جمعہ کی نماز مین وہین شریک ہو سکتے ہین۔ اسی سلطان[۵۲] کی قبر پر مینے ایک بہت بڑا تانبے کا برتن دیکھا جس مین فروخت کیلئے غلہ بھرا رہتا ہے۔ عوام کا خیال ہے کہ اس ظرف کے تھوڑے دانہ تخم ریزی کے غلہ مین ملا کر بونے مین غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اسی کے قریب ایک اور بلند جگہہ ہے جہان سے دور دور تک عمدہ کیفیت معلوم ہوتی ہے اور ایک سنگ مرمر کا چشمہ ہے جسمین سے گرم و سرد دونون طرح کا پانی ٹونٹیون سے نکلتا ہے اسیطرح اور چشمے تھے کسی سے قدرتی گرم پانی نکلتا تھا اور کسی سے سرد ان چشمون کا قدما کو بھی علم تھا جنمین سے ایک ٹروی[۵۳] (ٹرسہ ٹرائے) مین بھی تھا مگر اب اسکے کچھ آثار باقی نہین

[۵۱] مراد اول سنہ ۱۳۲۶ء سے سنہ ۱۳۶۳ء تک حکمران رہا۔ اسنے اوڈریانوپل (ادرنہ) کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔ اسکے عہد مین تمام جزیرہ نما بلقان۔ رومیلیا۔ نصف بلگیریا پر قبضہ ہوگیا تھا۔ عین فتح کے وقت جنگ "قصووہ" مین دھوکے سے قتل کیا گیا۔ اسی وجہ سے اسکو شہید کا لقب دیا گیا ہے اسکو خداوندگار بھی کہتے ہین۔ اور ولایت خداوندگار جس کا دارالامارہ بروصہ ہے اسیکے نام سے موسوم ہے۔ اسکی مقبرہ مین اسکی عبا۔ جبہ۔ دستار اور زرہ بکتر ابتک محفوظ ہین۔ مترجم۔

[۵۲] سلطان مراد اول۔

[۵۳] ایشیائے کوچک مین ایک بہت قدیم تاریخی مقام ہے جسکا ذکر ہومر کی رزمیہ نظم مین ہے۔ جنگ ٹروی اسیکے میدان مین واقع ہوئی۔ ڈاکٹر ایچ شلیمن نے کچھ عرصہ سے اسکی اصلی جگہہ دریافت کرنے کی کوشش کی ہے اونکی تحقیق کے مطابق حصاریق سے چالیس میل پر اوسکے کھنڈرے ملتے ہین۔ مگر یہ امر پایہ ثبوت کو نہین پہونچا۔ مترجم

صادق بے نے کہا کہ سال گذشتہ مین میری بی بی اور ساس شکرگاہ مین آئین تھین جب وہ
سب اِس حمام مین نہائین تو اونکو یہ عجیب قدرتی چیز دیکھکر سخت حیرت ہوئی وہان سے
ہم شہر مین گاڑی پر سوار ہوکر مشہور چشمہ ہای[۵۱] آہنی وسلفر (گندک) دیکھنے گئے اور اون مکانون
مین سے ایک کو دیکھا جسمین اون چشمون کا پانی جمع کیا جاتا ہے اور جہان مادہئی مین امراض
گٹھیا وغیرہ کے مریض رہنے آیا کرتے ہین۔ ان چشمون کے پانی مین آہن اور گندک
بکثرت شامل ہے اور بعض چشمے اسقدر گرم ہین جنمین ۱۷۰ درجہ فارن ہیٹ[۵۲] کی حرارت

---

۵۱ چشمہ ہاے آہنی وسلفر یا گندک اکثر ایشیاء کوچک اور کوہ قاف مین پائے جاتے ہین جہان مریض اکثر غسل کرتے ہین اور صحت یاب ہوتے ہین۔ زمین کے نیچے سیکڑون مختلف دہاتین اور مادہ موجود ہین۔ زمین پر جو بارش ہوتی ہے چونکہ اوس مین کاربونک ایسڈ کی شمولیت ہوتی ہے اسوجہہ سے جب وہ زمین کے اندر جذب ہوتا ہے اوسکو کاٹتا ہے۔ اور جو کچھہ اجزاے ارضی ہوتی ہین اوسی سے اوسکی آمیزش ہوجاتی ہے اسی طرح جہان لوہے یا گندک کی کانین ہین اوسمین پانی جسوقت پہونچتا ہے کچھہ اجزا اور دہاتون کے اوسمین ملجاتے ہین۔ اور اوسمین اسقدر حرارت پیدا کر دیتے ہین کہ جس وقت وہ چشمون کے ذریعہ سے پھر زمین پر معاودت کرتا ہے تو اوسمین سے بعض وقت بخارات نکلتے ہین۔ اور چونکہ اجزاے معدنی کو پانی کے ساتھہ ایک درجہ کا امتزاج ہوجاتا ہے اسوجہ سے یہ قدرتی دوا کا خاصہ رکھتا ہے۔ اور اوس مین اغتسال نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ترکون نے ان چشمون کے پانی کو نہایت عالیشان صاف ستھرے آراستہ وپیراستہ حامون مین لیا ہے۔
جہان سیاح نہاتے ہین۔ مترجم

۵۲ فارن ہیٹ (Fahrenheit) ہالینڈ کا ایک ڈاکٹر تھا ۱۶۸۶ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۳۶ء مین فوت ہوا۔ اسکی شہرت زیادہ تر آلات تھرمامیٹر اور بیرومیٹر کی وجہ سے ہے جسمین

پائی جاتی ہے۔ کیا عجب کہ شکر گاہ وہ مقام ہو جہان جسٹینین (Justinian)
نے ایک حمام اور ایک محل طیار کرایا تھا۔ اور جس کے دیکھنے کو امپرس تھیوڈورا
(Theodora) چار ہزار آدمیون کے لشکر کے ساتھ آتی تھی۔ ہم بھی
ایک نہایت عمدہ اور مشہور حمام مین نہانے گئے۔ یہ حمام سلطان سلیمان اعظم کے زمانہ کا ہے
اسکو بنے ہوئے تقریبًا ۳۵۰ برس کا عرصہ ہوا۔ ہمارے مرد علیحدہ کمرونمین نہانے گئے
اور مین عورتون کے کمرہ مین گئی تمام حمام پر نہایت عمدہ چمکدار اور نازک روغنی کام ہے۔
باہر کے درجہ مین عورتین غسل سے فارغ ہوکر مسند و نپر نہایت مغرق اور نفیس خوش رنگ
ریشمی پوشاکین پہنے ہوئے آپسمین باتین کر رہی تھین۔ کوئی سگارٹ پیتا تھا اور کوئی کافی
دوسرے کمرے مین عورات کپڑے اتارے ہوئے کچھ غنودگی کی حالت مین گرم کمرہ سے
نکلکر لیٹی ہوئی تھین۔ مین اندرونی گرم کمرہ مین بسبب شدت گرمی کے بہت کم ٹہر سکی۔
ایک بڑے گنبد کے نیچے گرم پانی کا حوض بھرا ہوا تھا جس مین عورتین نہا رہی تھین۔ انکی
سیاہ آنکھین گورے جسم کے ساتھ بہت بھلی معلوم ہوتی تھین حمام کے نیچے جہان پانی بھرا
جاتا تھا۔ ہم نے ایک چھوٹی پہاڑی دیکھی جس مین لوہا بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہان سے
ایک سڑک کے ذریعہ سے جو توفیق پاشا کی بنوائی ہوئی تھی۔ ہم دلچسپ نظارہ دیکھتے ہوئے
پہاڑونپر چڑہے اور اوسوقت ہم ٹھیک مغرب کی سمت جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر مین

بقیہ حاشیہ ۱۷۰۔ اوسنے بہت ترقی دی۔ حرارت کے درجہ دریافت کرنیکے دو طریق ہین۔ ایک
سنٹی گریڈ۔ دوسرا۔ فاہرن ہیٹ جو ڈاکٹر موصوف کا دریافت کیا ہوا ہے۔ پس جسوقت کسی حرارت کے
پیمانہ کو بتائینگے تو اوسکے بعد جس طریقہ سے وہ حرارت دریافت کی گئی ہو آخر مین لکھدینگے۔ یہان جو پیمانہ ۱۷۵
درجہ کا لکھا گیا ہے وہ ڈاکٹر فاہرن ہیٹ کے طریقہ سے لکھا گیا ہے۔ مترجم

موضع انکایا (In Kaya.) پہونچے جہان سے جبل اوبونیا کا نہایت عمدہ نظارہ بہت نشیب مین اور جنگل میلون آگے پہیلا ہوا معلوم ہوتا تہا اسی موضع مین ایک قدیم درخت ہے جس کا تنہ اسقدر موٹا ہے کہ ہم پانچ آدمیون کے ہاتون کے مسلسل حلقہ مین بہی نہین سماتا تہا ہم سب اس درخت کے سایہ مین بیٹہے - آلو بالو کہاتے رہے جو موضع کے لڑکے لائے تہے -.

مکس ملر دورتک گاڑی مین حضرت صادق بے کے ساتہہ سوار ہو کر چلے گئے اور بعد مین مجہسے کہا کہ صادق بے سے عیسوی اور اسلامی مذہب کے متعلق اونسے دیر تک گفتگو ہوتی رہی صادق بے چونکہ اپنے قرآن او مسائل شرعیہ سے بخوبی واقف تہے نہایت دلچسپی کے ساتہہ گفتگو کرتے رہے - گوکہ وہ اپنے پیغمبر کے نہایت گرمجوشی کے ساتہہ متبع ہین تاہم وہ کسی طرح متعصب نہین ہین - ہم سب یہان سے واپس ہو کر راہ مین عمدہ نظارون سے محفوظ ہوتے ہوئے کانسل (قنصل) کے مکان پر پہونچے کانسل نے اپنے مکان مین بکثرت کوتایا کے ظروف مجتمع کئے تہے - اس قنصل کے کاوس سے اور مکس ملر سے مسٹر میکمِلن سیاح کی گم شدہ گی کی نسبت بحث ہوتی رہی - مسٹر میکلین نے کوہ اولمپس کے اوپر چڑہنے کی کوشش کی تہی مگر اون کی جان گئی - یہہ کاوس اپنے قنصل کے ساتہہ اوسکی تلاش مین گیا تہا بہت لوگونکو یہہ قصہ معلوم ہوگا کہ کس طرح مسٹر میکملن (Mr: Macmillan) اور مسٹر ہارڈنج (Mr. Hardinge) برٹش سفارتی اشخاص کوہ اولمپس پر چڑہے اور کیونکر چوٹی پہاڑ کے نیچے ایک گہنٹہ کے بعد جدا ہو گئے مسٹر ہارڈنج چونکہ مسٹر میکملن کی نسبت زیادہ تیز و چست تہے اوپر چڑہ گئے مگر مسٹر میکملن کا اوسوقت سے پہر کچہہ پتہ نہ چلا - کانسل اور کاوس دونون کا خیال ہے کہ اون کو

البانیا کے وحشی گلہ بانون نے یقینی قتل کرڈالا جو اپنے گلو اکثر پہاڑ کی چوٹیون پر چراتے ہین اور یقینی جب ٹرکش گورنمنٹ نے تحقیقات شروع کی اوسوقت اون کی نعش کو اخفاے معاملہ کے سبب سے بالکل جلا دیا صرف ایک علامت کا پتہ ملا - کاوس نے بیان کیا کہ ایک مقام پر دور تک کچہہ قدمون کے اور لڑائی کے نشان معلوم ہوئے اوس مقام کو کہودنے سے کچہہ انگریزی سکے بہی نکلے - اب جو شخص کوہ اولیمپس پر چڑہے وہ اپنی خود حفاظت کا ذمہ دار ہے گورنمنٹ کسی ساتہی کے دینے سے قطعی انکار کرتی ہے مسٹر ہارڈینج اور مسٹر میکلن کے ساتہہ کوئی گائیڈ (رہبر) بہی نہ تہا دوسری صبح کو ہم ریل کے ذریعہ سے روانہ ہوئے ہمارے لئے ایک کہلی ہوئی گاڑی جس مین ٹہلنے کی جگہہ تہی اور جسپر ایک شامیانہ لگا تہا رزروڈ (خاص) کرلی گئی تہی ہم آرام کرسیون پر بیٹہے ہوئے نہایت سبزہ زار کہیتون سے جس مین حد درجہ پیداوار معلوم ہوتی تہی - اور جس مین کہین کہین مکان بنے ہوئے تہے - اور زیتون - انجیر - انگور - اخروٹ اور شہتوت کی جہاڑیون مین سے گذرتے ہوئے مدانیہ پہونچے - تمام بروصہ کے اطراف مین شہتوت کی جہاڑیان بہت کثرت سے ہین کیونکہ ریشم کے کیڑون کی خاص خوراک یہ ہی ہے اونکے سبز چکنے پتون کی جہاڑیان ایک عجیب کیفیت پیدا کرتی ہین - کانسل اور ریلوے انجنیر یہانتک ہمارے ہمراہ آئے - بندرگاہ پر انگریزی حفاظتی جہاز ہمارے انتظار مین کہڑا تہا - جہاز پر کیپٹن ہیگن (Captain Megan) اور اون کی بی بی موجود تہین اونہون نے ہمارے لئے نہایت نفیس بالکل انگلش بریک فاسٹ کا انتظام کیا تہا - صادق بے اوس مین شریک ہونے سے اور اپنے کو ایک انگریزی جنگی جہاز پر دیکہنے سے بہت خوش ہوئے قسطنطنیہ تک راستہ بڑی مسرت

اورانبساط سے پوراہوا۔ اورشیک شاخ زرین کے دہانہ پرہم خشکی پراترے ۔صادق بے فوراً براہ راست ایوان ملیدزمین ہمارے واپسی کی رپورٹ اورجس خوبی ومسرت کے ساتھ سیر کی اوس کا ہماری جانب سے سلطان المعظم کی خدمت مین شکریہ اداکرنے کے لئے روانہ ہوئے ۔

باب چہاردہم

حسن حسین (محرم)

بعضی ایسی باتین ہوتی ہین کہ آنکھہ سے دیکھنے پر اور زیادہ ناقابل اعتبار معلوم ہوتی ہین بہ نسبت اوسوقت کے جب اونکو بالکل دیکہا ہی نہو اسکی مثالین کہ بعض اوقات مذہبی جوش و خروش بیخودانہ دیوانگی کی حد تک پہنچ جاتا ہے صرف قصص مذہبی ہی مین نہین مل سکتین بلکہ تاریخ سے بہی اس کا ثبوت ملسکتا ہے - بہت سی آنکھہ سے دیکھی ہوئی لوگون کی شہادتین ملسکتی ہین جنہون نے اون سختیون اور مظالم کو لوگونکو خود اپنی ذات پر کرتے ہوئے دیکہا ہے اور نیز جو مظالم کہ وہ مذہبی دیوانگی اور مجنونانہ حالت مین دوسرون پر کرتے ہین - مین ان سب واقعات کو بغیر اونکی نسبت سوچے ہوئے یقین کر سکتا ہون - یہہ عذر قابل قبول ہے کہ بعضے اقوام مین خلقی وحشت وجہالت کے سبب سے اور بعضے اون اقوام مین جو نہایت مہذب و شایستہ ہین بہ سبب شرانجواری کے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہین - مگر قسطنطنیہ مین موجودہ اشخاص کو کوئی وحشی نہین کہہ سکتا اور نہ قسطنطنیہ مین ہمارے ملکون کی سی زیادہ شرانجوری ہے - مگر جو کچھہ کیفیت محرم مین وہان دیکھی جسکو سیاح ہر سال محرم کے ابتدائی دس روز تک دیکھہ سکتا ہے اوسکا یقین کرنا اس قدر

دشوار ہے کہ ہر شخص اوسکے بیان سے خوف زدہ ہوتا ہے۔ ترک بیشک یہ بڑی تعریف و توصیف کی بات ہے کہ اس قسم کی نمایشون سے تقریبًا بالکل بری ہین۔ ترک ان باتون کو نہایت ناپسند کرتے ہین لیکن سلطان اس خوف سے کہ لوگ مذہبی دست اندازی سمجھینگے اور متعصب کہینگے اس کا انسداد نہین کرتے اہل فارس خاصکر اس مین شریک ہین۔

قسطنطنیہ مین ٹرکی حکومت مین اہل فارس نے ایک طرح کی اپنی حکومت آپ قایم کر رکھی ہے اور ہر سال ان مذہبی مصائب وسختیون کے دیکھنے کے حقوق پر اصرار کرتے ہین۔

ایرانی سفیر نے ہمکو یہ کیفیت دیکھنے کی غرض سے بلایا۔ ہم سب شام کے وقت ایک بڑے مربع صحن (خان[۵]) مین پہونچے یہ چارون طرف مکانات و دوکانون سے گھرا ہوا تھا صحن مین درخت لگے تھے اور آدمیون کا مجمع تھا جب اندہیرا ہوگیا تمام مکانات پر روشنی کی گئی اور بڑی بڑی مشعلین مٹی کے تیل سے جلائی گئین خوشبوئین۔ مٹی کے تیل کی بو۔ دہوان۔ مٹہریون کی بو منتظمون کا شور اور غم واندوہ کا مجموعہ باوجود کہلے ہوئے صحن کے سخت تکلیف دہ تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد باجہ کی آواز سنائی دی۔ تمام آدمیون نے ایک بڑے جلوس کے گذرنے کیلئے راستہ کردیا۔ جلوس اندر سے گذرا۔ ایک ہزار سے زیادہ آدمی اور لڑکے شریک تہے۔ جلوس سے آگے سفید کپڑے پہنے ہوئے لڑکے تہے جس مین کچھہ گہوڑون پر سوار تہے جن کے دونون جانب بڑے بڑے آدمی کچھہ پڑہتے ہوئے اور شور مچاتے ہوئے ساتھہ تہے۔ اسکے بعد تین گروہ سفید پوشاک پہنے گذرے۔ بعضون کے ہاتھہ

---

[۵] خان ترکی مین سرا کو کہتے ہین۔ بعض اوقات راستہ اور مربع صحن پر بہی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مترجم

مین تلوارین تہین اور بعضون کے ہاتہ مین بہاری زنجیرین۔ مگر سب ایک لے مین۔ واحسن اور واحسین کے نعرے مار رہے تہے پہلے گروہ نے اپنے برہنہ سینے پر ماتم کرنا شروع کیا۔ پہلے واہنے ہاتہ سے اور پہر بائین سے دوسرے گروہ کے لوگ زنجیرون کو دونون طرف مارتے ہوئے ایک رقص کی حالت مین گذرے۔ تیسرا گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے دو قطارون مین گذرا۔ ہر ایک بائین ہاتہ سے اپنے قریب والے کی پیٹی پکڑے تہا اور داہنے ہاتہ مین یکسان تلوارین تہین۔ ان قطارون کے بیچ سے کچہ لوگ حسنؑ اور حسینؑ کے قصص بیان کرتے ہوئے گذرے اسی طرح سے تمام جلوس نہایت آہستہ آہستہ اس مربع صحن کے چارون طرف پہر کر جس دروازہ سے آیا تہا اوسی دروازہ سے چلا گیا۔ ہم کو پہلے تعجب تہا کہ لوگون نے ہم سے کیون کہا کہ اس جلوس کو وہی دیکہ سکتے ہین جو قوی اور مضبوط دل کے ہین۔ جس وقت یہ جلوس دوسری خان مین چلا گیا ہم کو نہایت نفیس چاے پینے کا موقع ملا۔ تہوڑی دیر کے بعد پہر باجے کی صدائین آنے لگین مگر ایکی مرتبہ نہایت زور شور کے ساتہ بج رہا تہا۔ ہمارے گرد و پیش کے لوگون نے نہایت بےچینی اور تکلیف کا اظہار شروع کیا کیونکہ یہ جلوس پہر دوبارہ نفت کا الاؤ جلاتا ہوا جس سے صحن دہوان دہار ہو رہا تہا اوسی خان مین پہر داخل ہوا۔ لڑکے جیسا کہ پہلے تہا گذرے اور اونکے پیچہے سفید گہوڑے تہے جن پر دو فاختائین بیٹہی تہین ان جانورون سے امام حسینؑ اور امام حسنؑ کی روحین مراد ہین۔ واہ واہ حسنؑ حسینؑ کے نعرے اور زیادہ زور شور کے ساتہ اُٹہنے لگے۔ تماشا دیکہنے والون سے بہت سے لوگ شریک ہو گئے۔ پہلا گروہ برہنہ سینہ پر اس طرح زور و شور کے ساتہ ماتم کرتا ہوا گذرا جس سے معلوم ہوتا تہا کہ سخت پتہر ہتوڑے سے توڑا جاتا ہو۔ دوسرا گروہ زنجیرون

سے اسطرح ماتم کرتا ہوا گذرا کہ پہلے زنجیر کو سر پر مارتے تھے اور پھر جھونک دیکر نیچے لاکر برہنہ پیٹ پر مارتے تھے گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا اور خون ٹونٹیون کی طرح بہہ رہا تھا۔ اسکے بعد سب سے زیادہ خراب وہ گروہ آیا جو اپنے جسم کو اور خاصکر سر کو نہایت خلوص قلب کیساتھ کاٹ رہا تھا۔ ایک آدمی اونکے پیچھے کھڑا ہوا تھا تاکہ خون جو چارونطرف بہتا تھا ہٹاتا جاوے قمیص خون سے بالکل سرخ ہو گئی تھی اور اونکے سر اسقدر خون مین تربتر تھے کہ دور سے سر پر ترکی ٹوپی رکھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ سڑک پر خون بہ رہا تھا۔ مگر یہ لوگ برابر تلوارین مارتے ہوئے اس طرح آگے بڑھتے رہے جیسے کوئی پریڈ پر جا رہا ہو۔ انمین بہت کم لوگ الگ ہوئے ہمارے سامنے ایک شخص فوراً گر کر مر گیا ایک قسم کی پولیس لکڑیان لئے ہوئے آئی اور اونکو روکا کہ اس قدر اپنے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جوش کی حالت مین ہلاک نہ کرین۔

گو آدمی بکثرت بھرے ہوئے تھے مگر سب ترتیب و قاعدہ کے ساتھ تھے۔ ہم نے اکثر بڑے لوگ چیختے ہوئے اور آنسو بہاتے ہوئے دیکھے۔ جو بہت رقت قلبی کے ساتھ حسنؑ حسینؑ کا نام لیتے تھے۔ جہانتک اونکی ظاہری حالت پر دیکھکر انصاف کیا جاوے اوسکے موافق یہہ سب لوگ کم درجہ اور عامی تھے۔ اور اگر اون مین سے کسی سے پوچھا جاوے کہ تم کیون روتے اور چیختے ہو وہ غالباً دای حسنؑ اور حسینؑ کی سوائے کچھ جواب نہ دے سکین گے یہ سچ ہے کہ بعض لوگ حسنؑ اور حسینؑ کے قصص بھی بیان کر رہے تھے مگر کوئی شخص ایسا نہ تھا جو اوسکو سنتا بلکہ اون کی آوازین حسن حسینؑ کی زور و شور کے باقاعدہ نعرونمین بالکل پست معلوم ہوتی تھین۔

ہم اوس مقام پر جہانتک ممکن تھا ٹھیرے مگر گرمی اور دھوان اور شور و شغب اس درجہ بڑھ گیا تھا کہ برداشت کرنا مشکل تھا۔ ہم کو خوف تھا کہ ایک ایسے ہجوم خلایق مین جن کی صورت تغیر

حد درجہ غیظ وغضب اور بے قابو ہو جانے کی حالت طاری تہی اور نہایت وحشیانہ طریقہ پر شور مچاتے تہے ہمکو کیونکر راستہ مل سکیگا راستے یون ہی بہت تنگ تہے اور ہمارے ساتہہ لیڈیان تہین۔ مگر شاہی ایڈیکانگ کے ساتہہ ہونے سے راستہ بالکل صاف تہا۔ لندن مین کسی بڑی تعداد کی پولیس بہی اس آسانی سے راستہ نہین صاف کر سکتی اور ہجوم خلایق کو الگ نہین کر سکتی جیسا کہ ایک شاہی ایڈیکانگ اور چند سفارتی کاوسون نے صاف کر دیا۔ جب مینے ایک ترکی دوست سے اس باقاعدہ ہجوم کی تعریف کی وہ وہ مسکرایا اور کہنے لگا۔ اوہ ہم اپنے ہجوم مین عورتین ہمراہ نہین رکہتے" مغرب مین عورتون کے باہر آنے سے مشرق کے لوگون کے نزدیک تمام دقتین وخرابیان پیش آتی ہین۔ اور اونکا خیال ہے کہ ہم اون خرابیون اور مشکلات کا دفعیہ اوسوقت تک نہین کر سکتے جب تک کہ ہم اپنی عورتون کو بند نہ کر دین۔

اب ہم کو جاننا چاہئے کہ کس لئے یہہ ہزارون آدمی آنسو بہا کر حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام کے نعرے مار رہے تہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حسن علیہ السلام خلیفہ پنجم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم کے صاحبزادے نے کل چہہ ماہ خلافت کی اور شاید اونکی بی بی نے اونکو زہر سے ہلاک کر دیا۔ امام حسین علیہ السلام سنہ ۶۸۰ء مین جنگ کربلا مین بمقابلہ شامی لشکر عبید اللہ قتل کئے گئے اسی طرح بہت شاہزادے شہید کئے گئے مگر اونکا کوئی نام تک نہین لیتا اور نہ اون پر کوئی آنسو بہاتا ہے۔ حسن اور حسین پر آنسو بہانے کا ایک بہت گہرا سبب ہے۔ سب سے پہلے مذہبی حیثیت سے غور کرنا چاہئے۔ حضرت محمد صلعم) نے باوجود اسکے کہ بہت مقامات پر اقرار فرمایا ہے کہ مین تسا ایک آدمی ہون اور تم ہی ایک آدمی ہو مگر اونکے متبعین نے یہہ اضافہ کیا کہ اونکو خاص خدا نے اوسوقت پیدا کیا تہا جب کوئی چیز نہ تہی نہ زمین تہا نہ

آسمان نہ روشنی تھی نہ تاریکی نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب اور نہ دوزخ تھی نہ جنت (حضرت (محمد صلعم کی اولاد مین آپکے بعد صرف حضرت فاطمہؓ زوجہ حضرت علیؑ اُم امام حسنؑ و حسینؑ (علیہما السلام باقی تھین ان چارون کو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد فوق الانسان مدارج عظمی مثل نبی کے دیئے جانے لگے - اسی سبب سے اونکی مخالفت کرنا اور اونمین سے کسی کو قتل کرنا سخت خلاف ادب خیال کیا جاتا تھا - اونمین آنحضرتؐ کا خون تھا اور اوس خون کا بہانا سب سے بڑا جرم تھا - یہی سبب تھا کہ حسنؑ اور حسینؑ کے لئے جو دونون مقتول ہوئے ایک مذہبی جوش پیدا ہوگیا - مگر آنحضرتؐ سے ہی جیسا کچھ تعلق سمجھا جاتا تھا وہ ہی ایک نہایت تخصیص کے ساتھہ خونی تعلق سمجھا جاتا تھا گو اللہ تعالے لئے مسلسل فرزندانہ تعلق نہ سمجھا جاتا ہو - اس خونی تعلق کے علاوہ لوگون کے دلون مین ایک خاص جوش قلبی دونون حسنؑ اور حسینؑ کے لئے پیدا ہوگیا جسکا سبب یہ تھا کہ وہ دونون عین عنفوان شباب مین ہلاک ہوئے اور یہہ بھی کہ قومی شاعری نے انکے نسبت بہت کچھہ فضائل منسوب کئے ہین - فارس مین بعض نہایت معجز اثر مراثی پڑہے جاتے ہین - ان مین سے سر لیوس پیلی نے (Sir Lewis Pelly) بعض کا ترجمہ کیا ہے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قسطنطینہ کا سا شور و شغب اوس مین بالکل نہین ہے - انہین حسنؑ اور بالخصوص حسینؑ مارٹر یا شہید اور ہیرو مانے گئے ہین اور تمام دنیا کی خوبیان اور اوصاف اونکی طرف منسوب کئے گئے ہین - آخری جنگ کے ایک دن پہلے حضرت امام حسینؑ سے کہا گیا تھا کہ وہ مطیع ہو جاوین مگر اونہون نے انکار کیا - انکی بہن شب کے وقت شور کرتی ہوئی آئین اور کہنے لگین " افسوس میرا خاندان تنہا بغیر یار و مددگار رہ جاتا ہے میری مان فاطمہؓ میرے باپ علیؑ اور میرے بھائی حسنؑ سب مجھسے جدا ہوگئے - افسوس ہے

اوس تباہی پر جو آئی اور افسوس ہے اوس تباہی پر جو آنے والی ہے" اسپر امام حسینؑ نے جوابدیا "بہن خدا پر بھروسہ کرو اور جان لو کہ سب آدمی ایک دن مرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہین آسمان و زمین سب کو فنا ہے۔ کل چیزین ضایع ہو جاوینگی مگر وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ باقی رہیگا اوسی نے اپنی قوت سے سب کچھ پیدا کیا اور وہی اپنی قوت سے سبکو مارے گا اور سب اوسی کی طرف رجوع کرینگے۔ مجھسے پہلے باپ تھے مجھسے پہلے میری ماں تھین اور مجھسے پہلے میرے بھائی تھے۔ وہ سب ہم اور تمام مسلمان خدا کی پیغمبری کی ایک روشن مثال رکھتے ہین پھر اسکے بعد وہ اپنی سپاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تم سب چلے جاؤ اور مجھکو تنہا چھوڑ دو کیونکہ دشمن کو صرف میری جان کی حاجت ہے۔ مگر تمام سپاہ نے یکزبان ہوکر انکار کیا اور سر کٹنے پر مستقل رہے۔ اسکے بعد امام حسین اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور قرآن شریف اپنے سامنے رکھا اور یہہ کہتے ہوئے چلے کہ "اے خدا تمام مشکلات مین میرا بھروسہ تجھی پر ہے اور اپنی مصیبتون مین میری امید تجھی سے ہے" اونکی بہنون اور بیٹیون نے رونا شروع کیا مگر صرف امام حسینؑ مستقل رہے۔ اوسی وقت دشمن کے سوارون نے حملہ کیا حسینؑ کی فوج بمقابلہ فوج دشمن کے بہت کم تھی۔ حسینؑ کے سر مین ضرب لگی اور خون جاری ہوا اور مجبوراً اونکو اپنے خیمہ مین جانا پڑا۔ وہ بیٹھ گئے اور اپنی گود مین اپنے چھوٹے لڑکے کو لے لیا اور افسوس کہ وہ لئے ہوئے تھے کہ دشمن کے تیر نے لڑکے کو ضایع کردیا باپ نے چھوٹی سی نعش کو اپنی گود سے زمین پر ڈالدیا۔ اور کہا کہ "ہم خدا کے گھر سے آئے ہین اور اب ہم وہان جاتے ہین۔ اے اللہ مجھکو ان مصایب کی برداشت کرنے کی قوت دے" حسینؑ فرات کی طرف دو قطرے پانی کے لئے دوڑے اور وہین منہ مین ایک تیر لگا جس وقت وہ اس طرح کھڑے تھے اور دعا مانگ رہے تھے اونکا چھوٹا بھتیجا اونکو پیار کرنے کے لئے

دوڑا۔ اوسی وقت ایک تلوار سے اوسکا ہاتھہ کٹ گیا حسینؑ زار وقطار رونے لگے اور کہا "پیارے بچے تجھکو اسکا معاوضہ جنت مین اپنے بزرگون کے ساتھہ ملیگا" حسین گو زخمی ہو گئے تھے اور ضعف کے سبب قوت نہ رہی تھی تاہم بڑی دلیری سے دشمنون پر حملہ کیا اور قتل کیے گئے۔ دشمن کے سوارون نے نعش کو گھوڑون کے پاؤن سے روندہ ڈالا تاریخانہ حیثیت سے جہانتک یہ واقعہ صحیح ہو لیکین اس مین شک نہین کہ اسٹیج پر اسکا نقشہ کھینچنے سے ضرور دیکھنے والون کی آنکھون سے آنسو بہین گے۔ مگر اوس حالت کا بیان کرنا مشکل ہے کہ کس طرح قسطنطنیہ مین سیکڑون وحشی جاہل ملکہ جلاد وظالم جن کی آنکھون مین ایک قطرہ آنسو کا نہین ہوتا۔ اپنے جسم کے ٹکڑے اور تکے بوٹی کرتے ہین حتیٰ کہ مرجاتے ہین۔ اور کس طرح بعض لوگ اودہر اودہر کھڑے ہوئے آنسو بہاتے ہین۔ ابتک یہ واقعہ اسی طرح ہوتا ہے۔ اس موقع پر بہت سفارتون کے لوگ موجود تھے کچھہ ہی لوگ ایسے واپس جاتے ہونگے جن کے کپڑون پر خون کے دہبے نہون۔

مذکورہ بالا وجوہات کے علاوہ جو مبنی بر رقت قلبی وجوش مذہبی ہین۔ گریہ وزاری سے قطع نظر کم سے کم اس ہنگامہ کا سبب ایک اور بھی ہے یعنی پولٹیکل (اگو بتاین قومیت کیوجہہ نہ سہی) اس حیثیت سے ہے کہ مسلمانون مین دو بہت بڑے فرقے ہین سنی اور شیعہ۔ موخرالذکر کسی اور خلیفہ کو تسلیم نہین کرتے بجز اون کو جن کو آنحضرت صلعم سے سیدہا تعلق رشتہ داری ہے۔ یعنے پہلے حضرت علیؓ شوہر حضرت فاطمہؓ اور اون کے بعد اون کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ کو فقط مانتے ہین حضرت ابو بکرؓ عمر فاروقؓ اور عثمان ابن عفانؓ کو (نعوذ باللہ) غاصب سمجھتے ہین۔ اس سے زیادہ بنی امیہ کو برا خیال کرتے ہین جو حضرت معاویہؓ کی اولاد ہین۔ معاویہ نے ۶۶۱ء مین حضرت حسن سے

خلافت لے لی - یہ عداوت ودشمنی ابتک سنی اور شیعہ مین چلی آتی ہے - اور صرف سٹرکوینہ قطاربندی کے لئے ہے یہ عداوت ایک عذر نہین ہوسکتی ہے بلکہ بعض سخت پولیٹکل مشکلات کا بہی باعث ہوسکتی ہے - کیا عجب کہ اس پولیٹکل سبب کے تہ مین ایک اور سبب نسل اور قومی اختلاف ہو - کیونکہ شیعہ اکثر اہل فارس ہین جو آریا نسل کی ہین اور سنی اکثر عرب ہین جو شامی نسل سے ہین عربونکی خلقت سخت پابند رسوم مذہب وقواعد ہے - مگر برخلاف اسکے اہل فارس کی خلقت آزاد و شاعرانہ - اور فلسفیانہ ہے - گو اہل فارس عربون کے مفتوح تہے - تاہم ایک عرصہ تک اپنے فاتحون کے دماغی اوستاد رہے ہین - قسطنطنیہ مین دونون قومین ساتہ ساتہ ظاہر مین امن کے ساتہ رہتی ہین - اہل فارس کبہی چہیڑے بہی نہین جاتے - اور ترک اونکی قومی مذہبی رسومات مین دخل دینے کو جرم خیال کرتے ہین - مگر دنیا کی آنکھون مین اونکی رسومات کو قطع کرنا ایک ایسا عمدہ کام سمجہا جاوے گا گویا کہ ایک سخت مجرمانہ غلط خیال کو دور کیا - ہر شخص جو یہ بیخودانہ حالت دیکہتا ہے کہ صحن مین ہزارہا شخص گھنٹون صرف حسن علی حسین کے لفظ کے ساتہ اسقدر زور وشور سے چیختے چلاتے ہین - اوس خطرے سے بخوبی واقف ہوسکتا ہے جو کبہی کوئی اوس سے زیادہ مشتعل کرنے والی لفظ اونکے آوازون کے ساتہ نکالنے سے پیدا ہوسکتا ہے ایک ہوشیار لیڈر ان لوگونکو ایک لفظ کے کہنے سے قتل عام پر آمادہ کرسکتا ہے - اور وہ غالباً مرنے اور جان دینے پر اوسی طرح طیار ہوجاوین گے جیسے کہ وہ سٹرکونپر صرف حسن علی حسین کے لفظ پر آخر دم تک سیاہ چشم لڑکیونکے (حورون) طرف دیکہتے ہوے اور حسن حسین کو پکارتے ہوے جو جنت مین اونکا راستہ دیکہتے ہین اپنا خون بہاتے ہین

مرقومہ ایف مکس ملر

باب پانزدہم

ترکی لیڈیان

ٹرکی مین سیر کرنے سے کوئی یوروپین لیڈی ترکون کی اصلی طرز زندگی سے اوسوقت تک واقف نہین ہوسکتی جب تک وہ حرم کی سیر نکرے - اسی سبب سے اون کی نسبت یہہ خیال کرنا غلطی ہے کہ چونکہ وہ پردہ مین رہتی ہین اسلئے اونکا معاملات مین کچھہ بہی اثر نہین ہے برعکس اسکے چونکہ وہ اپنا وقت نہ باہر سیر کرنے مین صرف کرسکتی ہین نہ لوگون سے ملاقات کرسکتی ہین اسلئے وہ تمام وقت اندرونی سازشون اور تجویزون مین صرف کیا کرتی ہین - اور یہہ یاد رکہنا چاہیے کہ شادیان ہر دو جانب عزیزدار عورتون سے تصفیہ پاتی ہین - گو موجودہ سلطان کی بیبیان اور لونڈیان متحرک گڑیونکی طرح ہین جو اپنی تمام قوتین ہر وقت لباس کی کاٹ چہانٹ اور شیرینیان اوڑانے مین صرف کرتی ہین - تاہم بیشتر پاشاؤنکی بیبیان نہایت صائب الرائے اور عقلمند ہین اور اپنے خاوندکی جائداد کے انتظام کرنے کی بخوبی قابلیت رکہتی ہین - اور یہہ اچہی طرح مشہور ہے کہ اکثر سلاطین سابق کی مائین سلطنت کے معاملات پر پورا اثر رکہتی تہین -

موجودہ زمانہ مین ٹرکی مین لڑکیونکو تعلیم دیجاتی ہے۔ موجودہ سلطان نے نسبت سے
اسکول عورتون کی تعلیم کے قایم کئے ہین۔ جہان وہ ۱۲ برس یا اس سے کچھہ زاید عمر تک
پڑھتی ہین۔ اور اوسکے بعد پھر یشمک سے اپنا مونہہ چھپاکر ہمیشہ کے لئے پبلک کی نگاہون
سے غائب ہوجاتی ہین۔ عمر مذکور تک وہ اپنے باپون کے ساتھہ پبلک باغات
مین سیر کرتی ہوئی اور صبح کو اسکول جاتی ہوئی دیکھی جا سکتی ہین اور اگر انمین کوئی زیادہ
خوشحال ہو تو اوس کے ساتھہ ایک بھیانک حبشی غلام رہتا ہے۔ مین سلطانی
حرم مین مدعو نہین کی گئی مگر مجھکو بیشتر ٹرکی مکانات مین جانے کا موقع ملا۔ جب کہ مین
قسطنطنیہ مین مقیم تھی۔

سب سے پہلے ہمنے ایک اعلیٰ درجہ کی ترکی وزیر کی بی بی سے ملاقات کی ایک غیرملک
کے رہنے والے پاشا کی بی بی نے ملاقات کا انتظام کیا جو ترکی سروس مین تھا وہ خود بھی
کمال مہربانی سے میرے ساتھ گئین۔ ہم پیرا کی جانب ایک مقام پر گرینڈ ریو
(Grand. Rue) کی سڑک کے پار گاڑی پر سوار ہوکر گئے
گویلڈیز کوشک مقابلہ پر ہے۔ مگر دونون کے درمیان مین ایک گہری گھاٹی حد فاصل
ہے۔ اس طرف سے ہمارا اکثر گاڑی پر گذر ہوا ہے۔ اور سفید لمبی دیوارین نظر سے گذری
ہین۔ لیکن مجکو یہہ نہ معلوم تھا کہ یہہ حرم ہے اور بیشتر ترکی وزرا اور امرا کے مکانات
یہان واقع ہین۔ ہم وزیر کے مکان کی طرف سے گذرے اور سڑک پر ایک بڑے اونچے
پھاٹک کے سامنے گاڑی ٹھیری۔ گاڑی سے ہمنے وہان اُترنا چاہا۔ مگر ہمارے لئے
دروازہ کھولدیا گیا۔ اور گاڑی اندر بلالی گئی کیونکہ باغبان کام پر تھے اور اسی سبب سے
لیڈیان باغ مین موجود نہ تھین ہماری گاڑی ایک مربع سفید مکان کے دروازہ پر ٹھیری

دروازہ سنگ مرمر کی سیڑہیون کے اوپر تہا - ہمارے چارون طرف حرم کی لمبی بوہنہ دیوارین
اٹہی ہوئی تہین - یلدیز کی طرح دیوارون پر یہان بیلین نہین چڑہی تہین - دیوارین اسقدر
اونچی ہین کہ اوپر کی کہڑکیون سے بہی دیکہنے سے دیوارین نگاہ کے سامنے حائل ہوجاتی
ہین - باوجود خوبصورت سبزہ زار بلندیون - چمنون - اور خوبصورت جہاڑیونکے حرم کی صورت
بالکل قید خانہ کے مانند تہی - غلام نے دروازہ کہولا ہم ایک لمبی اور تنگ راہ سے ایک
بڑے وسط کے ہال مین پہونچے - یہہ ہال پام (کہجور) کے پودونکے گملونسے بہرا ہوا تہا
وسط مین ایک فوارہ سے پانی روان تہا - تمام ہال مین لونڈیان سیاہ و سفید نہایت
چمکدار سوتی کپڑون کے لباس پہنے ہوئے اور سفید پگڑیان باندہے ہوئے کہڑی تہین
حبشی خواجہ سرا بہی فراک کورٹ اور ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تہے وہ یہان سے ہمکو ایک خوبصورت
آراستہ پیراستہ کمرہ مین جسمین زرد رنگ کا نہایت بیش قیمت قالین بچہا ہوا تہا لیگئے
کمرہ مین نہ کوئی کتاب معلوم ہوتی تہی نہ کوئی ایسی شے جس سے زندہ دلی کے آثار پائے
جاتے ہون - ایک میانہ قد بی بی کمرہ مین بالکل یورپین لباس پہنے ہوئے آئین شاید
بجز شاہی حرم کے یہ قدیم لباس اور کہین مستعمل نہین ہے - اونکے ساتہہ اون کی
دیورانی (وزیر کے بہائی کی بی بی) تہین - دیورانی سوائے ترکی زبان کے اور کوئی زبان
نہ بول سکتی تہین اسی سبب سے ہمارے دوست ساتہی سے اون سے کلام ہونے
لگا - لیکن وزیر کی بی بی صاحب خانہ سے اور مجہسے فرنچ زبان مین دلچسپ گفتگو ہوئی
صاحب خانہ میانہ قد اور حسین ہین - اور اونکی آنکہین نہایت پاکیزہ اور چمکدار معلوم ہوتی
ہین اونہون نے مجہسے کہا کہ سال مین زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ بند گاڑی مین اس
چاردیواری سے باہر نکلکر سیر کو جاتی ہون - صاحب خانہ اپنے باغ اور بلی اور چڑیونکی

بہت شایق ہین اور اونکا کوئی بچہ نہین اسی سبب سے خاوند کی جانب سے طلاق کا اون کو ہر وقت خوف رہتا ہے کیونکہ بہت کم ترکون کی دو بیبیان ہین - اونکی یوروپین طرز زندگی کی خیالات فرنچ ناولون پر جنکو وہ برابر دیکھتی رہتی ہین - مبنی ہین - اونہون نے مجھسے کہا کہ "ہم بہ نسبت تمہارے زیادہ خوش وخرم ہین - کیونکہ ہمارے خاوند کی نظر اونہین لونڈیون پر پڑیگی جو ہماری نظر کے سامنے ہین لیکن تمہارے خاوند فرنچ تماشا کرنے والیون کے ساتھ پہرتے ہین جنکو تم خود نہین جانتی ہو" غلام شیرنی اور سگاریٹ لائے مگر مین نے سگارٹ وغیرہ پینے کی عادت نہونے کے سبب سے عذر کیا - اسکے بعد نہایت خوش ذایقہ ترکی کافی سنہری کشتیون مین لائی گئی - وزیر کی بی بی باجہ خوب بجاتی ہین اور اونکی دیوارانی نقشہ کشی اور تصویر کشی مین کمال رکھتی ہین - یہہ فن اونہون نے وزیر سے جو ایک اعلی درجہ کا مصور ہے سیکہا ہے - باوجود باغ کی سیر اور تصویر کشی اور ناول خوانی کے ہمکو نہایت افسوس تہا کہ وہ مثل ایک چڑیا کے تہی جو سنہری پنجرہ مین بجز بازو پہٹ پہٹانیکے اور کچھہ نکر سکتی تہی - افسوس اوسنے صبر وقناعت کرنے کی خوب تعلیم پائی تہی -

ہماری ملاقات کے وقت تک برابر دروازہ کہلا رہا اور غلامونکی آمد ورفت برابر اسطرح جاری تہی جیسا کہ کسی مخفی کام کی حفاظت ونگرانی ہو رہی ہو - جیسے ہی ہم باغ مین جارہے تہے کہ ایک غلام نے رپورٹ کی کہ باغبان گئے اور وزیر بہت جلد ایوان سے ہماری ملاقات کے لیے رخصت ہوکر آرہے ہین - اُنکے آنے پر دونون بیبیان بالکل خاموش ہوگئین اور گو مینے کوشش کی کہ صاحب خانہ بہی میری دلچسپ گفتگو مین جو وزیر سے ہو رہی تہی شریک ہون لیکن وہ کسیطرح نہ شریک ہوئین - مگر بعد کو مینے خیال کیا کہ میری گفتگو شہر کے مساجد عمارات سنگی تابوت - میوزیم - اور حرم کے خزانہ کی نسبت تہی جسکو اونہون نے

کبھی نہ دیکھا تہا اور نہ دیکھنے کی امید کر سکتی ہین کیا عجب کہ گفتگو مین نہ بولنے کا سبب
لاعلمی محض ہو ہم ملاقات کرکے واپس ہوئے مگر اون دونون بیچاریون پر از حد درجہ افسوس
کرتے ہوئے کیونکہ گو اونکے پاس دنیا کی ہر ایک نعمت مہیا تہی اور وہ اپنے خاوندون کی
دل سے شیفتہ اور فدائی تہین تاہم اون کی زندگی کسی طرح مطمئن اور مسرت افزا حالت
مین نہین پائی جاتی تہی۔

تہراپیا کے قیام مین ہمنے آسٹریا کے سفیر کی بی بی کی وساطت سے **منیر پاشا**
رئیس تشریفات ہمایون کی بی بی سے ملاقات کی۔ منیر پاشا کا مکان باسفورس کے کنارہ
پر **ملینی کوئی** مین (Zenni Keuy) ہے انسے ہمسے پہلے سلاملق مین ملاقات
ہو چکی تہی حرم اور اونکے مکان کے بیچ مین ایک باغ ہے جسمین سیکڑون قسم کے گلاب
لگے ہین۔ یہان حرم کی اونچی دیوارین نہین۔ کہڑکیان جہجری دار ہین جس مین
اندر سے عورتین بخوبی دیکہہ سکتی ہین۔ لیکن اون کو باہر سے کوئی نہین دیکہہ سکتا۔
ہم ایک آسٹریا کی کشتی مین سوار ہو کر گئے۔ بندرگاہ پر دو یا تین حبشی کہڑے تہے انمین
سے ایک بڑے قد آور حبشی کو ہمنے بارہا اسٹیمر پر چہوٹے لڑکی کے ساتہہ اسکول
جاتے ہوئے دیکہا تہا۔ ہمارے میزبان ایک بڑے ہال مین بیٹہی تہین اور چونکہ سوائے
ترکی زبان کے اور کسی مین کلام نہین کرسکتی تہین اسلئے نجیب بے[۱] ایک ایوانی ایڈیکانگ
جو صاحب خانہ کے بہانجے ہین بطور مترجم کے موجود تہے۔ منیر پاشا کی بی بی نہایت ہوشیار
اور لایق ہین۔ گو اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ نہین ہین۔ تاہم اپنے خاوند کا تمام کاروبار بخوبی کرسکتی
ہین کیونکہ منیر پاشا کا تمام وقت ایوان کی خدمت مین صرف ہو جاتا ہے۔ گو ہر ایک

[۱] نجیب بے وہ ہین جو خزانہ کی سیر کے وقت ہمارے ہمراہ تہے۔ مصنف

بات نجیب بے کی وساطت سے فرینچ مین ہوتی تہی تاہم سلسلہ گفتگو مسلسل جاری رہا۔ اور ایک لمحہ بہر کے لئے بہی تسلسل تقریر مین وقت پیش نہین آئی۔یہی ایک ایسا حرم تہا جسمین ہم ملاقات کو گئے۔اور مفرحات وتکلفات سے ہماری مدارات نہین ہوئی۔ہمارے میزبان کی عمر چالیس یا پچاس سال کے درمیان تہی۔اور مشل اور ترکی لیڈیون کے قوی تہین۔لباس ایک قسم کے اودے رنگ کے ریشمی کپڑے کا تہا گلے مین بڑے بڑے نیلمون کا کنٹہہ تہا۔بال نہایت سیاہ اور بالکل موجودہ فرینچ فیشن پر گندہے ہوئے تہے مکان مثل اور ترکی مکانات کے قطع پر بنا ہے۔سامنے کا دروازہ ایک وسط کے ہال مین کہلتا ہے جسکے دونون طرف کمرے ہین۔کمرہ کے سامنے کے دروازہ پر چوڑا خوبصورت زینہ ہے۔منیر کی بی بی سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا کہ اونکی زندگی کاروبار مین نہایت مسرت کے ساتہہ گذرتی ہے۔اونہون نے مجہسے کہا کہ مین ہر روز کشتی پر سوار ہو کر سیر کی غرض سے یشمک اور فریجہ اوڑہ کر جاتی ہون۔فریجہ ترکی لیڈیان جوان ہون یا ضعیف سب پہنتی ہین۔اس سے بدن بالکل چہپ جاتا ہے۔اور گو وہ بہت عمدہ خوشرنگ ریشمی بیش قیمت کپڑونکے بنائے جاتے ہین تاہم اونکی وضع بڑی بدقطع ہے۔دروازہ پر ہمارے میزبان ہمسے رخصت ہوگئین اور ہال کے کہلے ہوئے دروازہ کے سامنے کسی آدمی کا سامنا ہوجانے کے ڈر سے نہین آئین۔

اس ملاقات کے تہوڑے ہی دن بعد مکس ملر کو اور مجہکو اور میرے لڑکے کو حمدی بے نے جو شاہنشاہی عجائبات قدیمہ کے میوزیم کے افسر اعلے ہین اور مکتشف تابوتہائے سنگی ہین دعوت طعام مین مدعو کیا حمدی بے کا مکان باسفورس پر ہے مگر دونون کے وسط مین ایک پبلک سڑک نکلی ہے۔وہ مکان کے چہت پر لیگئے جہان ایک کمرہ مین

سے ہمنے بہت عمدہ روغنی کام کے نمونے اور بعض عجیب و غریب قدیمی صنعتین دیکھین اسی کمرہ مین حمدی بے اور اونکی بی بی سے ملاقات ہوئی حمدی بے کی بی بی نسل کی حیثیت سے دراصل فرنچ ہین مگر بچپن سے ترکی لیڈیون کی طرح پرورش پائی ہے۔ مگر وہ اپنے خاوند کے دوستون سے ملاقات کرتی اور میز پر ساتھ کھانا کھاتی ہین تمام مکان بالکل یورپین طرز پر آراستہ ہے یورپ کا باشندہ اس مکان مین بیٹھکر صرف باسفورس کے نظارون اور اوسپر سے ہر منٹ مین عجیب عجیب قسم کی کشتیون کے گذرنے سے جان سکتا ہے کہ وہ ٹرکی مین ہے حمدی بے کی بی بی دوران دعوت مین مجھسے فرنچ زبان مین نہایت دلچسپی اور بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کرتی رہین۔ اور اوسکی بعد اپنے ڈرائینگ روم مین لیگئین مرد ایک علیحدہ کمرے مین سگار وغیرہ پینے کے لئے چلے گئے۔ میری میزبان نے بہت اشتیاق سے کہا کہ "سفر کرنے سے مجھے کیسی دلچسپی ہوسکتی ہے"۔ مین نے پوچھا کہ کیا تم کبھی اپنے خاوند کے ہمراہ نہین گئین میرے پوچھنے پر وہ متحیرانہ چونک پڑین اور جواب دیا کہ "یہہ بالکل غیر ممکن ہے۔ مین کبھی بغیر نقاب کے اپنے مکان کے نیچے کی سڑک پر بھی نہین جاسکتی۔

صادق بے ایوانی ایڈیکانگ جو سلطان کی مہربانی سے ہمارے قیام قسطنطنیہ مین ہمارے ساتھ تھے اونسے اور ہم سے اسقدر ملاقات بڑہی کہ ہمین اونکے مکان پر جانے کا بھی اشتیاق ہوا گو اونھون نے قبل اسکے کبھی اسکی تحریک ہمسے نہین کی اور نہ ہمکو یہہ معلوم تہا کہ اونکے کس قدر بچے ہین۔ وہ دراصل عرب ہین۔ اور ایک مرتبہ دفعتاً اون کی زبان سے نکل گیا کہ اونکی بی بی بھی عرب ہین۔ ہماری اس خواہش پر اونکو از حد درجہ مسرت ہوئی اور یہہ بات قرار پائی کہ تہرا پیا سے پیرا جاکر ہم مسز صادق بے سے ملاقات کرین اونکا مکان چھوٹا ہے مگر بیشتر ترکی مکانات سے بہت بلندی پر اور قصر یلدیز کے مقابل

پر پہاڑ کے نیچے ہی بنا ہے۔ یہان بھی ایک تنگ ڈیوڑہی سے اندر کا راستہ ہے جہان
سے باہر کا کچھہ نظارہ نہین معلوم ہوتا ہمکو صادق بے اپنی نشست کے کمرہ مین لیگئے
جو نیچے زمین پر تہا اور اسی سبب سے جہہریان بھی نہ تہین کمرہ سادہ طور پر آراستہ تہا اور اوسمین
ایک الماری تہی جس مین فرنچ اور جرمن کتابین رکھی تہین صادق بے برلن مین
رہ چکے ہین اور فرنچ اونہون نے پیرا مین حاصل کی۔ انگریزی بالکل نہ سمجہتے تہے۔ وہ
ہمکو اوپر کی منزل مین لیگئے۔ اوپر کے کمرہ مین اونکی نہایت حسین بی بی بیٹہی تہین
وہ میانہ قد تہین آنکہین نہایت عمدہ سر پر سیاہ بال گہنے ہوئے تہے جسمین اونکی بی بی نے
ایک تازہ گلاب کا پہول لگا لیا تہا۔ اونکا لباس باریک سفید ریشم کا تہا اور جوتا بھی سفید
ساٹین کا پہنے تہین۔ لباس مین گلابی رنگ کا فیتہ لگا تہا اور کمر مین ایک قرمزی رنگ
کے ریشمی ڈہیلی پٹی اور اوسپر گلاب کا پہول نہایت گہرے قرمزی رنگ کا تہا۔ وہ
نہایت بیش قیمت اور بہت بڑے بڑے ہیرے پہنے تہین۔ معلوم ہوتا تہا کہ وہ میری ملاقات
کے لئے خوب سج دہج کے ساتہ بیٹہی تہین۔ میرا سیاہ سایہ اونکی آنکہون مین ضرور خراب
معلوم ہوتا ہوگا۔ جس کمرہ مین وہ بیٹہی تہین وہ چہوٹا اور چارون طرف سے جنجہری دار تہا۔ وہ
نہایت بشاش اور خوش مزاج معلوم ہوتی تہین اپنے مالک خاوند پر جو اونکے مقابل
بیٹہے تہے بہت ہی محبت اور الفت کی نگاہین ڈالتی تہین۔ صادق بے نے
ہم سے سب سے پہلے دریافت کیا کہ "تم اُنکی نسبت کیا خیال کرتی ہو۔" مین اس سے زیادہ
سچ اور کیا جواب دیسکتی تہی کہ پیرا مین مین نے ان سے زیادہ خوبصورت
کسیکو نہین دیکہا۔

اوس روز گرمی بہت تہی۔ صادق بے نے کہڑکیان کہولدین۔ دفعتاً خوبصورت

سبزپوش پہاڑ جسپر ایوان یلدیز مثل تاج کے بنا ہوا تہا - اور مسجد جہان ہر جمعہ کو سلطان سلاملق مین جاتے ہین اور داہنی طرف باسفورس جسپر بشکطاش کی سمت سکانونکی بہوری چہتین چمک رہی تہین نگاہ کے سامنے معلوم ہوئے لگین اوسی وقت صادق بے کی بی بی اوٹہہ کر اوس جانب بیٹہہ گئین جہان سے بجز آسمان کے اور کچہہ نظر نہ آتا تہا -

تہوڑی دیر کے بعد بچے لائے گئے - ایک لڑکی آٹہہ برس کی عمر کی تہی جو اپنے جمال و خوبصورتی مین حسن کی دیبی تہی - اوسکا لباس اور اوسکی ٹوپی ایسی تہی جو میج ویلڈ فائر[۵] کے لئے زیادہ موزون تہی صبح کو وہ روز اسکول جایا کرتی تہی - اور شام کو اپنی مان سے سوئی کا کام اور موسیقی سیکہتی تہی ماکو سینے پروئے مین بڑی مہارت تہی اپنی مان کی طرح یہہ بہی صرف ترکی اور عربی جانتی تہی -

اور اوسکے باپ نے کہا کہ اوسے کوئی یورپین زبان نہین سکہائی جاوے گی - اونہون نے کہا " کیا فائدہ - یہہ زبانین اون کی طبیعتون کو اور بہجین اور اون کی زندگی کو بے حلاوت کرتی ہین - میرے نزدیک اُنہون نے بہت ٹہیک خیال کیا - ایک اور ڈیڑہ برس کا نہایت خوبصورت چہوٹا بچہ اونکی مان نے دکہایا - اسکے بعد صادق بے کی ساس ایک ضعیف لیڈی سفید ڈہیلا ریشمی کپڑا سر پر ڈالے ہوئے اور ایک ڈہیلی سیاہ کپڑے کی گون پہنے ہوئے میرے لئے نہایت خوش ذائقہ شربت بادام برف پڑا ہوا لائین - یہ شربت سوڈن

---

۵ میج ویلڈ فائر (Madge Wildfire) مارگریٹ مرڈاکسن کا عرف ہے جو ایک نہایت حسین لیکن مغلوب النفس لڑکی تہی از - ڈکشنری آوف فریز اینڈ فیبل -
(Dictionary of Phrase and Fable).

کے شربت سے بھی نہایت پاکیزہ ہے - مین اس مکان کی اور سیر کرنا چاہتی تھی مگر مجہکو پوچھتے ہوئے خود خیال آیا کہ معلوم نہین میری یہہ خواہش کہانتک مرغوب خاطر ہو - بہرحال مین اون سے رخصت ہوئی - اسمین شک نہین کہ یہہ ایک خوش باش اور خوش گذران خاندان تھا اور خاوند و بی بی مین آپس مین حد درجہ محبت و الفت تھی - اور بی بی اپنی خانہ داری کے فرائض ادا کرنے مین نہایت رضامند و خوش معلوم ہوتی تھی -

باوجود اسکے ہم نے کچھہ روز بعد صادق بے سے سنا جب اونکی بی بی بچے شہر مین تھرا پیا کے قریب شہر مین مقیم ہوئے تھے - کہ گھر مین کچھہ زیادہ دلبستگی نہین - کیونکہ مرد ہر وقت عورتونکے پاس نہین بیٹھہ سکتے - جس سے مراد یہہ ہے کہ عورتین مرتبہ کی حیثیت سے اونسے بہت گھٹی ہوئی ہین -

میری سب سے پچھلی ملاقات ایک نہایت آزاد خیال ترکی لیڈی کے مکان پر ہوئی یہہ لیڈی سلطان کی دور کی رشتہ دار بہی تھی - سلطان نے اونکی خوبصورت لڑکیون کے پندرہ برس کی عمر تک آزادی سے مختلف سفارتون مین جانے کی اجازت دیدی تھی - اس عمر کے بعد سلطان نے مداخلت کی اور یشمک ڈالنے کا حکم دیا - معلوم ہوا کہ وہ ابتک جزائر پرنس اور مصر مین آزادی کے ساتھہ نکلتی ہین - باسفورس پر اونکا نہایت نفیس مکان واقع ہے اس مکان مین ورجینیا[۵۷] کی بیلون سے پوشیدہ ایک بہت بڑا بالاخانہ ہے اوس طرف سے براہ اسٹیمر گذرتے ہوئے ہمنے اکثر اونکی جہلک دیکھی جب وہ بالاخانہ پر سہ پہر کے وقت چائے پینے یا کام کرنیکے واسطے بیٹھا کرتی تہین جس روز ہم ملاقات کو گئے اونکی ماں موجود نہ تہین - لڑکیاں نہایت دلکش حسین و پاکیزہ صورت ہین - وہ بلا تکلف انگریزی مین

---

۵۷ ورجینیا . Virginia) ممالک متحدہ امریکہ کا ایک حصہ ہے مترجم

کلام کرتی ہین - اور تعلیم بہی اونکو بہت اچہی دیگئی ہے - ایک اونمین سے موسیقی مین بڑی ماہر ہی اور دوسری فن مصوری مین ید طولی رکہتی ہے دیوارونپر تصاویر روغنی کام کی اوسیکی ہاتہہ کی بنی ہوئی لٹکی تہین - دونون لڑکیون نے اپنے ذاتی آراستہ نشستگاہ کے کمرے کہانے بالکل انگلش لڑکیون کے کمرون کے مشابہ ہین صرف فرق اتنا ہے کہ اونکے کمرے زیادہ وسیع اور آراستہ ہین -

دروازون کے شیشون پر اونہین کے ہاتہہ کے بنائے ہوئے قاہرہ کے نقشے ہین - میزون پر فوٹوگراف کی بے انتہا تصویرین رکہی تہین وہ ہر طرح اپنے محدود طرز معیشت کو مسرور و محظوظ کرنے کی کوشش کرتی تہین تاہم اونکو اصلی خوشی نہ تہی - سب سے چہوٹی لڑکی کا خاوند نہایت بدچلن تہا - اسی سبب سے اوسنے اوس سے طلاق لیلی تہی اور اوسکی باتون سے ظاہر ہوا کہ وہ دوسری شادی کرنے سے متنفر ہے اور اس خیال کو عرصہ تک کے لئے اپنے امکان بہر ملتوی رکہنا چاہتی ہے - پانچ بجے کی چاء ہمنے بالاخانہ پر اونکے ساتہہ پی جہان سے وہ سب کو بخوبی دیکہہ سکتی تہین لیکن دوسرا اونکو کوئی نہین دیکہہ سکتا تہا - شام کے وقت وہ ہر روز کشتیونپر سیر کرتی تہین اور برقعہ بہی اسقدر دبیز اونپر نہین ہوتا - ہمنے بعد مین کئی مرتبہ اونکو پہچان لیا اونکی حالت پر مجہکو از حد درجہ رحم آتا ہے جب مین اونکی محدود وغیر کافی زندگی پر خیال کرتی ہون -

ہم ترکی لیڈیون کے روزمرہ کی طرز زندگی سے بمشکل واقف ہو سکتے ہین - ہر ایک عورت امیر ہو یا غریب اور کیسی ہی نیک چلن ہو غروب آفتاب کے ساتہہ ہی اپنے مکانون مین واپس چلی جانے پر مجبور ہے - ذرا موسم سرما کے لمبے سہ پہر کے وقت اور شامکی وحشت انگیز حالت پر خیال کرو جبوقت اونکے پاس کوئی دوست نہین آتا - کیونکہ اونکے سب دوست

عورتین اسیطرح اپنے اپنے گھرونمین رہتی ہین - اور مردون سے وہ دوستی نہین پیدا کرسکتین حتی کہ اونکے خاندان ہی کے مرد اونکے پاس نشست برخاست کم کرتے ہین - ہم کو امید کرنا چاہیے کہ یوروپین اور ترکون کا آپس مین میل جول عورات کی طرز زندگی کو ضرور بدلیگا - اور جس طرح مردون نے اپنے مشرقی لباس تبدیل کردیئے اسی طرح عورات بھی اپنی یشمک اور فرجیہ کو ترک کرین گی اور اوسکے ساتھہ ہی اونکی اس سخت تکلیف دہ طرز زندگی کا خاتمہ ہوگا - سنا جاتا ہے کہ نوجوان ترک جنکو پیرس برلن اور وائنا مین تعلیم ملتی ہے شادی کرنے سے پہلے ظاہر کردیتے ہین کہ اونکی بیبیان آزاد رہین گی - تاہم جس وقت شادی ہونے لگتی ہے تو اونکو رسومات ملکی کے ظلم کے آگے ضرور اطاعت قبول کرنا پڑتی ہے - موجودہ زمانہ مین کسی تبدیلی کی امید نہین ہوسکتی کیونکہ سلطان عبدالحمید عورات کی پردہ داری کے سخت موئد ہین مشکل کوئی سال گذرتا ہے کہ وہ یشمک کے زیادہ دبیز ہونے اور فرجیہ کے زیادہ ڈھیلے ہونے کی نسبت حکم نہ دیتے ہون - ترکی لیڈیون کے لئے باسفورس پر اونکی کشتیان بہت عمدہ سیر کا ذریعہ ہین - مگر پیرا مین اعلیٰ درجہ کے لوگون مین عورات بند گاڑی مین آب شیرین[۵۱] کی سیر کرنیکے لئے جاتی ہین - کبھی کبھی اون کے خاوند گھوڑون پر سوار ہوکر گاڑیونکے ساتھہ جاتے ہین - مگر چلتی گاڑی مین وہ کسی سے بات نہین کرسکتین اون کے خود شوہر اور لڑکے چلتی گاڑی مین جھک کر ایک لفظ اپنی بی بی یا مان سے کہنے کی جرأت نہین کرسکتے - کیونکہ ایسا کرنے سے پولیس فوراً مداخلت کریگی - سب سے زیادہ علامت تحریم یہہ ہے کہ لیڈی کی طرف پیٹ پھیروی اور یہہ قاعدہ ضروری اور لازمی ہے جب کوئی شاہی حرم کی گاڑی نکل رہی ہو - ایک روز ہم آب شیرین کے

۵۱ ندی کا نام ہے جس کا ذکر اوپر ہوچکا -

اوس مقام پر کافی پی رہے تھے جہان سلطان کے **کنٹری پیلیس** (Country Palace) (بیرونی محلات) کے باغات لیلہا رہے تھے دفعتاً **صادق سے** کود کر ایک درخت کے پیچھے آب شیرین (sweet water) کی طرف پشت کرکے چپ گئے۔ سبب یہہ تہا کہ دو یا تین حرم کی بند گاڑیان سامنے سے ندی کے دوسری طرف ایک سڑک پر جارہی تہین۔ گاڑیون مین کہڑکہڑیان اسطرح چڑہی تہین کہ اوس کے اندر کچہہ دیکہنا بالکل محال تہا تاہم اس طرف تمام ترکون نے افسر ہون یا **سویلین**۔ اسی خراب رسم کی تبعیت کی اور جسوقت گاڑیان نگاہ سے پوشیدہ ہوگئین اوسوقت وہ پہر اپنی کافی پینے آئے۔

پہلے یہہ رسم تہی کہ دولہا اپنی دولہن کو قبل شادی کے رسم کے بالکل نہ دیکہہ سکتا تہا۔ صرف اوس وقت دیکہتا تہا جب وہ دونون ایک الگ کمرہ مین ہوکر پہلی مرتبہ برقعہ اٹہاتے تہے۔ مگر اب یہہ عام طور پر قاعدہ جاری ہوگیا ہے کہ دولہا منتخب کنندہ اپنی آیندہ بی بی کو ایک لحظہ بغیر برقعہ کے دیکہہ لیتا ہے۔ ہملوگ ٹرکی مین عورات کے پردہ سے مہمان نوازی کو اوسکے اصلی معنی مین نہین خیال کرسکتے پاشا آپس مین دعوتین کرتے ہین اور اونہین بعض اوقات یوروپین جنٹلمینون کو بہی شریک کرتے ہین۔ مگر کوئی لیڈی اوس وقت تک دعوت مین شریک نہین ہوسکتی جب تک اوسکی میزبان کوئی عورت بہی نہ ہو۔ صرف **حمدی سے** کی بی بی اس قاعدہ سے مستثنی ہین۔ لیکن اوسکے ساتھہ ہی وہ خلقت کی حیثیت سے بہی فرنچ ہین۔

جب تک اوس مسرت بخش و اصلی خوشی کے دنون کی **صبح صادق** نمودار نہوگی۔ جب ٹرکی لیڈیان اپنے باپ اور خاوندون کے ساتھہ ملکر اونکی مسرتون مین شریک

ہون گی - اوسوقت تک موجودہ اعلی درجہ کی تعلیم صرف عورتون کو اور زیادہ رنجیدہ اور دلشکن بنا ئے گی - ان تعلیم یافتہ لیڈیون سے میرے نزدیک وہ لیڈیان زیادہ محفوظ اور خوش باش ہین - جو سلطانی حرم کی بیبیون کی طرح لباس بنانے اور مٹھائیان اور لڑائی کے سوا شمہ برابر کسی کام مین دلچسپی نہین رکہتین نہ اون کے دلمین اس طرح کا خفیف خیال پیدا ہوتا ہے وہ بچون کی طرح اور وہ بہی غیر تربیت یافتہ اور ان گھڑ طور پر اپنی زندگی کے دن پورے کیا کرتی ہین -

باب شانزدہم

ہماری آخری ملاقات

نوین اگست آگئی جو ہماری روانگی کے قبل کا دن تہا۔ اور ابتک رخصتی ملاقات کی بابت ہمنے کچھہ نہین سنا صرف اس قدر معلوم ہوا کہ سلطان کی طبیعت بدمزہ ہے۔

صبح کے وقت ہم سیکرٹری کے ساتہ خوبصورت سیکرٹریٹ[1] کی عمارت مین کہانا کہا رہے تہے۔ جو لارڈ[2] اسٹریٹ فورڈ ڈی رڈکلائف Lord Stratford De Redclyffe کے زمانہ مین انگریزی سفارتخانہ تہا۔ ہم کہانے پر بیٹہے ہی تہے کہ ہمکو خبر ملی کہ صادق بے ہمارے مکان پر ایوان سے کوئی پیغام لیکر آئے تہے اور ہم کو وہان نہ پاکر سکرٹریٹ کی طرف آرہے ہین۔ ہمارے میزبانون نے صادق بے سے دعوت مین شریک ہونے پر اصرار کیا اور وہ تہات

[1] سیکرٹریٹ (محکمہ دفاتر عامہ)

[2] اصل نام سر اسٹریٹ فرڈ کیننگ تہا یہ مشہور انگریزی مدبر تہا جو جنگ کریمیا مین ٹرکی سفارت کے عہدہ پر مامور تہا مترجم

خوشی کے ساتھ شریک ہوگئے اور کہا کہ کل دوپہر کو ایوان مین آپ کی دعوت ہے ہم نے صادق بے سے وعدہ کیا کہ ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر ہم بلیدیز کے باہر آپ سے ملین گے۔ ہم سفارت کی کشتی پر سوار ہوکر بندرگاہ طولمہ باغچہ مین اُترے - اور گاڑی پر سوار ہوکر بلیدیز پہونچے سفارتی کوشک کے باہر صادق بے ہمسے ملے۔ اور اپنے ساتھ لیکر وہ ہم کو اوس کوشک مین لیگئے جہان جلال الدین افغانی اور حاجی علی سے ملاقات ہوئی تھی - اِس کمرہ سے وہ ہمکو ایک اور پست اور لمبی عمارت مین لے گئے جس کی دیوارین بیلون سے بالکل پوشیدہ تھین - حرم کے دروازہ پر کھڑی ہوکر ہم ایک سیدہے راستہ پر چلے گئے جہان ہم پہلے سلاملق مین داخل ہوئے تھے - شیشون کے دروازہ کھولکر باغ کے دروازہ سے یہانتک سیدہی سڑک تھی جسپر ہم پہلے گذر چکے تھے اور اب ہم ایک وسیع سرد کمرہ مین داخل ہوئے - کوئی ملازم یہان حاضر نہ تھا صرف صادق بے موجود تھے جنکو قبل سے ہدایتین کردی گئی تھین - وہ اِس کمرہ سے بائین طرف سیدہے ایک اور کمرہ مین ہم کو لیگئے - اور اس کمرہ مین مجھکو چھوڑ دیا - میرے لڑکے کی نسبت ساتھ آنیکا خاص حکم تھا - کمرہ مین نہایت نفیس قالین بچھا ہوا تھا اور اوس مین نہایت نفیس رنگ کے ابھرے ہوئے کام کی زربفت کے پردے پڑے تھے کمرہ مین کچھہ آرایشی الماریان مختصر میزین اور دیگر بیش قیمت مرصع سامان موجود تھا - تھوڑی دیر تک ہم یہان منتظر رہے - دوپہر کے وقت موذن کی اذان سنائی دی - یہ اذان کسی مینارہ سے نہین دیگئی تھی بلکہ باغ مین کھڑے ہوکر - اسقدر قریب سے اذان کی آواز بہ نسبت دور کے زیادہ گونجتی ہوئی معلوم ہوتی تھی -

---

ا۔ اصل مین علامہ جمال الدین افغانی ہے - اسکا ذکر اوپر گذر گیا - مترجم

صادق بے کمرہ مین آئے اور کہا کہ سلطان کی طبیعت بدمزہ ہے۔ اسی سبب سے وہ
ہمارے ساتھہ کہانا نہ کہانیکے معذرت کرتے ہین۔ کمرہ کے اندرونی دروازہ کے سامنے
ایک مختصر میز پر نہایت نفیس اور اعلیٰ درجہ کا کہانا چنا ہوا تہا۔ چار کرسیان رکہی تہین۔ وسط
میز مین چار بڑے بڑے نہایت نفیس طلائی کام کے پہلون کی قابین رکہین تہین جس مین
عمدہ پہل رکہے تہے۔ ایسے پہل ٹرکی مین ہمنے اور کہین نہین کہائے۔ ڈش [۵۱] کے کہانین
پلاؤ مچہلی اور مرغ تہے۔ ہم لوگون کے لئے نہایت اعلےٰ درجہ کی شامپین [۵۲] لائی گئی مگر صادق بے
کے سامنے پیش نہین کی گئی۔ صادق بے زیادہ سختی کے ساتھہ اس سے محترز نہ تہے
اور ہمارے ساتہہ علیحدہ کہانے مین بے تکلف یہہ کہکر پینے لگتے تہے کہ میرے نزدیک
"وہ چھوٹا گناہ ہے" (A little sin) کہانیکے بعد معلوم ہوا کہ سلطان ہماری
ملاقات کے لئے تیار ہین۔ اور ہم صادق بے کیساتہہ پہر داخلہ کے کمرے مین واپس گئے
وہ اوسی جگہہ ٹہیر گئے۔ اور منیر پاشا رئیس تشریفات ہمایون ایک دروازہ پر ٹہیک اوس کمرہ کے
سامنے جہان سے ہم ابہی واپس ہوئے تہے نمودار ہوئے بیچ کے کمرے سے گذر کر
ہمین اوس کمرہ سے لیگئے جہان سامنے سلطان جلوہ افروز تہے ہز امپیریل مجسٹی
ایک کرسی پر بیٹہے تہے۔ اور جب ہم زیادہ آگے بڑہے اور تعظیم کے لئے جہکے۔ تو اونہون
نے ہر ایک سے ہاتہہ بڑہا کر ہاتہہ ملایا۔ اور میرا ہاتہہ لیکر اپنی داہنی طرف ایک کرسی پر بٹہایا۔
مکس ملر۔ منیر پاشا اور میرا لڑکا یہ تینون سلطان اور میرے سامنے بیٹہے۔ ہز امپیریل مجسٹی
کی صورت جب ہم نے اس کے قبل دیکہی تہی اوس سے بہت زیادہ متغیر معلوم ہوتی تہی

۵۱ وہ کہانے جو قابون مین دیئے جاتے ہین۔ مترجم
۵۲ ایک قسم کی شراب۔

سلطان کو جب وہ سلاملق مین جاتے ہین ہمیشہ اپنی جان پر حملہ کا خوف رہتا ہے۔ گو دو رویہ سڑک کو پیر افواج محافظت کیلیے صف بستہ رہتی ہین۔ اور اسی سبب سے اون تک پہونچنا بالکل غیر ممکن ہے۔

جب ہمنے پہلے سلاملق کے بعد اول مرتبہ اون سے ملاقات کی تہی اونکی نگاہ پر اوسوقت بہی پریشانی معلوم ہوتی تہی۔ جب وہ اپنے محل مین داخل ہوجاتے ہین جہان اپنے کو بالکل محفوظ خیال کرتے ہین۔ تو وہ وہان بہت ہی خوش و خرم و مطمئن ہوتے ہین۔ اس مرتبہ سلطان نے گفتگو اس طرح شروع کی کہ پہلے ہمارے ساتہ کہانے مین نہ شریک ہونے پر اظہار تاسف کیا کیونکہ اونکی طبیعت بدمزہ تہی اور ابتک اچہی طرح صحت حاصل نہین ہوئی تہی منیر پاشانے اسکا اس طرح ترجمہ کیا (J'avais mal à l'estomac ہمارے معدہ مین کچہ فتور ہوگیا تہا) چونکہ سلطان کو ہیضہ کا بڑا خوف ہے۔ اور گو ہر مجبتی کسی ایسے کلام مین اشارۃً بہی کچہ دخل نہین دیتے جو ترکی زبان مین ہوتا ہم منیر پاشا کے اس ترجمہ پر ترکی زبانمین سلطان نے کچہ ارشاد فرمایا منیر پاشانے اوسیوقت اوسکی صحت کی اور اس طرح کہا نہ امیر یل مجسٹی (S'était refraichi) اعلحضرت کی کچہ طبیعت بدمزہ تہی) اسکے بعد سلطان نے بہت خوشی کے ساتہ کہا کہ "مین بہ نسبت بیشتر کے اب ہمکو زیادہ صحیح و تندرست پاتا ہون" مین نے اسکا یہی جواب دیا کہ ٹرکی کی نفیس آب و ہوا میرے مزاج کے نہایت موافق ہوئی ہے۔ سلطان نے میرے لڑکے سے اوسکے والدین کی جدائی پر اظہار ہمدردی فرمایا۔ نوجوان ڈپلومیٹ (سفارتی شخص) نے فوراً جواب دیا کہ "بیشک اگر مین کسی اور جگہہ ہوتا تو مجہکو اونکی جدائی کا بڑا صدمہ ہوتا لیکن ٹرکی مین رہنے سے مجہکو اسقدر مسرت و دلچسپی ہے کہ وہ رنج و صدمہ مجہکو بہت کم محسوس

ہوتا ہے"۔ مجھکو اوسوقت اون واقعات کی ظالمانہ دلچسپی کو سلطان کی طرف منسوب کرنے کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ جو قسطنطنیہ مین قتل آرمینیا کے وقت ظہور پذیر ہوئے۔ سلطان بڑی دیر تک مکس ملر سے اپنی تعلیمی اصلاحات اور جدید جاری شدہ اسکولون پر جو ہز مجسٹی نے اپنے سپاہیون اور عام رعایا لڑکون اور لڑکیون کے تعلیم دینے کے لئے قایم کئے ہین بحث کرتے رہے۔ ہز مجسٹی ہمارے اوس اظہار مسرت پر بہت محظوظ معلوم ہوتے تھے جو مسرت ہمنے اپنی سیاحت ترکی کی نسبت ظاہر کی اور ہمنے اونکا شکریہ ادا کیا کہ اونہون نے کیسی مہربانی سے ہمارے لئے ہر مقام و ہر چیز کا دیکھنا صادق بے کو اپنا پورا وقت اسی کام مین صرف کرنیکی اجازت دینے سے آسان کر دیا۔ ہمنے **صادق بے** کی بے انتہا توجہ اور مہربانی کی بہت تعریف کی۔ جب سلطان ہمسے رخصت ہونیکے لئے کھڑے ہوئے اونہون نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ لوگون کی سیر قسطنطنیہ کی یادگار مین آپ سبکو ایک ایک تحفہ مودت و موافقت دون اور دوسرے کمرے مین آپ صاحبون کو کچھ ملیگا۔ اور میرے لڑکے کی طرف مڑ کر فرمایا" مین جانتا ہون کہ تم بحیثیت ایک سفارت کے ممبر ہونے کے میرا تحفہ نہ لوگے مگر مین تمکو تمہارے باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے دیتا ہون"۔ سلطان کمرہ کے دروازہ تک ہمارے ساتھ آئے مگر اس مرتبہ میرا بازو اپنے ہاتھ پر نہین رکھا۔ ہمنے پھر اظہار شکرگذاری کیا اور نہایت تعظیم و تکریم سے جھک کر ہال اور اوسکے آگے کے کمرہ سے گذر کر منیر پاشا کے ساتھ اوس کمرہ مین پہونچے جہان صادق بے ہمسے دوبارہ آکر ملے تھے۔ یہان منیر پاشا نے ایک سفید ریشمی تھیلی مین سے تین پیکٹ سفید کاغذ مین لپٹے ہوئے نکالے اور ہم تینون کو ایک ایک دیا۔ مکس ملر کو ایک بڑا طلائی سگارٹ بکس ملا جسمین سلطان کا طغرا الماس

مین بنا ہے۔ اوسکے گرد کنارونپر بڑے بڑے مختلف جواہر لگے ہین مجھکو لیک نہایت
خوبصورت زنانہ مرصع الماس موباف عطا ہوا۔ جس مین ایک مرصع الماسی
چڑیا ہے جسکی دم نیلم اور یاقوت کی ہے جسکو مین بروچ[۱] یا اسکریوز (Brooch)
کی طرح سر پر جوڑہ مین پہن سکتی ہون۔
میرے لڑکے کو کسی قدر چھوٹا نہایت سرخ طلائی سگارٹ کیس (Cigarette case)
(سگارٹ رکہنے کی ڈبیہ) ملی۔ جسمین سلطان کا طغرا الماس مین لکھا ہوا ہے۔ اس کے
قبول کرنے کے لئے اوسے انگلینڈ سے اجازت منگانا پڑی جو نہایت مہربانی سے
دیگئی۔ ایسے شاہانہ عطیات پر ہماری شکر گذاری اور استعجاب کو دیکھکر منیر پاشا نے کہا "مین
ابہی آپ کی اظہار مسرت اور شکر گذاری کو سلطان کے حضور مین عرض کرتا ہون" اسطرح
ہمکو سلطان کی خدمت مین اپنے اظہار شکر گذاری کا اون مہربانیون اور الطاف شاہانہ کی
نسبت جو ہماری نسبت رخصت ہونے تک ہمپر مبذول رہے۔ ایک مرتبہ اور موقع ملا منیر پاشا
دروازہ تک ہمکو ساتہہ لے گئے۔ کوئی ملازم اوسوقت موجود نہ تہا۔ ہم یلدیز سے آخری
وقت اوس فلک رفعت مکین کے لئے ایک مرکب جوش ترحم اور محبت کے مخلوط اثر کے
ساتہہ رخصت ہوئے۔ اسپر یقین کرنا بہت مشکل ہے کہ ایسا خلیق میزبان اسقدر وسیع
اخلاق اور مہربان گفتگو مین ایسا ہوشیار و عقلمند اپنی رعایا کے آرام و آسایش کا دجیسا کہ
سننے مین آتا ہے) طالب وہی شخص ہے جسنے قتل آرمنیا مین کم سے کم چشم پوشی اور مسامحت
کی ہے۔ لڑکو نسے اونکی محبت و شفقت زبانزد خلایق ہے۔ جب ہم ٹرکی مین تہے اوسوقت

---

[۱] بروچ ایک قسم کا زیور ہے جسکی متعدد شکلین ہوتی ہین جا کثر جوڑہ مین لگایا جاتا ہے۔

تتمہ

مجھکو معلوم ہوا تہا کہ سلطان نے پیرس سے براہ راست کملوے منگوا کر ایک کمرہ مین رکہے ہین - جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ حرم مین کسی عورت کیساتھ اوسکا لڑکا بہی آیا ہے تو وہ فوراً اوسمین سے ایک چیز تحفۃً بہیجدیتے ہین - کیا سلطان سے [۵۱] اوس خوفناک قتل عام کو جو اونکے نام سے کیا جاتا ہے روک سکتے تہے - ہر شخص تعجب کرتا ہے - اونکی سلطنت مین عیسائی قومین بہت حقوق رکہتی ہین - بڑے بڑے عہدونکے دروازے بہی اونکے لئے مسدود نہین ہین جسطرح اکثر وزرا عیسائی ہین اوسیطرح اکثر سفرا بہی عیسائی ہین - یہہ آزادی ہم انگلینڈ مین بہی نہین دیکہتے ہندوستان کا کیا ذکر - سلطان کو ورثہ مین ایک غیر مستحکم سلطنت ملی ہے اونکی رعایا مین سے عیسائی نہایت دولتمند ذی عقل و شعور اور مرفہ الحال قوم ہے مگر ترک بکثرت ہین اور فاتح ہین - جنگ صلیبی اور فتح قسطنطنیہ کیوقت عیسائیون کی باہمی رنجش نیز ہزار ہزار شکر ہے - ترک اور عیسائی ہر وقت ایک دوسرے کا گلا دبانے کو مستعد ہین - اور جب کبہی کوئی بغاوت ہوتی ہے سلطان یا اونکے وزرا فطری طور پر احکام جاری کرتے ہین کہ جس طرح ممکن ہو بغاوت دفع کیجاوے -

اوسوقت کیا ہو سکتا ہے جب دو قومین ایک سلطنت مین ایک دوسرے کی حقارت کرین - ہنود کیساتھ کیا کچہہ کیا گیا - غدر مین کیا کوئی چیز اونکے وحشیانہ جور و ظلم کا مقابلہ کر سکتی تہی اور پہر لارڈ کیننگ کی اوس نرم دلی پر کسقدر سخت ملامت آمیز حملے ہوئے جس نرم دلی سے ہزارون باغی توپ سے اوڑا دیے گئے [۵۲] سلطان خوب جانتے ہین کہ اگر انہون نے غیر مسلم رعایا کیساتھ مراعات کی تو اونکی سلطنت یورپ مین

---

۵۱ اس جملہ کی تشریح یہ ہے - کہ سلطان کی نسبت یہ الزام دینا کہ وہ قتل عام روک سکتے تہے مگر اونہون نے ایسا نہین کیا غلط ہے یہ عبارت مابعد سے ظاہر ہے کہ مصنف کی نزدیک وہ اسمین بے قصور ہین یعنی یہ قتل روکنا اونکے امکان سے باہر تہا - مترجم

۵۲ اسکی تشریح یہہ ہے کہ گو ہزارہا توپ سے اوڑائے گئے جب بہی معترضین کے نزدیک بہت کم عواقب و تبعات ظہور مین آئے - یعنی اس سے زیادہ سزا ملنا چاہئے - مترجم

قایم نہین رہ سکتی ـ تمام مسلمان رعایا اونکے مقابل مین بغاوت پر آمادہ ہوجاویگی ـ علاوہ اسکے نوجوانان ٹرکی اونکی حکومت سے ارامنہ سے زیادہ خوف زدہ ہین اور صرف عیسائیونکی دشمنی و رنجش کے سبب سے حکومت کے تابع ہین ـ یہ ایک بیخ و بن سے اوکھاڑنیوالی جنگ ہے جو جنگ مین چند روزہ مہلت کی طرح کبھی کم یا کبھی زیادہ کامیابی کے ساتھہ رکی ہوئی ہے جسکا اختتام صرف دو صورتون سے ممکن ہے یا تو عیسائی بیخ و بن سے قتل کر ڈالیجاوینگے یا مسلمان ہی یورپ مین ہونگے کیا یوروپین سلطنتون نے اس مسئلہ کی نسبت کوئی صحیح راستہ اختیار کیا ہے؟ اونکو یہہ سبب صرف عیسائیون ہی کی طرف منسوب نہ کرنا چاہیئے ـ بلکہ خود ترک خراب حکومت اور حد سے زیادہ ٹیکس گیری اور از حد صعوبات و تکالیف کے شاکی ہین ـ اور وہ اوسوقت تک فطری طور پر صابر اور متحمل مزاج ہین جب تک ارامنہ بغاوت اور تکلیف دہی پر آمادہ ہین ـ اگر یورپین طاقتین یہ اظہار کرتین کہ ٹرکش گورنمنٹ کا پورا انتظامی سسٹم بالکل غیر ممکن اور غیر مفید ہے اور یورپ پر ایک بدنما داغ ہے ـ اور یہ کہ جبتک ٹرکش گورنمنٹ باسفورس کے اس کنارہ پر حکمران ہے اوسکو موجودہ طرز حکومت و تہذیب کی پیروی لازم ہے ـ اسوقت اونکے ساتھہ ایک پارٹی خواستگار تہذیب یعنی نوجوان ٹرکی پارٹی عیسائی اقوام کے ساتھہ مدد دہی کے لئے مستعد ہوجاتی اور یہہ متحد طاقتین ملکر ایوان سے زبردستی تمام ملک مین تہذیب کی روشنی پھیلا سکتی تھین ـ اوسوقت نہ ڈائنامیٹ کی ضرورت ہوتی اور نہ گولہ باری کی ـ اور یورپ اوس خوفناک قتل عام کا باعث نہ ہوتا جو زبردستی خلاف قاعدہ ذریعونکو کلام مین لاکر تہذیب پھیلانے مین لامحالہ پیش آتی ہین فقط

تمت بالخیر

صحتنامہ سیاحت قسطنطنیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ایڈیکانک - -	ایڈیکانگ -	۴۲	۱۱	قمرونپر ایک ایک کھڑا	قبرونپر کھڑے پتھر
۴	۱۵	گلیو - -	گلیلو - -	۴۵	۱	لے رہے ہین	لے رہے تھے
۶	۱۷	پرانس -	پرنس -	۵۱	۱۰	رہی رہے ہے -	رہی ہے -
۶	۱۸	ابے وغلی -	تک اوغلی -	۵۴	۴	نتین - - -	نیٹن - -
۸	۱۴	زیادہ نرزم - -	زیادہ ترزم - -	۵۵	۱۰	نئے مجھکو - -	نئے آیندہ - -
۱۳	۱۲	پیش کرنا - -	پیش نظر کرنا	۵۷	۰	ہیو یون - -	پہولون - - -
۱۵	۱	کس ہیرس - -	کس مپرسی - -	۵۷	۹	راہنون پر - -	راہونپر - -
۱۵	۶	اورانکی - -	اوراوسکی - -	۵۹	۱۰	کیٹو - -	گکیٹو - - -
۲۱	۱۶	فراومعدودہ -	افرادمعدودہ -	۶۶	۶	اس - - -	اوس - - -
۲۵	۱۰	بہی نہین - -	ہی نہین - -	۶۸	۱۷	ترجمعہ - -	ترجمہ - - -
۲۸	۱۰	قسطنطنیہ جو	قسطنطنیہ مین	۷۵	۸	وہ ایک - -	دہ وین - -
۲۸	۱۱	اجاڑہ - -	اجاڑ - -	۷۷	۵	اباصوفیہ - -	ایاصوفیہ - -
۳۸	۱۲	سراگلیو لوئیٹ -	سراگلیو پوئینٹ -	۷۸	۱۰	تون - - -	ستون - -
۳۹	۷	طولمہ - -	ظولمہ - -	۸۱	۱۰	لنبے - - -	لمبنے - -
۳۹	۱۰	رخام کے - -	رخام کا - -	۸۲	۱۹	مین ہی - -	مین سی - -

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۱۳	وقوف	اوقاف	۱۲۰	۵	سرگابیو	سراگلیو
〃	۱۴	اس طرح ہی	اسطرح سی	〃	۱۶	سیب	سبب
۸۸	۱	بایزیدیہ	بایزید	〃	۱۸	شوکت تباہی	شوکت وتباہی
〃	۳	منشی لوگ	منشی	۱۲۵	۱۴	تک تک	تک
〃	۱۴	ہوتے	ہوتے ہین	۱۲۸	۱۳	بوبکید	بوبکیدر
۹۰	۴	مگر معمولاً	مگر	〃	۱۹	بدن	دن
۹۱	۹	ٹکرا	ٹکڑا	۱۳۳	۹	اعزا	اعزہ
〃	۱۰	مام	نام	۱۳۸	۱۵	یانون	پاون
〃	۱۸	مسطفٰے	مصطفٰے	۱۳۹	۱	ڈپلومیٹگ	ڈپلومیٹک
۹۹	۵	دلو	دو	۱۴۷	۸	اب ہی	اب بہی
۱۰۰	۱۱	گھوڑے	گھوڑونپر	〃	۱۵	نہونے پر	ہونے
۱۰۱	۱۰	اطہار	اظہار	۱۴۸	۱۳	یونان	یونانی
۱۰۵	۶	قیل	قبل	۱۵۰	۵	فاصل	فاضل
۱۱۰	۱۲	اوسکی	اوس کی	〃	۸	جرنیل	جنرل
۱۱۲	۱۱	سبلیواری	سلیوری	۱۵۲	۲	کرنے کے	کرنے کیلئے
۱۱۳	۷	دکیوار	دیوار	〃	۳	فطری طور	فطری طور پر
۱۱۶	۵	گاسیل	گاسپل	۱۵۳	۱	لوور ی	لوور
۱۱۹	۸	جاتی	جاتی ہی	۱۵۷	۱	سرآمد	سربرآمد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۸	۱	انگزنڈر	الکزنڈر	۱۸۴	۲	حسن حسین	حسن علی حسین علی
۱۶۲	۱۱	ایشیا	یشیا	۱۸۶	۷	اوه	"اوه
۱۶۳	۱۰	ہٹی لی	ہٹی ٹی کی	۱۹۳	۹	کورٹے	کوٹ
۱۶۵	۹	احکام	حکام	۱۹۴	۴	خاوندنکی	خاوندونکی
″	۱۰	انجنیر	انجینیر	۱۹۵	۱۰	جہجری	خنجری
۱۶۷	۱۳	گیوگ	گیوک	۱۹۸	۱۲	اونکہومین	آنکہونمین
″	۱۷	آدمیون	رومیون	۲۰۰	۶	بچے شہرمین	بچے تہرایاسے
۱۶۹	۱۲	مسلمانون	سلطانون	″	۱۱	لڑکیونکے	لڑکیون کو
۱۷۱	۸	ویقیق	دیقیق	۲۰۱	۱۳	ہوتا	ہوتاتہا
۱۷۲	۱۵	بادشاه	باشا	۲۰۶	۱۷	قریب ہی	قریب سی
۱۷۵	۱۵	سپیکرگر	شکرگاه	۲۰۹	۶	خاہر	ظاہر
۱۷۶	۱۵	بکتر	بختر	″	۷	صادق سنے	صادق سے
۱۷۸	۳	آتی تہی	آئی تہی	″	۱۸	تہپلی	تہیلی
۱۷۹	۱۳	میکسکن	میکمن	۲۱۱	۳	سلطان سنے	سلطان روس
۱۸۲	۱	حسن حسین	حسن علی حسین علی			تمت بالخیر	